قرآن میں موجود فرمان الٰہی کے مطابق ادویہ کی منفرد مستند کتاب

طبِ قرآنی

ڈاکٹر حشمت جاہ

قرآن میں موجود فرمانِ الٰہی کے مطابق ادویہ کی منفرد و مستند کتاب

طبِ قرآنی

— مؤلف —

ڈاکٹر حشمت جاہ

شمع بک ایجنسی

نوید اسکوائر

نیو اردو بازار

کراچی

Ph:2773302

نام کتاب ===== طب قرآنی

مؤلف ===== ڈاکٹر حشمت جاہ

پرنٹر ===== خالد پرنٹرز

قیمت ===== -/40 روپے

اسٹاکسٹ

رشید نیوز ایجنسی فریئر مارکیٹ کراچی

یونس بک ڈپو راجپوت مارکیٹ لاہور

اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک راولپنڈی

فہرست

(1) آب زم زم۔ ماءزم زم

ZAM ZAM WATER

"زمزم" اسم علم ہے۔ یہ اس کنویں کے لیے بولا جاتا ہے جو مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام کے وسطی حصے میں واقع ہے۔ یہ کعبۂ اطہر سے قریب قدرے جانب جنوب، مقام ابراہیم سے کوئی ۱۸ میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ (لسان العرب، مراۃ الحرمین)

لغوی اعتبار سے زمزم کے معنی رک جا، رک جا کے بھی ہیں اور پانی کی بہت بڑی تعداد کے بھی۔ بقول قتیبہ، زمزم پانی کی آواز کو بھی کہا جاتا ہے۔

(غریب الحدیث لابن قتیبہ، معجم البلدان، شفاء الغرام)

آب زمزم ہمیشہ سے محترم اور مقدس سمجھا جاتا رہا ہے۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے زائرین نہ صرف اسے پیتے ہیں بلکہ بطور تبرک اپنے ساتھ بھی لے جاتے ہیں اور لوگوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ کعبۂ مشرفہ چونکہ اہل اسلام کا قبلہ ہے، اس لیے حج اور زیارت کے مواقع پر یہ ان کی ضیافت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ اپنی روحانی برکتوں کے علاوہ آب زمزم دنیا کا بہترین پانی ہے جو بھوک اور پیاس میں یکساں مفید ہے۔

زم زم کے مختلف نام

زمزم اپنی خوبیوں اور برکتوں ہی سے عبارت ہے۔ چنانچہ اسی حوالے سے اسے متعدد ناموں سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ ہر نام زمزم کے محاسن کا آئینہ دار ہے۔ ان اسماء میں کچھ تو احادیث سے مستنبط ہیں اور کچھ دوسرے اقوال پر مبنی ہیں۔

(1) زمزم (2) زمم (3) زمیزم (4) رکضة جبرائیل (5) هزمة جبرائیل

(6)هزمة الملک (7)هی سقیاالله لاسمعیل علیه السلام (8)الشباعة (9) شباعة (10) برة (11) مضنونة (12) تکتم (13) شفاء سقم (14) طعام طعم (15) مکتومة (16) سقیا (17)الرواء (18) حضیرةعبدالمطلب (19)شراب الابرار (20)طعام الابرار (21) وطیبة (معجم البلدان،لسان ،العرب المسجد الحرام)(22)طاهرة(23) زمازم (24)نسابق(25) همزةجبریل (26)وطاة جبریل (27)عصمة(28)عاصمة(29) سالمة(30) سقایة الحاج (31) سیدة (32)شباعة العیال (33)شبعة (34) صافیة (35) ظاهرة (36) ظبیة (37)عافیه(38) عونة(39) غیاث (40) قریة النمل (41) کافیة (42) لاتنزف ولاتذم (43)ماثرة العباس رضی الله عنه(44) مبارکة(45) مجلیة البصر (46) مرویة (47) معذبة (48) مغذیة (49) مفداة (50) مونسة (51) میمونة (52) نافعة (53) ری (54) نقرة (55) الغرالاعصم.(البحر العمیق، نشرالاس، جوهر المنظم)

جب زمزم موجزن ہوا!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بمعہ اہل وعیال مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے یہ ایسی وادی تھی جہاں چاروں طرف پہاڑوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ نہ پانی، نہ درخت، نہ انسان، نہ پرندے، اور نہ جانور اور نہ ہی زندگی کے کوئی آثار، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس سرزمین میں اپنے حرم اور مرکز عبادت ورشد وہدایت کے قیام کا فیصلہ کیا تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنے لخت جگر اسمٰعیل علیہ السلام اور اپنی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ کو لے کر اس وادی غیر ذی ذرع کی طرف ہجرت کر جائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی کے بموجب سفر ہجرت اختیار کیا۔ اور شیر خوار اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو مکہ مکرمہ کی اس وادی میں جہاں زمزم ہے، لا بسایا، پانی اور کھجور پر مشتمل جو زاد سفر ساتھ لایا گیا تھا چھوڑ کر حضرت ابراہیم علیہ

السلام واپس چلے گئے، لیکن جب ساتھ لایا ہوا زاد سفر ختم ہو گیا تو پیاس کی شدت نے اسمٰعیل علیہ السلام کو بے چین کر دیا۔ مامتا سے یہ منظر دیکھا نہ گیا تو وہ بے تابانہ پانی کی تلاش میں سرگرداں ہو گئیں۔ سامنے صفا کی بلندیوں پر چڑھیں، ادھر ادھر دیکھا۔ پھر اتریں اور دوسری جانب روانہ ہوئیں مگر اس طرح کہ اسمٰعیل علیہ السلام نظروں سے اوجھل نہ ہونے پائیں۔ مروہ کی طرف جاتے ہوئے کچھ نشیبی جگہ تھی جہاں سے اسمٰعیل علیہ السلام نظر نہیں آرہے تھے تو اسی فاصلہ کو دوڑ کر طے کیا۔ پھر مروہ کی بلندیوں کی دوسری جانب نظر ڈالی۔ مگر پانی کہیں نہ تھا۔ بے کلی کی اس حالت میں صفا سے مروہ پر یہ ساتویں چڑھائی تھی کہ حضرت ہاجرہ نے آواز سنی۔ آہٹ پر نظر گئی تو دیکھا کہ ایک فرشتہ اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس موجود ہے۔ دوڑ کر آئیں تو جبریل امین نے تسلی کے کلمات کہے۔ پھر زمین پر اپنا پر مارا تو زمین سے پانی کا وہ چشمہ جاری ہوا جو زمزم کہلایا۔ (حضرت ہاجرہ کی وہ دوڑ ہی آج کی سعی ہے جو حج اور عمرے کا ایک رکن ہے) الغرض حضرت ہاجرہ نے زمزم کہتے ہوئے بہنے والے پانی کے لیے باڑھ بنائی تا کہ پانی جمع ہو جائے اور بہہ کر ضائع نہ ہو۔ پھر اسمٰعیل علیہ السلام کو پلایا اور مشکیزہ بھر لیا۔ (صحیح بخاری، وفتح الباری)

شہر بستا ہے

وادیٔ غیر ذی ذرع میں آ بسنے والے ان دو پاکیزہ نفوس کو جو اللہ کے مہمان تھے، اگرچہ زمزم کی نعمت غیر مترقبہ مل گئی تھی جو ان کی واحد کفیل تھی۔ یعنی پیاس میں زمزم سے سیرابی اور بھوک میں زمزم ہی سے سیر شکمی لیکن نظام زندگی کے لیے ابھی کچھ درکار تھا۔ چنانچہ جیسا کہ پانی کے بارے میں ارشاد ربانی ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (سورۃ الانبیاء۔۲۱ آیت ۳۰) ہم نے ہر شے کو زندگی پانی ہی سے دی ہے۔ جہاں پانی ہوتا ہے، زندگی پھیلتی ہے۔ درخت اگتے ہیں۔ پرندے آتے ہیں۔ جانور بھی وہیں آتے ہیں اور انسان بھی وہیں اپنی بستیاں بسا لیتے ہیں۔ سو یہاں بھی ایک پرندہ نے ڈیرہ ڈال دیا۔ اسے دیکھ کر بنو جرہم کے ایک قبیلہ کو زمزم کا علم ہوا تو

انہوں نے آ کر حضرت ہاجرہ سے یہاں بسنے کی اجازت چاہی۔ کچھ شرائط کے ساتھ اجازت مل گئی اور اس طرح یہ مبارک پانی جو پر جبریل کی ضرب سے نفوس زکیہ طاہرہ کی میزبانی کے لیے وجود پذیر ہوا تھا، ایک شہری وعمرانی زندگی کی بنیاد بنا۔
(صحیح بخاری، تاریخ ابن جریر، شفاء الغرام)

کعبہ تعمیر ہوتا ہے

اسمٰعیل علیہ السلام زندگی کی منازل طے کرتے ہوئے اس لائق ہو گئے کہ تعمیر کعبہ کے موقعہ پر اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی مدد کر سکیں۔ جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا۔ چنانچہ اسمٰعیل علیہ السلام کعبہ کی دیواروں کے لیے پتھر اٹھا کر لاتے اور ابراہیم علیہ السلام انہیں دیواروں پر چنتے جاتے۔ یہ وہی گھر ہے جو کعبہ کہلایا۔ مرجع انام بنا اور مرکز رشد وہدایات بن کر پوری امت مسلمہ کا قبلہ ہے۔ ایک خدا ایک رسول، ایک قرآن اور ایک ہی قبلہ مرکز توحید اور نشر گاہ تجلیات۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ

(سورة آل عمران ۳ آیت ۹۶)

زمزم قصہ پارینہ ہو گیا!

مکہ مکرمہ میں کعبۂ مشرفہ کی تعمیر کے بعد حج کا آغاز ہوا تو دور دراز سے طالبان کی آمدورفت مکہ کی مدنی وعمرانی حیثیت میں چار چاند لگا گئی۔ بنو جرہم میں ہی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی شادی ہوئی تھی۔ جس سے اسماعیل علیہ السلام کی نسل چلی اور بعد کو اسی کی ایک شاخ قبیلۂ قریش سے خاندان بنو ہاشم میں آنحضرت ﷺ بحیثیت خاتم النبیین اسی شہر مکہ میں پیدا ہوئے لیکن تاریخی اعتبار سے مکہ پر بنو جرہم کے بعد بنو خزاعہ پھر عمالقہ اور عمالقہ کے بعد قریش برسر اقتدار آئے۔ بنو جرہم کا دور صدیوں پر محیط تھا۔ انہیں اپنے دور زوال میں اقتدار ہی سے محروم نہیں ہونا پڑا بلکہ زمزم کے چشمے بھی گھرے ہوتے چلے گئے اور بالآخر بے آب ہو گئے۔ کنواں خشک ہو گیا تو پاٹ دیا

گیا۔ تا آنکہ لوگ بھول گئے کہ زمزم کہاں تھا۔ عروج وزوال کی کتنی داستانیں ہوں گی جو صدیوں کے اس سفر میں دہرائی جاتی رہیں۔ لیکن زمزم کا کنواں بدستور خشک رہا۔
(فاکہی، ازرقی، سیرۃ ابن اسحاق، دلائل النبوۃ)

زمزم کی نشأۃ ثانیہ

آنحضرت ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے جب چار دن مسلسل خواب میں زمزم کی جگہ کھودنے اور پانی نکلنے کے بارے میں دیکھا تو قبیلہ کے کچھ لوگوں سے اس کا ذکر کیا تاکہ وہ اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں لیکن جب کوئی آمادہ نہ ہوا تو انہوں نے تنہا ہی اس کام کا بیڑہ اٹھایا۔ غیبی اشارات صحیح ثابت ہوئے اور بالآخر پانی نکل آیا۔ پانی کی خوبی وشیرینی اور بہت بڑی مقدار میں پانی کی اس دستیابی نے ایک ہلچل مچادی۔ خواب کی حقیقت آرائی نے زمزم کی پوری تاریخ کو گویا دہرا دیا تھا۔ یہ عبدالمطلب کے لیے بہت بڑا اعزاز تھا کہ زمزم کا قدیم ترین بابرکت تاریخی کنوئیں کا پانی ان کے ہاتھوں پھر جاری ہو گیا۔ اس مبارک پانی کی غیر معمولی خوبیوں کی وجہ سے قریش عبدالمطلب سے صلح پر مجبور ہو گئے اور انہوں نے سقایت کے عبدالمطلب کے پاس رہنے کی بنیاد پر کنوئیں سے استفادے کی صورت نکال لی۔ (صحیح بخاری، فتح الباری، ازرقی)

بیئر زمزم

بیئر زمزم اپنی شکل وصورت کے اعتبار سے عام کنوؤں کی طرح تھا۔ جس سے رسی اور ڈول کی مدد سے پانی نکالا جاتا تھا۔ بعدازاں پتھر کی منڈیر سے اس کی درستگی کی گئی۔ کنوئیں کے برابر میں دو بڑے حوض پختہ بنائے گئے۔ ایک حوض، زائرین وحجاج کے پانی پینے کے لیے اور دوسرا ان کے وضو کے لیے وقت کے ساتھ ساتھ جوں جوں پانی کی ضرورت بڑھی، پانی نکالنے کے لیے چرخی قائم کی گئی۔ کنوئیں کی منڈیر کے ساتھ پختہ چبوترہ تعمیر کیا گیا اور چبوترے کے ایک جانب اس کے بغل میں سقایا کے لیے ایک

بیٹھک تعمیر کی گئی۔ یہ تمام تعمیرات آنحضرت ﷺ کے عہد میں موجود تھیں۔ اس وقت آپ ﷺ کے چچا عباس بن عبدالمطلب سقایہ کے منصب پر فائز تھے۔
(صحیح بخاری، فتح الباری، سنن نسائی، ازرقی، مسجد الحرام)

تعمیرات زمزم

دوحوض:۔ عہد عبدالمطلب میں پانی (زمزم) کے دوحوض بنائے گئے تھے۔ جن میں سے ایک رکن اسود اور بیئر زمزم کے درمیان تھا۔ اس حوض کا پانی صرف پینے کے کام آتا تھا۔ جب کہ دوسرا حوض باب وضو یعنی باب الصفا پر تھا۔ جس سے وضو کیا جاتا تھا۔ (البدایہ والنہایہ، اخبار مکہ)

صفہ:۔ عہد نبوی میں بیئر زمزم سے متصل ایک چبوترہ بھی ہوا کرتا تھا۔ جو سایہ دار تھا۔ جیسا کہ سلیمان الاحول کی بیان کردہ روایت میں آیا ہے کہ جب سورج گرہن واقع ہوا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس صفہ زمزم پر چھ رکعات چار چار سجدوں کے ساتھ کسوف الشمس ادا کی تھیں۔ (فتح الباری، وشافعی وسعید بن منصور، المسجد الحرام)

ایک دوسری روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صفہ زمزم پر نماز کسوف الشمس چار رکعت سجدوں کے ساتھ ادا فرمائی تھی۔ (نسائی باسناد ثقات)

مجلس ابن عباس رضی اللہ عنہ:۔ عہد صحابہ تک زمزم سے متعلق جو تعمیرات باقی رہیں ان میں ایک حوض پانی پینے کے لیے، ایک حوض زائرین کے وضو کے لیے، ایک سایہ دار چبوترہ اور ایک ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹھک تھی جو صفہ زمزم کے دوسری جانب بنی ہوئی تھی۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

شاباکا:۔ ۸۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک نے مجلس ابن عباس پر قبہ تعمیر کیا۔ پھر ابوجعفر المنصور نے زمزم پر شاباکا کی تعمیر کی۔ (تہذیب ابن عساکرہ، المسجد الحرام)

تعمیرات ابوجعفر والمہدی المعتصم باللہ:۔ بیئر زمزم کے آس پاس

اور شاباکا کے حصے میں سنگ مرمر لگوایا گیا۔ پھر ۲۲۰ھ تک پوری عمارت زمزم پر چھت قائم کردی گئی۔ زمزم اور پینے کے حوض کے مابین ایک گنبد تعمیر کیا گیا اور روشنی کے لیے قندیلوں کا وافر انتظام کیا گیا۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

دیگر تعمیرات:۔ ۲۲۹ھ میں عمر بن فرج الرخجی نے صفۂ زمزم کو منہدم کردیا اور مختلف ترمیمات کیں۔ کئی حوض چھوٹے بڑے تعمیر کیے تاکہ حجاج کی ضرورت کے مطابق پانی کا ذخیرہ کیا جاسکے۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

عہد بہ عہد تعمیرات:۔ حجاج کی تعداد میں دن بدن اضافہ اور ضروریات کے مطابق تعمیرات میں اضافہ وترمیم کا سلسلہ قریب قریب ہر عہد میں جاری رہا۔ چنانچہ اپنے عہد میں موجود تعمیرات زمزم کو بیان کرتے ہوئے فاسی نے لکھا ہے کہ زمزم کے اوپر ایک مستقل مربع شکل کی عمارت بنی ہوئی ہے۔ اس کی دیواروں میں زمزم سے بھرے ہوئے نو عدد حوض ہیں۔ حجاج وزائرین ان سے وضو کرتے ہیں۔ جب کہ اس عمارت کے اوپر موذنین کے لیے سائبان دار جگہ ہے۔ (شفاء الغرام، ۸۰۵ھ تا ۸۳۲ھ)

۹۳۳ھ میں سلطان ملک مظفر آل عثمان نے تعمیرات کیں۔ پھر ۹۴۸ھ میں امیر خشقلدی نے بعض تجدیدات کیں۔ پھر ۱۰۲۰ھ میں سلطان احمد خان نے بعض مفید تعمیرات کیں۔ (مراۃ الحرمین)

رمضان ۱۰۲۸ھ میں بیئر زمزم میں شامیہ وغربیہ جانب سے پتھروں کا کافی ذخیرہ جمع ہوگیا اور زمزم کے ذائقہ میں بھی کچھ تبدیلی محسوس ہوئی تو ماہ شوال سنہ مذکور میں حاکم مکہ اور ماہر انجینئروں کے مشورہ سے اس کی اصلاح کی گئی۔ (تاریخ القدیم)

ذیقعدہ ۱۰۲۸ھ میں بیئر زمزم میں مٹی کی کثرت پیدا ہوگئی تو موسم حج سے پہلے کنوئیں کی صفائی اور ضروری اصلاح کی گئی۔ (کردی)

۱۲۰۱ھ میں سلطان عبدالحمید خان نے قبۂ وبیئر زمزم کی تعمیر واصلاح کی۔

(امراۃ الحرمین)

الغرض ۱۳۸۲ھ تک قدیم عمارات زمزم میں تعمیر وتجدید واصلاحات کا یہ عمل جاری رہا۔

۱۳۸۲ھ کے بعد کی تعمیرات:۔ ذرائع آمدورفت میں جیسے جیسے آسانیاں بڑھتی جارہی تھیں، حجاج وزائرین ومعتمرین کی تعداد میں بھی روزافزوں معتد بہ اضافہ ہوتا جارہا تھا اور زمزم کی موجودہ عمارات کی وجہ سے جہاں مطاف تنگ اور ناکافی محسوس ہورہا تھا وہاں سخت دشواریوں کا بھی سامنا تھا اور کچھ یہی حال زمزم کا بھی تھا، کہ تمام تر انتظامات کے باوجود سہولت میسر تھی نہ ارزانی۔ چنانچہ تمام مناسب مشوروں کے بعد عہد ملک عبدالعزیز آل سعود میں ۱۳۸۲ھ میں زمزم کی تمام سابقہ ملحقہ عمارات کو منہدم کردیا گیا۔ سطح مطاف سے ۲۱۷ میٹر نیچے زیرزمین تہ خانہ قائم کیا گیا اور بیئر زمزم کو زمین دوز کردیا گیا۔ بالائی چھت چونکہ سطح مطاف تھی، اس لیے مطاف کی جگہ کشادہ ہوگئی اور زمزم کا کنواں نیز مردانے اور زنانے نہایت کشادہ حصے زیرزمین تعمیر کردیے گئے۔ کنوئیں تک پہنچنے کے لیے مشرق کی طرف انتہا مطاف سے پہلے ۱۴٫۷۱ میٹر کی چوڑائی میں زینے تعمیر کئے گئے۔ شروع میں کنوئیں کے گرد ۹ سو ٹونٹیاں لگائی گئی تھیں۔ ان ٹونٹیوں والی جگہ کا مجموعی رقبہ ۱۰۰٫۷۴ مربع میٹر تھا۔ جس میں ۵۴٫۲۷ مربع میٹر حصہ مردوں کے لیے اور ۴۲٫۷ مربع میٹر حصہ خواتین کے لیے مختص کیا گیا تھا۔

بعدازاں مندرجہ بالا رقبہ میں توسیع کرکے ۱۲۰۰ مربع کردیا گیا۔ جس میں ٹھنڈے پانی کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا اور مجموعی طور پر ۳۵۰ فوارٹونٹیاں لگائی گئیں۔ یعنی ۲۲۰ ٹونٹیاں مردانے حصے میں اور ۱۳۰ ٹونٹیاں زنانے حصے میں۔ ساتھ ہی حرم کے اندر مختلف حصوں میں اور اسی طرح بالائی دالانوں میں ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے لیے ٹونٹیاں لگائی گئیں۔ پانی کو ٹھنڈا کرنے والی مشینیں حرم سے دور محلہ قرارہ میں باب الزیادہ کے سامنے لگائی گئیں۔ تاکہ حرم محترم کی فضائیں شور اور آلودگی سے محفوظ رہ سکیں۔ ان مشینوں نے ۱۴۰۴ھ سے پورے طور پر کام کرنا

شروع کردیا تھا۔ زائرین تک زمزم پہنچانے کے لیے پلاسٹک کولر تمام گزرگاہوں میں رکھے گئے۔ جن میں ہر وقت ٹھنڈا پانی موجود رہتا تھا، دن ہو خواہ رات۔ (المسجد الحرام، تاریخہ واحکامہ)

۱۴۱۷ھ میں آب زمزم کا نظام آب رسانی

سابقہ برسوں میں کیے جانے والے انتظامات ایک ٹھوس منصوبہ بندی کے تحت زیرعمل لائے گئے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کئی سال گزرجانے کے بعد بھی نظام آب رسانی میں کسی طرح کی خامی محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی سردست کسی ترمیم اور اضافہ کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

مسجد الحرام کے اندر ٹھنڈے پانی کی ضرورت کے مطابق فراہمی کا انتظام بہت ہی معقول اور مناسب ہے۔ ایک اضافہ یہ کیا گیا ہے کہ پلاسٹک کولروں کے ذریعہ پینے کا تازہ (بغیر ٹھنڈا کیا ہوا) زمزم کا پانی بھی فراہم کیا جانے لگا ہے، جو یقیناً ٹھنڈا پانی نہ پینے والوں کی ایک اچھی خاصی تعداد کے لیے خاصا اطمینان بخش ہے۔

بیئر زمزم سے ضرورت کے مطابق موٹروں کے ذریعے پانی نکالا جاتا ہے۔ مختلف مراحل سے گزار کر جدید ٹیکنالوجی کے مطابق اسے صاف کرنے کے بعد باقاعدہ سپلائی کیا جاتا ہے۔

بیئر زمزم (زم زم کا کنواں)

بیئر زمزم کعبۂ اطہر کے قریب عقب مقام ابراہیم کے دائیں جانب سطح مطاف سے ۱٫۵۶ میٹر زیرزمین واقع ہے۔

کنوئیں کی پیمائش:۔ اوپر سے لے کر کنوئیں کی گہرائی نیچے تک اس میں تین چشموں کا پانی آکر گرتا ہے۔ ایک چشمہ رکن حجراسود کی طرف سے آتا ہے، دوسرا جبل ابی قبیس اور صفا کی جانب سے جب کہ تیسرا چشمہ مروہ کی طرف سے آکر گرتا ہے۔ (المسجد الحرام، اخبار مکہ، ازرقی وفاکہی)

جب کہ فی زمانہ کنوئیں کی گہرائی ۳۰ میٹر ہے۔ البتہ اس گہرائی کو اس طرح بھی بیان کیا جاسکتا ہے۔

(1) کنوئیں کی بالائی سطح سے پانی کی بالائی سطح آب تک گہرائی = ۱۲.۸۰ میٹر
(2) کنوئیں کی بالائی سطح سے پہاڑی پتھروں تک = ۱۷.۲۰ میٹر
(3) کنوئیں کی بالائی سطح سے کنوئیں کی آخری گہرائی تک = ۳۰ میٹر

جہاں تک کنوئیں کے اندرونی قطر کا تعلق ہے، وہ چونکہ مختلف سطحوں پر مختلف پیمائش پر مبنی ہے، لہٰذا مجموعی طور پر کنوئیں کا قطر ۱٫۵ سے ۲٫۵ میٹر تک ہے۔

چشموں کا پانی کنوئیں میں کوئی ۱۳ میٹر کی گہرائی پر آتا ہے جب کہ چشموں سے کنوئیں کی گہرائی تک پیمائش کوئی ۱۷ میٹر ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ کنوئیں میں زمزم کا پانی حجر اسود، کوہ صفا اور کوہ مروہ کی جانب سے آنے والے چشموں سے گرتا ہے۔ لیکن ۱۴۰۰ھ کے جائزے کے مطابق پانی کا ایک بہاؤ مکبر یہ کی جانب سے بھی آ کر کنوئیں میں شامل ہوتا ہے۔

بیئر زمزم کی تاریخی قدامت

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے کہ زمزم کا پانی عہد ابراہیمی میں جاری ہوا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری سے مروی روایت پہلے بیان ہو چکی ہے لیکن یہ معلوم کرنے کے لیے بیئر زمزم کو جاری ہوئے ہمارے موجودہ عہد ۱۴۱۷ھ تک کتنا عرصہ گزر چکا ہے۔ درج ذیل روایات سے مظہر ہوگا۔

(1) ''ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام بن عمران کے مابین دس قرون کا فاصلہ ہے۔ جب کہ ایک قرن میں سو سال ہوتے ہیں۔''
(عن محمد بن عمر بن واقد، طبقات ابن سعد والحاوی سیوطی)

(2) ''موسیٰ علیہ السلام بن عمران اور عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار نو سال کا فاصلہ ہے۔'' (عن ابن عباس رضی اللہ عنہ طبقات ابن سعد والحاوی سیوطی)

(3) ''جب کہ عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیان پانچ سو انہتر سال کا فاصلہ ہے۔'' (کتب سیرۃ وطبقات ابن سعد)

لہٰذا اگر اعداد وشمار کو جمع کیا جائے تو ۱۰۰۰+۱۹۰۰+۵۶۹=۳،۴۶۹ سال ہوئے۔ پھر اس ہجرہ سے پہلے عمر مبارک کے ۵۳ سال اور ہجرت کے بعد سے اب تک کے ۱۴۱۷ سال جمع کریں تو مجموعی طور پر ۴۹۳۹ سال ہوتے ہیں۔ اس مجموعے میں سے اگر ولادت اسمٰعیل علیہ السلام اور ظہور زمزم کا تخمیناً ۹۹ سال کا عرصہ نکال دیا جائے جیسا کہ قرطبی کی روایت کردہ ابن عباس کی روایت ہے تو ۴۸۴۰ سال کا عرصہ برآمد ہوتا ہے۔ یعنی بیئر زمزم گویا ۴۸۴۰ سال پیشتر وجود میں آیا تھا یعنی کوئی پانچ ہزار سال پہلے۔ لہٰذا اگر یہ کہا جائے کہ مخصوص جغرافیائی محل وقوع کے حوالے سے یہ دنیا کا قدیم تاریخی کنواں ہے تو بیجا نہ ہوگا۔

فضائل آب زمزم

واقعہ شرح صدر اور زمزم:۔ صحیح بخاری میں بروایت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، صحیح مسلم میں بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور فتح الباری، شرح المواہب اللدنیہ کی جملہ روایات کے مطابق شرح صدر کا واقعہ چار مرتبہ دہرایا گیا ہے۔ پہلی بار ایام رضاعت میں بعمر مبارک چار سال، دوسری بار بعمر دس سال، تیسری بار نزول وحی سے پہلے اور چوتھی بار لیلۃ الاسراء میں۔ چنانچہ ان چاروں مواقع پر جو چیز قدر مشترک تھی وہ یہ کہ قلب اطہر کو سینۂ مبارک سے نکال کر پہلے زمزم سے دھویا گیا۔ جس سے یہی ظاہر نہیں ہوتا کہ ظاہری تمام خوبیوں کے لحاظ سے زمزم دنیا کے تمام پانیوں سے بہتر ہے۔ بلکہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ برکت وتقدیس کے لحاظ سے بھی یہ سطح ارض کا سب سے زیادہ بابرکت پانی ہے۔

یہی نہیں کہ بوجہ برکت قلب اطہر سے زمزم کو دھویا گیا۔ بلکہ از سر نو یہ برکت بھی زمزم کو ملی کہ اس سے قلب سید الانبیاء کو دھویا گیا اور اسے آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور پسند فرمایا۔

قرآن مجید میں تذکرہ آب زم زم

آیۃ بینۃ :۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ، فِيْهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا ٥

(سورۃ ابراہیم ۱۴ آیت ۳۷)

چنانچہ اس آیۃ مبارکہ کی شرح میں امام ابن الدبیع شیبانی کہتے ہیں کہ مسجد الحرام میں جن آیات بینات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان میں حجر اسود، مقام ابراہیم، آب زمزم اور حطیم سب شامل ہیں۔ چنانچہ آب زمزم جو ضرب پر جبریل سے ظاہر ہوا اور جس کا پینا امراض کے لیے شفاء، جسموں کے لیے غذا اور پیاس سے مستغنی کر دینے والا ہے، کیونکر آیۃ بینہ نہ ہوگا۔ (حدائق الانوار و مطالع الاسرار و قرطبی فی جامع احکام القرآن)

جنت کی نہر:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ زمزم جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ و فیض القدیر)

امام المناوی کے مطابق جنت کی اس نہر کا اصل منبع تحت سدرۃ المنتہٰی ہے جہاں سے آسمان دنیا اور پھر زمین پر اس کا نزول ہوتا ہے۔ بظاہر یہ پانی ہے لیکن اس کا باطن وہ فضائل و برکات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے تحت نزول کرتے ہیں اور اہل علم ان سے نفع اٹھاتے ہیں۔ ان معنی میں آب زمزم کی اصل جنت ہے۔ یعنی زمزم جنت کی نہروں میں سے ایک ہے۔

کائنات ارضی کا بہترین پانی:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "سطح زمین پر بہترین پانی زمزم ہے جو پانی کا پانی، کھانے کا کھانا اور بیماری میں دوا ہے۔" (ابن حبان، طبرانی، ترغیب و ترہیب، مجمع الزوائد)

نبی برحق ﷺ جو اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ ان کا نطق وحی الٰہی ہوتا ہے۔ جب آپ ﷺ آب زمزم کو دنیا کا بہترین پانی قرار دے دیں، تو پھر یہ ہر شک

اور احتمال سے مبرا وہ حقیقت ہے۔ جس کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں۔ ہتا۔ چنانچہ یہ ایسا پانی ہے جو مادی اور روحانی ہر اعتبار سے خیر و برکت کا حامل ہے۔

بہترین پانی، بہترین مقام پر:۔ بموجب ارشاد نبوی ﷺ زمزم دنیا کا بہترین پانی ہے۔ چنانچہ یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس کہ بمطابق فرمان نبوی، بہترین قطعہ ارضی وہ ہے جس میں بیت اللہ اور مسجد الحرام واقع ہے۔ اس لحاظ سے زمزم بیت اللہ سے قریب تر ہے۔ یہ حجر اسود اور مقام ابراہیم دونوں سے قریب ہے۔ گویا بہترین اور مقدس بقعۂ ارضی میں زمزم کا وجود بھی اس کی تقدیس اور خیر و برکت پر ایک بین دلیل ہے۔

بواسطۂ جبریل امین علیہ السلام:۔ اللہ تعالیٰ نے جب نفوس زکیۂ ظاہرہ پر مہربانی کرنا چاہی تو وہ سب مستفیدین و مستفیضین بھی نظر میں تھے جن پر ان پاکیزہ نفوس کے طفیل نیز بعد میں تعمیر ہونے والے کعبۂ مشرفہ کے حجاج و زائرین سبھی لوگوں پر اپنے اس فیض کا عام کرنا تھا۔ چنانچہ اس عظیم نعمت کے لیے جبریل امین کو واسطہ بنایا گیا۔ نعمت بھی عظیم، باعث بھی عظیم اور واسطہ بھی عظیم۔ کیوں نہ ہوتا، یہ سب اہتمام اس لیے تھا کہ عظیم ترین نبی ﷺ سے ہی اس زمین کو بھی شرف بخشا تھا اور عظیم ترین زمانوں پر محیط عظیم ترین امت کا مرجع و مرکز بھی یہی سرزمین ٹھہرنی تھی۔

(اوکما قال صاحب بہجۃ النفوس لابن ابی جمرۃ۔)

سقیا اسمٰعیل علیہ السلام:۔ کوئی شک نہیں ہے اس نہر جنت کے اجزاء کا، اولین سبب وہ دو قدسی مہمان تھے جنہیں اس وادی غیر ذی ذرع میں اس وقت ٹھہرایا گیا تھا جب یہاں جملہ سامان زندگی مفقود تھے اور جن کے سبب یہ مبارک قریہ آباد ہوا۔ آپ ﷺ نے اسی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ زمزم کا پانی پر جبریل سے نکلا ہے اور یہ سیدنا اسمٰعیل کی سبیل اور ان کا فیض جاریہ ہے۔ اس لیے اس سے نفع اٹھاؤ۔ (کمافی الحدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رواہ دارقطنی)

زمزم ہمارے لیے:۔ جو پہلے زمزم تھا وہی اب ہمارے لئے "حفرۃ عبدالمطلب" ہے۔ صدیوں محجوب رہنے کے بعد زمزم کی عبدالمطلب کو مسلسل بشارت آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کا اہتمام ثابت ہوا۔ وہ نعمت عظمٰی جو جدامجد

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قبولیت دعا کا اولین مظہر بنی اور چشمہ زمزم قدوم سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام سے جاری ہوا لیکن پھر بند ہو کر قصہ پارینہ بن گیا۔ یہ دوبارہ پھر اس وقت جاری ہوا جب خلاصہ دعائے ابراہیم علیہ السلام کی مقبولیت اور ظہور کے آثار شروع ہوئے۔ عہد عبدالمطلب میں زمزم کی نشاۃ ثانیہ کی علاوہ ازیں کوئی اور توجیہہ ممکن ہی نہیں ہے۔ اتممت علیکم نعمتی جس کا اعلان حجتہ الوداع کے موقعہ پر ہوا، ظہور زمزم اسی سلسلہ نعمت کا اظہار و نقطۂ آغاز تھا۔ یہ امت مسلمہ کا شرف و اعزاز ہے کہ دوسری تمام امتوں پر اسے یہ فضیلت دی گئی کہ اسے امام الانبیاء کی پیشوائی نصیب ہوئی اور اسی حوالہ سے جملہ نعم ہائے کونین کے دروازے اس پر کھول دیئے گئے۔

نور علی نور:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عبدالجبار بن وائل کی اپنے والد سے روایات مظہر ہیں کہ "آنحضرت ﷺ زمزم پر تشریف لائے۔ زمزم کا ایک ڈول کنوئیں سے نکالا۔ اس میں سے ایک گھونٹ پیا۔ پھر دوسری بار نوش فرمایا اور یہ گھونٹ ڈول میں واپس ڈال دیا اور پھر اس ڈول کو کنوئیں میں دوبارہ ڈال دیا گیا۔"

(مسند الامام احمد، طبرانی فی المعجم، البدایۃ والنہایۃ، وبلوغ الامانی)

اس عمل مبارک کو برکت بالائے برکت، شفا بالائے شفا، نور بالائے نور اور ظہور بالائے ظہور کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ یہ اہتمام اس لئے بھی تھا کہ بعد کو آنے والے بھی آپ ﷺ کے دم مبارک اور لعاب دہن مبارک سے شفاء و برکت حاصل کرتے رہیں اور فیضان نبوت کا یہ سلسلہ زمزم کی وساطت سے قیامت تک جاری و ساری ہے۔ (کما قال فی فضل ماء زمزم، سائد بکداش)

طعام طعم:۔ زمزم کے عظیم ترین فضائل میں سے ایک یہ ہے کہ زمزم جہاں پیاس بجھاتا ہے وہاں بھوک میں تغذیہ بھی فراہم کرتا ہے۔ جیسا کہ قصہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور آپ کی والدہ کے ضمن میں ہے کہ جب ان کا ساتھ لایا ہوا زاد سفر (کھجور اور پانی) ختم ہو گیا اور زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا تو برسہا برس ان دونوں نفوس قدسیہ نے محض زمزم پر اکتفا کیا۔ جو پیاس کے وقت پینے سے پیاس بجھاتا اور بھوک کے وقت پینے سے بھوک مٹاتا، اور کمزوری کا کوئی احساس بھی نہ ہوتا۔

(صحیح بخاری جامع احکام القرآن، فتح الباری)

چنانچہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ زمزم مبارک اور برکت والا ہے اور یہ بھوک میں کھانے کا کام بھی دیتا ہے۔ اور بدن کو فربہ رکھتا ہے۔

(قاضی عیاض فی مشرق الانوار، نووی فی شرح مسلم وابن اثیر فی نہایۃ)

اور جیسا کہ اسی مندرجہ بالا روایت میں ہے کہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنا واقعہ بیان کیا۔ میں تیس دنوں تک دن رات مسلسل مسجد الحرام میں رہا اور سوائے زمزم، میں نے کوئی چیز نہیں کھائی اور پی اور نہ ہی مجھے کسی قسم کی کمزوری محسوس ہوئی۔

بقائے تاثیرات زمزم:۔ زمزم میں جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ودیعت فرمائی ہیں وہ جس طرح اپنے ظہور کے وقت اس میں موجود تھیں، آج بھی بعینہ موجود ہیں اور جب تک زمزم جاری ہے اس کا یہ فیض عام بھی جاری رہے گا۔ علامہ ابن قیم نے لکھا ہے کہ زمزم میں اللہ تعالیٰ نے ایسی غذائیت رکھی ہے کہ میں بذات خود اس کا شاہد ہوں کہ تقریباً دو ہفتہ تک زمزم کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کھایا پیا اور نہ مجھے بھوک محسوس ہوئی نہ پیاس۔ جب کہ ایک شخص نے دوران طواف مجھ سے اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا کہ میں نے چالیس دن تک زمزم پر اکتفاء کیا ہے اور میرا بھی یہی تجربہ ہے۔ (زاد المعاد جلد چہارم)

ہر مرض میں شفاء:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "زمزم کائنات ارضی کا بہترین پانی ہے جو بھوک میں کھانا اور ہر مرض میں شفاء ہے۔"

(صحیح ابن حبان، جامع الصغیر طبرانی فی الکبیر، ترغیب و ترتیب)

جب کہ ایسی ہی روایت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے صحیح مسلم بزار، فتح الباری اور ترغیب و ترہیب میں منذری نے بھی نقل کی ہے۔ زمزم میں وصف شفا بخشی کسی خاص مرض کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اس میں عمومیت ہے۔ یعنی ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔ (تحفۃ المحتاج لابن حجر الہیثمی)

چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہر مرض میں زمزم دوا کی نیت سے پیتے اور فائدہ

حاصل فرماتے۔ زمزم پینے سے پہلے آپ ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَّاسِعًا وَشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ﴾

(مستدرک للحاکم، مصنف عبدالرزاق، دارقطنی)

ایک فالج زدہ کو شفا:۔ ایک مفلوج نے بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لاالہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم سے آخری سورۂ حشر تک اور وننزل من القران ماھو شفاء سے آیت کے آخر تک لکھا۔ پھر بیرِ زمزم پر جا کر اسے زمزم سے دھو کر کہا اللّٰھُمَّ ان نبیک محمدا ﷺ قال ماء زمزم لماشرب لہ والقرآن کلامک فاشفنی بعافیتک اور پھر اسے پی لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا فضل کیا اور اسے فالج سے مکمل طور پر نجات مل گئی۔

(زمزمی فی نشر الآس عن ابن قتیبہ)

ابن قیم کے مجربات:۔ ابن قیم محمد بن ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے بار بار اپنی ذات پر اور دوسروں پر آزمایا ہے کہ جب بھی میں نے اس غرض سے یعنی حصول شفا کی نیت سے زمزم کے پانی سے استفادہ کیا تو حیرت انگیز طور پر شفا بخش نتائج سامنے آئے ہیں۔ (زاد المعاد جلد چہارم)

شیخ حافظ زین الدین عراقی کے مشاہدات:۔ امام تقی الدین فاسی لکھتے ہیں کہ میرے شیخ حضرت حافظ زین الدین عراقیؒ کہتے تھے کہ میں نے آبِ زمزم میں شفا بخشی کی حیرت انگیز خصوصیات کا مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ بغیر کسی دوا کے استعمال کے محض زمزم پینے سے متعدد امراض میں افاقہ ہو جاتا تھا۔

چنانچہ احمد بن عبداللہ شریفی جو مسجد الحرام کی صفائی کے کام پر مامور تھے، نابینا تھے، جب بیرِ زمزم استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء دی اور ان کی بینائی بحال ہوگئی۔ (شفاء الغرام جلد اول)

زبان بندی میں شفاء:۔ ایک شخص عبدالرحمٰن بن مصلح الدین کا بیان ہے کہ

بچپن میں حفظ قرآن کے دوران ایک شخص کو میں نے دیکھا تو اس کی شکل بڑی بھیانک تھی جو مجھے گھور رہا تھا۔ جس کے بعد میرا حافظہ کمزور ہونے لگا اور میری گویائی ایسی سلب ہوئی کہ میں بول نہ سکتا تھا۔ اطبا نے عاجز آ کر جواب دے دیا، لیکن میرے والد پریشان نہ ہوئے بلکہ انہوں نے صرف زمزم کو میری دوا بنا لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت کاملہ عطا فرمائی۔ (جوہر المنظم)

زمزم بخار کا حتمی علاج ہے:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک بخار کے مریض سے فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ بخار جہنم کی حرارت ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو، لہٰذا خود کو پانی سے ٹھنڈا کر لو اور بخار کو بھگا دو۔ (صحیح بخاری عن ہمام عن ابی جمرہ)

نفاق، درد سر اور روشنی چشم کا شافی علاج:۔ ضحاک بن مزاحم (التابعیؒ) کہتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ "پیٹ بھر کر زمزم پینا نفقا کا علاج ہے۔ آبِ زمزم درد سر کو دور کر دیتا ہے اور اس کا دیکھنا آنکھوں کی روشنی کو بڑھاتا ہے۔"

(اخبار مکہ، ازرقی، المقاصد الحسنۃ)

الغرض زمزم کو پینا اور اسے سر پر ڈالنا نیز بدن پر ملنا اور اسے دیکھنا، سب مسنون افعال ہیں اور ہر طریقے سے حصول شفاء و برکت کی جا سکتی ہے۔

زمزم ہر مقصد کے لیے:۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "زمزم ہر اس مقصد کے لیے ہے جس کے لیے پیا جائے۔" (سنن ابن ماجہ، مسند احمد، بیہقی)

چنانچہ اس کی شرح میں صاحب نیل الاوطار کہتے ہیں کہ آپ کا ارشاد صیغۂ عموم میں ہے۔ خواہ یہ مقصد دین کا ہو یا دنیا کا۔ (جلد پنجم ایضاً)

جب کہ امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ زمزم پینے والا اگر زمزم کو شفا کی نیت سے پئے تو شفاء حاصل ہوتی ہے، اصلاح اخلاق کے لیے پئے تو حسن خلق پیدا ہوتا ہے، تنگی سینہ کے لیے پئے تو شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔ تاریکی قلب کے لیے پئے تو نورانیت حاصل ہوتی ہے۔ تکالیف کے لیے پئے تو آرام حاصل ہوتا ہے۔ غرضیکہ زمزم پیتے وقت جو نیت کر لی جائے اسکے مطابق فوائد مطلوب حاصل ہوتے ہیں۔

(نوادر الاصول للامام، الحافظ ترمذی)

نظارۂ زمزم:۔ زمزم کو کسی بھی مقصد کے لیے پینا فوائد کا حامل ہے لیکن اسے دیکھنا بھی ثواب سے خالی نہیں ہے۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ، وہب بن منبہ اور مکحولؒ سے روایات ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصداً زمزم کو نظر بھر کر دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اور اس عمل سے گناہ محو ہوتے ہیں۔ (جامع صغیر، نسائی، دار قطنی، فیض القدیر، فاکہی مناسک قاری)

لہٰذا بموجب روایات بالا زمزم کو بالقصد دیکھنا اس آیت بینہ پر فکر کرنا، اس کے فضائل کو تصور کرنا، اسے آنحضرت ﷺ کا نوش کردہ اور پسندیدہ مشروب خیال کرنا یقیناً ایسے امور ہیں جن کا باعث اجر وثواب ہونا ہی یقینی ہے۔

بہترین تحفہ:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''زمزم بہترین تحفہ ہے جب کوئی کسی کو کوئی تحفہ دے۔'' (ابونعیم فی الحلیہ، عقد الثمین، فاسی، اخبار مکہ، فاکہی)

تحفۂ حجاج۔ زمزم:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ۔ ''رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو زمزم ضرور ساتھ لائے۔'' (سنن ترمذی، مستدرک)

اسی طرح آپ ﷺ نے ایک بار جب سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ خط تحریر فرمایا تو زمزم بھیجنے کی تاکید فرمائی۔ (اخبار مکہ، ازرقی، وفاکہی، مصنف عبدالرزاق، شفاء الغرام، فاسی)

چنانچہ اہل اسلام وحجاج کرام کا ازمنۂ اولیٰ سے آج تک یہ معمول ہے کہ وہ مکہ مکرمہ سے واپسی پر زمزم ضرور ہمراہ لے جاتے ہیں۔ اس سے وہ خود بھی استفادہ کرتے ہیں اور اہل وطن کو بھی تحفۃً تقسیم کرتے ہیں۔

شراب الابرار:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ اخیار کے مصلے پر نماز ادا کیا کرو اور ابرار کی شراب پیا کرو! پوچھا، اخیار کا مصلیٰ کیا ہے؟ فرمایا، میزاب رحمت کے نیچے اور جب شراب ابرار کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا، زمزم

نیکو کاروں کی شراب ہے۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

بعد طواف زمزم پینا:۔ جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ میں ہے اور جیسا کہ معروف ومنصوص ہے کہ آپ ﷺ نے طواف ونماز طواف کے بعد بیئر زمزم پر جا کر سیر ہو کر آب زمزم نوش فرمایا اور اپنے سر پر ڈالا۔ (مسند احمد، عمدۃ القاری)

چنانچہ طواف کے بعد بالالتزام زمزم پینا ایک مسنون عمل ہے۔ جس کا اصل مقصد اس برکت کا حاصل کرنا ہے جو اس میں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہے اور چونکہ سائر بدن اور سائر اجزاء اور اعضائے بدن نیز سائر مقاصد کے لیے زمزم مفید ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اس لیے سر اور بدن پر زمزم ڈالنا بھی آپ ﷺ کے عمل مبارک سے ثابت ہے۔

آداب زمزم نوشی

پانی کو بیٹھ کر پینا سنت ہے اور کھڑے ہو کر پینے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ جب کہ کھڑے ہو کر کھانے کو آپ ﷺ نے شدت سے روکا ہے اور مذمت فرمائی ہے۔ (مسلم واحمد عن انس رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید الخدری)

البتہ زمزم کے پانی کو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا ہے۔
(بخاری، نسائی، ابن ماجہ، فتح الباری)

چونکہ زمزم نیت کے ساتھ پینا بھی کثیر المنفعت ہے۔ اس لیے زمزم پینے سے پہلے نیت کا تعین بھی کر لینا چاہیے۔

زمزم پینے کی ابتداء بسم اللہ سے کرنا اور تینوں سانسوں کے آخر میں الحمدللہ کہنا بھی سنت ہے۔ نیز پانی کو تین سانسوں میں پینا بھی مسنون ہے۔ اسی طرح ہر سانس کے شروع میں بسم اللہ کہنا مسنون ہے۔ (اخبار مکہ، ازرقی)

ابن عباس سے مروی یہ دعا پڑھنا اور بھی بہتر ہے، جسے بسم اللہ سے پہلے پڑھ لینا چاہیے یا پینے کے بعد۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا** وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ (مستدرک للحاکم)

زمزم کو پیٹ بھر کر پینا چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے، اسے نفاق کا علاج بتایا ہے اور اسے مومن اور منافق کے درمیان تفریق کی علامت قرار دیا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق، ابن ماجہ)

زمزم کا پانی پیتے وقت قبلہ رو ہونا بھی مسنون ہے۔ (سنن ابن ماجہ وبیہقی ودارقطنی، مستدرک)

زمزم پینے کے بعد پانی کو چہرے پر ملنا اور سر پر ڈالنا بھی آپ ﷺ کی سنت ہے۔

(مسند امام احمد، فاکہی)

نہیں بھولنا چاہئے کہ پانی جب بھی پیا جائے تو سیدھے ہاتھ سے پینا چاہیے جس کا ہمیں خصوصاً حکم دیا گیا ہے۔ (صحیح مسلم)

زمزم سے وضو اور طہارت

زمزم سے وضو کرنا مسنون ہے۔ (مسند احمد عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ)

غسل میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ البتہ برکت کے حصول کی نیت ہو تو جائز ہے۔ (معلم الحجاج)

استنجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور یہ اندیشہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آب زمزم سے استنجا بواسیر کا مولد ہوسکتا ہے نیز یہ زمزم کے تقدس کے منافی ہے۔ یونہی کوئی ناپاکی بھی زمزم سے نہ دھونا چاہیے۔ (شرح لباب)

غسل جنابت سے بھی اسی لئے پرہیز کرنا چاہیے۔ (شرح لباب)

(2) آلوچہ قضباً

PRUNUS CHERRY

ماہیت:۔ آملہ کے برابر پھل ہے۔ رنگ۔ سرخ زردی مائل اور مزہ شیریں ترشی مائل ہوتا ہے۔ مزاج۔ سرد وتر۔ افعال۔ مسکن صفراء و مسکن عطش۔ استعمال۔ آلوچہ گرم مزاج خصوص صفراوی مزاج اشخاص کے لیے مفید میوہ ہے۔ صفراء کو تسکین دیتا ہے اور قے، متلی کو روکتا اور پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک۔ بقدر ہضم۔ آلوچہ کا قرآن مجید میں سورۃ عبس (80) آیت (28) میں تذکرہ آیا ہے۔

(3) ادرک، سونٹھ، زنجبیل

GINGER

قرآنی نام: زَنجَبِیل

دیگر نام GINGER (انگریزی)، GINGEMBRE (فرانسیسی)، INGWER (جرمن) ZINGIBER (لاطینی)، ZENZERO (اطالوی)، ZINGIVERIS (یونانی) JENGIBER (ہسپانوی)، ادرک، سونٹھ (ہندی، اردو، کشمیری، پنجابی) زنجبیل، جنزبیل (عربی)، زنجبیل، زنجفیل، زنج بر (فارسی)، شرنجبیر، ادراکم (سنسکرت)، آذا (بنگالی)، انجی (تامل)، الم (تیلگو)، انچی (ملیالم)، آل (مرہٹی) آدو (گجراتی)،

نباتاتی نام:

اسم معروف۔ ادرک۔ فارسی۔ زنگبیل۔ عربی زنجبیل۔ ہندی۔ ادرک۔ ماہیت۔ ایک درخت کی جڑ ہے مثل شقاقل کے پتے اس کے لمبے باریک سبز اور پھل پھول ندارد۔

طبیعت۔ تازی تیسرے درجے میں گرم اور پہلے میں خشک اور سوکھی دوسرے درجے میں خشک۔ رنگ وبو۔ بھورا مائل بہ سفیدی بوتیز اور سفید بھی ہوتا ہے۔ ذائقہ۔ تیز مائل بہ تلخی زبان میں نفوذ کرتا ہے۔ مضر۔ حلق کے لیے مضر ہے اور گرم مزاجوں کو۔ مصلح۔ شہد اور روغن بادام اور اشیائے سردوتر۔ بدل۔ دار فلفل عقرقرحا۔ سیاہ مرچ بقدر مناسب۔ نسبت سیارہ۔ منسوب ہے مریخ سے۔ ازروئے مزاج۔ نفع خاص۔ ہاضم طعام دافع نفخ ورياح مقوی جگر ہے کاصل۔ دودرم سے تین تک مستعمل ہے۔ ناقص ایک درم یا زیادہ بقدر ضرورت وطاقت۔ افعال وخواص۔ قوت حافظہ اور ہاضمہ اور معدے اور کبد کی مقوی جگر کے سدے کھولتی باہ کو بڑھاتی ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ بلغم کو چھانٹتی طبیعت کو نرم کرتی رطوبات دماغی اور کرم معدہ کو نکالتی ہے اور برودت اعصاب اور فالج اور فساد ہضم کو نافع ہے اور مصری اور کندر کے ساتھ ھیوون کے صفر کی دافع اور انڈے کی نیم برشت زردی کے ساتھ منی کو گاڑھا اور زیادہ کرتی اور خولنجان اور پستہ کے ساتھ قوت باہ کے لیے مجرب ہے اور آنکھ میں لگانا اس کا ناخونہ اور پھلی کا دافع اور لیپ اس کا سردی کے دردوں اور بلغمی ورموں کے لیے سودمند اور داءالثعلب کے لیے مفید ہے۔

قرآنی آیت بسلسلۂ ادرک

(ا) سورۃ الدہر 96 آیت نمبر 17

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ ج

(ترجمہ) اور ان میں انہیں ایسا جام پلایا جائے گا جس میں آمیزش زنجبیل کی ہوگی۔

اس آیت میں جنتیوں کے لیے ارشاد ہوا ہے کہ انہیں ایسی مشروبات سے نوازا جائے گا۔ جس میں ادرک کا مزہ ہوگا۔ تفسیر مظہری میں کہا گیا ہے کہ سونٹھ کی آمیزش والی شراب عرب کے ذوق کے لیے بہت لذیذ تھی، لہٰذا اللہ نے انہیں کے ذوق کے اعتبار سے وعدہ فرمایا۔ تفہیم القرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ اہل عرب شراب کے ساتھ سونٹھ ملے ہوئے پانی کو پسند کیا کرتے تھے۔

عربی میں ادرک کو زنجبیل رطب اور سونٹھ یعنی خشک ادرک کو زنجبیل یابس کہتے ہیں۔ ادرک کے پودے کا اصل وطن ہندوستان مانا جاتا ہے اور یہیں سے یہ عرب اور

عربوں کے توسط سے دنیا کے دوسرے ممالک کو لے جایا گیا۔ سنسکرت میں اس کو شر نجیر کہا جاتا تھا اور جب یہ عرب لے جایا گیا تو وہاں اس کو زنجبیل کہا جانے لگا اور پھر دنیا کی تقریباً سبھی زبانوں میں جتنے الفاظ ادرک کے لیے دیئے گئے سب کا منبع یہی عربی لفظ زنجبیل ہی رہا۔ زنجبیل کی بابت مولانا سید سلیمان ندوی نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''ہم ہندیوں کو بھی فخر ہے کہ ہمارے دیش کے بھی چند الفاظ ایسے خوش قسمت ہیں جو اس پاک اور مقدس کتاب میں جگہ پا سکے۔ اس میں شک نہیں کہ جنت کی تعریف میں اس جنت نشاں ملک (ہندوستان) کی تین خوشبوؤں کا ذکر موجود ہے۔ یعنی، زنجبیل اور کافور۔''

اس طرح یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ مسک کی بنیاد ہندوستانی لفظ مشک (کستوری) ہے جس کے معنی اس خوشبودار مادہ کے ہیں جو ایک خاص قسم کے ہرن کی ناف سے نکلتا ہے۔ یہ لفظ سورۃ المطففین (آیت ۸) میں استعمال ہوا ہے۔ کافور لفظ کا ذریعہ ہندوستانی کپور ہے۔ ڈاکٹر محمد زبیر صدیقی نے لکھا ہے کہ قرآنی الفاظ زنجبیل، کافور اور طوبیٰ کا تعلق ہندوستانی زبان سے ہے۔ ان کے نزدیک طوبیٰ کا لفظ توبا سے اخذ کیا گیا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے اس خیال سے اختلاف کیا ہے۔

ادرک ایک حیرت انگیز اور انتہائی فائدہ بخش نباتاتی شے ہے۔ دنیا کے تقریباً ہر خطہ میں اس کا استعمال بڑے زور و شور کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ادرک کا تیل (Ginger oil)، ادرک کا مربہ، ادرک کا ریزن (oleo-resin) متمدن دنیا کے بازاروں میں غذائی اعتبار سے بہت مقبول ہو چکے ہیں۔ ادرک میں اسٹارچ کے علاوہ جو بہت اہم کیمیاوی اجزاء پائے جاتے ہیں ان کے نام ہیں۔

Cineol, Camphene, Zingiberin, Gingerin اور Phellandrene۔ یورپ اور امریکہ میں بجائے پسی ہوئی ادرک یا سونٹھ کے اس کے تیل اور ریزن کو ہی غذا میں استعمال کرنے کا طریقہ اپنا لیا گیا ہے۔ اچھے اقسام کے بسکٹ، کیک، پیسٹریز، روٹی، اچار، شربت اور شراب (Ginger Beer) میں ادرک کے تیل کی بے پناہ کھپت ہوگئی ہے۔

طبی اعتبار سے ادرک کے فوائد اتنے اہم ہیں کہ ان کا تفصیلی ذکر حکیم جالینوس اور بوعلی سینا کی طبی تصنیفات میں بھی ملتا ہے۔ حکیم جالینوس نے فالج اور Cold Humors سے پیدا ہونے والی ساری شکایات میں ادرک کو بے انتہا مفید بتایا ہے۔ بوعلی سینا کے خیال میں ادرک قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ ادرک کے عرق (تیل) کو ذیابیطس، پرانی گٹھیا اور شروعات Liver Cirrohosis میں فائدہ مند سمجھا گیا ہے۔ ادرک ہاضم ہونے کے ساتھ ساتھ معدہ اور آنتوں کو طاقت بخشتی ہے۔ معدہ کی خرابیوں سے پیدا ہونے والے جملہ امراض میں اس کے فائدوں کو تسلیم کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں تنفس کے مریضوں کو ادرک کے متواتر استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔ لیموں، لاہوری نمک اور ادرک کے ایک ساتھ استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور ہاضمہ بہتر ہوتا ہے۔ ہیجانی کیفیت میں بھی یہ سودمند ہے کیونکہ اس کی anti-depressant صلاحیت کو ایلوپیتھی میں کافی اہمیت دی جاتی ہے۔ سونٹھ کے چھوٹے سے ٹکڑے کو منہ میں رکھ کر چوسنے سے گلے اور آواز کی خرابی جاتی رہتی ہے۔ پانی سے بنے سونٹھ کے لیپ (Paste) کے لگانے سے سر کے درد (Neuralgic) ہیں اور دانتوں کی تکالیف میں افاقہ محسوس کیا جاتا ہے۔ غرضیکہ ادرک کا استعمال غذا کو صرف خوش ذائقہ ہی نہیں بناتا ہے بلکہ مختلف امراض کا علاج اور تدارک بھی ہے۔

دنیا کے بہت سے ممالک اب ادرک پیدا کرتے ہیں جن میں سرفہرست ہندوستان، ملیشیا اور نائجیریا ہیں۔ ہندوستان سے ہر سال تقریباً بیس کروڑ روپے کی مالیت کی سونٹھ ممالک غیر کو برآمد کی جاتی ہے۔ یہ ملک ہیں ایران، کویت، مراکش، سعودی عرب، یمن، متحدہ عرب امارات، انگلینڈ اور امریکہ۔

ہندوستان میں ابھی تک ادرک کا اچھے قسم کا مربہ نہیں بنتا ہے۔ اس کے بنانے والے ملک ہانگ کانگ، چین اور آسٹریلیا ہیں جو بڑی مقدار میں مربہ یورپ کو سپلائی کرتے ہیں۔

(4) انار ، رُمّانُ POMEGRANATE

قرآنی نام: رُمّانُ

دیگر نام: POMEGRANATE (انگریزی)، GRANADE (فرانسیسی)، GRANAT (روسی)، GRANATAPFEL (جرمن)، PUNICUM (لاطینی)، MELAGRANA (اطالوی)، RIMMON (عبرانی)، GRANADA (ہسپانوی)، Roa (یونانی)، داڑم (سنسکرت تیلگو) داون (کشمیری)، ماتلم (ملیالم)، نادولائی (تامل)، ڈالم (بنگالی) رُمّان (عربی)، انار (فارسی، اردو، ہندی، پنجابی) ڈالمب، (مرہٹی)، داڑم (گجراتی)، داڑم (بنگالی، تیلگو)

نباتاتی نام: Punjca granatum linn

(Family Funicaceae)

اسم معروف:۔ انار میٹھا۔ فارسی۔ انار شیریں۔ عربی۔ رمان الحلو

ماہیت:۔ مشہور میوہ ہے کئی قسم کا ہوتا ہے۔ عمدہ سب سے بستانی شیریں بیدانہ ہے اور سب سے بہترین ولایتی۔

طبیعت:۔ سرد ہے اعتدال کے ساتھ قبض کی قوت لیے ہوئے اور پہلے میں تر ہے اور معتدل بھی لکھا ہے۔

رنگ و بو:۔ خام سبز، پختہ سرخ و زرد اور دانے سرخ و گلابی۔ ذائقہ۔ شیریں عمدہ۔ خوش مزہ۔ تر۔

مضر:۔ تپ والوں کو اور معدے کو نفاخ ہے۔ مصلح۔ انار ترش ادرک کا مربہ مصطگی بقدر مناسب۔

بدل:۔ انار میخوش یعنی چاشنی دار۔ نسبت سیارہ۔ منسوب ہے قمر یعنی چاند سے۔

نفع خاص:۔خون پیدا کرتا اور کبد کا مقوی ہے۔کامل۔پانچ تولے یا زیادہ بقدر ضرورت ا
تولےتک۔

ناقص:۔ایک تولے سے دو تولے تک۔

افعال وخواص:۔اس میں غذائیت کم ہے، خلط صالح پیدا کرتا اور نفاخ ہے اور اسی وجہ
سے گرم مزاجوں کی باہ زیادہ کرتا ہے اور جالی ومفتح اور ملین طبع اور مدر بول ہے۔ تشنگی
بڑھاتا اور روح کبدی کو صاف کرتا اور کبد کا مقوی ہے اور یرقان اور طحال اور خفقان
اور سینے کے درد اور گرم کھانسی کو مفید، آواز کو صاف کرتا اور بدن کو فربہی بخشتا، خارش
کا دافع ہے اور چہرے کا رنگ کھولتا ہے اور اس کی کثرت غذا کو فاسد کرتی اور معدے کو
ست کرتی ہے اور انار میں سوراخ کر کے روغن بنفشہ بھر کے آگ پر پکا کے چوسنا سینے
کے درد اور پرانی اور خشک کھانسی کے لیے نہایت مجرب ہے اور اس کا عرق اسقدر
پکائے کہ گاڑھا ہو جائے آنکھ میں لگانا مقوی بصارت ہے اور بیج شہد کے ساتھ کان
کے درد کو نافع اور پھول اور چھال حابس اسہال ہے۔

اسم معروف:۔انار کھٹمٹھا۔فارسی۔انار میخوش۔رمان مز

ماہیت:۔مشہور میوہ ہے، نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے اور ولایتی یعنی قندھاری سب
سے بہتر ہے۔طبیعت:۔سردی اور تری میں مائل باعتدال ہے۔

رنگ وبو:۔اندر باہر سب سرخ رنگ۔ذائقہ۔چاشنی دار خوش مزہ۔

مضر:۔باردمزاج والوں کو۔مصلح۔ادرک کا مربہ۔بدل۔انار شیریں یا انگور خام

نسبت سیارہ:۔منسوب قمر ہے۔نفع خاص۔جوش صفراوخون کا مسکن۔کامل۔۵
تولے سے آٹھ دس تک۔ناقص۔تولے سے دو تولے تک۔

افعال وخواص:۔یہ تمام افعال میں مثل انار شیریں کے ہیں بلکہ صفرا کی تیزی اور خون
کا جوش بجھانے میں شیریں سے بہتر ہے اور صفراوی مزاجوں کے لیے نہایت مناسب
اگر انارین کا عرق مع پردوں کے نچوڑ کے قدرے شکر ملا کے پلادیں تو تپ صفراوی
اور یرقان اور ترخشک کھجلی کے لیے بہت مفید ہے۔اگر آب انار کو تانبے کے برتن میں
اس قدر پکائیں کہ گاڑھا ہو جائے تو اس کا آنکھوں میں لگانا جرب وسلاق اور پپوٹوں

کے زخم کو مفید اور باصرہ کا مقوی ہے۔

اسم معروف:۔انار کھٹا۔فارسی۔انار ترش۔عربی۔رمان الحامض۔

ماہیت:۔یہ بھی نہایت مشہور ہے جو بوجہ شہرت کے محتاج بیان نہیں۔دوا میں زیادہ
صرف ہوتا ہے۔طبیعت:۔دوسرے درجے میں سرد وخشک ہے اور رب دوسرے میں
سرد پہلے میں خشک۔رنگ وبو:۔سرخ اور دانے سرخ وسفید۔ذائقہ۔ترش تیز مزہ

مضر:۔مورث قرحہ امعاوتنج ومضر صدر ودہن مضعف باہ۔

مصلح:۔انار شیریں،ادرک کا مربہ گوشت کا شوربا۔بدل۔انار شیریں یا انار میخوش۔

نسبت سیارہ:۔منسوب ہے نیر اصغر قمر سے۔نفع خاص۔سوزش وحرارت معدہ وکبد کا
دافع۔کامل:۔۵ تولے سے سات تولے تک۔ناقص۔تولے سے دو تولے تک

افعال وخواص:۔سوزش حرارت معدہ وکبد حار اور جوش خون وصفرا کا مانع معدے کی
جانب مواد گرنے کو روکتا اور پیشاب بکثرت لاتا اور صعود بخارات کا بجانب دماغ مانع
ہے اور قے اور خمار اور خفقان حار کا دافع۔اس کا عرق آنکھ میں لگانا ناخنے اور سبل کو مفید
اور اس کی کلی مسوڑھوں کے زخم کو نافع اور پکا کے اس کا لیپ خارش تر اور خشک کے لیے
مجرب اور شراب کے ساتھ محلل اور پیس کے پینا گرم معدہ کا مخرج بلکہ اس کی چھال کا
جوشاندہ اس باب میں مجرب ہے اور رب اس کا قابض اور اسکے پھول باریک پیس کے
چھڑکنا مسوڑھوں کے خون کو بند کرتا اور زخموں کو بھرتا ہے۔(مخزن)

اسم معروف:۔انار کے بیج۔فارسی۔تخم انار۔عربی حب الرمان۔ہندی۔خشک
سرداول میں رنگ وبو۔سفید۔ذائقہ پھیکا۔مضر۔سرد مزاج۔مصلح۔زیرہ۔بدل۔
ساق۔نسبت سیاہ۔قمر سے۔نفع خاص۔قبض۔کامل۔۶ ماشہ۔ناقص ۲ ماشہ۔افعال
وخواص:۔قابض ہیں اور مانع نصباب مواد بجانب معدہ اور متلی اور قے صفراوی کی
دافع اور خارش کو مفید۔

اسم معروف:۔انار کا چھلکا۔فارسی۔پوست انار۔عربی قشر الرمان۔

ماہیت۔مشہور ہے۔طبیعت۔پہلے میں سرد وخشک ہے۔رنگ وبو۔زرد مائل بسرخی۔
ذائقہ۔بکھٹا خراب۔مضر۔سرد مزاجوں کو۔مصلح۔ادرک۔بدل۔زرورد۔نسبت

سیارہ۔ منسوب قمر ہے۔ نفع خاص۔ بواسیر کو مفید۔ کامل۔ تولہ یا کچھ زیادہ۔ ناقص۔ چار ماشہ یا چھ ماشہ۔

افعال وخواص:۔ یہ بھی قابض ہے، مسوڑھوں کو سخت کرتا اور مسوڑھوں کا خون بند کرتا ہے اور اس کے خیساندے سے آبدست لینا بواسیر خونی کو مفید اور باریک پیس کے چھڑکنا کانچ نکلنے کو مفید اور جلا کے چاٹنا کھانسی کو دور کرتا ہے۔

اسم معروف:۔ انار جنگلی۔ فارسی۔ انار دشتی۔ عربی۔ رمان بری۔

ماہیت:۔ چھوٹا سا درخت ہوتا ہے، پتے مثل کاسنی کے شاخ ندارد۔ طبیعت۔ غالباً سرد وخشک ہوگا۔ رنگ وبو۔ سبز وزرد۔ ذائقہ۔ شیریں۔ مضر۔ ماکول نہیں ہے۔ مصلح۔ گل ارمنی۔ بدل۔ چھڑیتا بوٹی۔ نسبت سیارہ۔ منسوب مشتری۔ نفع خاص۔ دافع دردضربہ۔ کامل۔ بقدر ضرورت۔ ناقص۔ بقدر ضرورت۔

افعال وخواص:۔ تحفہ میں لکھا ہے کہ حب القلقل اسی کے بیجوں کا نام ہے۔ ضماد اس کی جڑ کا، ایلوے اور گیرو کے ساتھ ہر قسم کی چوٹ کو بالخاصہ دو تین بار میں اچھا کرتا ہے اور درد کو فوراً کھو دیتا ہے۔ مجربات سے ہے۔

اسم معروف:۔ اناردانہ جنگلی۔ فارسی۔ اناردانہ دشتی۔ عربی۔ قلقل۔ ہندی۔ کوار چکنہ

ماہیت۔ گول بیج مثل سیاہ مرچ کے۔ طبیعت۔ گرم وتر میں رطوبت کے ساتھ۔ رنگ وبو۔ باہر مائل بسیاہی اندر سفید۔ ذائقہ۔ شیریں لعاب دار۔ مضر۔ دردسر اور ہیضہ اور ضعف معدہ پیدا کرتا ہے۔ مصلح۔ بریان کرنا اور سکنجبین و شہد وقند۔ بدل۔ تودری سفید حب الصنوبر مغات۔ نسبت سیارہ۔ منسوب مشتری ہے۔ نفع خاص۔ نہایت درجہ مقوی باہ ہے۔ کامل۔ بریاں ایک اوقیہ خام نیم اوقیہ۔ ناقص۔ بچوں میں مستعمل نہیں ہے۔

افعال وخواص:۔ نہایت درجہ مقوی باہ اور ممسک اور مسمن بدن ہے جس طرح استعمال کریں خصوصاً مصری اور تل کے ساتھ یا منقی اور شہد کے ساتھ گردے اور مثانے کا مصلح اور غلطوں کے احتراق کا دافع ہے۔ اگر اس کا حلوا بنایا جائے اور ادویہ مقوی و ممسک اضافہ کر کے مزاج کے موافق کیا جائے تو اور بھی زیادہ مقوی باہ ہو جاتا ہے۔

قرآنی آیات بسلسلۂ انار:

(1) سُورۃ الانعام 6 آیت نمبر 100 (ملاحظہ ہو کھجور)
(2) سُورۃ الانعام 6 آیت نمبر 142 (= = =)
(3) سُورۃ الرَّحمن 55 آیت نمبر 68-69 (= = =)

انار کا ذکر رُمان کے نام سے قرآن حکیم میں تین مرتبہ آیا ہے اور تینوں بار انسان کو اہم نصیحتیں کی گئی ہیں۔ مثلاً سورۃ الانعام کی آیت 142 میں حکم ہوا ہے کہ کھجور، زیتون اور انار وغیرہ پھلوں کی جب فصلیں کاٹی جائیں تو فوراً اس میں سے ایک حصہ حقداروں کو دے دیا جائے۔ اس طرح اشارہ کیا گیا ہے اس اصول کی جانب کہ قدرت کی نعمتیں عام انسانوں کے لیے ہیں اور جو لوگ باغ کے پھلوں کو، کھیت کی پیداوار کو اپنے لیے مخصوص رکھنا چاہتے ہیں اور دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں وہ اللہ کی نظر میں ناپسندیدہ انسان ہیں۔ قرآن کا یہ ارشاد سماج میں اجارہ داری اور سرمایہ داری کو نامناسب قرار دیتا ہے۔

نباتاتی سائنس کی رو سے انار کلی کا نام Punica granatum ہے۔
مشہور سائنسدان ڈی کینڈولے کی رائے کے اعتبار سے اس کا وطن ایران ہے۔ حالانکہ جنگلی انار افغانستان، شمالی ہندوستان (ہمالیہ) اور شام میں آج بھی ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں کاشت کیا ہوا اعلیٰ قسم کا انار فلسطین، شام اور لبنان کے علاقوں میں کافی عام ہو چکا تھا اور اسی وجہ سے اس علاقہ کا ایک مشہور شہر رمان کہلاتا ہے Hanging Garden of Babylon کی بابت جو تاریخی شہادتیں دستیاب ہوئی ہیں ان کی رو سے علم ہوا ہے کہ اس حسین باغ میں جابجا انار کے درخت ایک پرفریب منظر پیش کرتے تھے۔

آج کل انار کی اچھی قسمیں ترکی، ایران، افغانستان، شام، مراکش اور اسپین میں پیدا کی جاتی ہیں۔ ہندوستان میں پونا اور شولاپور کا انار اپنے مزہ کے لیے مشہور ہے۔ ترکی میں شادی، بیاہ کی تقریبات میں مہمانوں کی خاطر اچھے انار سے کی جاتی ہے۔ وہاں ایک دلچسپ رسم یہ بھی ہے کہ شادی کے فوراً بعد دلہن سے پکے ہوئے انار کو فرش پر پٹخنے کے لیے کہا جاتا ہے اور انار کے پھٹنے سے جتنے دانے زمین پر بکھر جاتے

ہیں، اتنی ہی اولادیں نئے جوڑے کے ہونے کی پیشنگوئی کی جاتی ہے، وہاں یہ ایک خوبصورت رسم ہے نہ کہ توہم پرستی۔

انار ایک حیرت انگیز اور نایاب پودہ ہے۔ پھل سمیت اس کے ہر حصے کے طبی فوائد مسلم ہیں۔ اس کا پھل غذائیت سے بھرپور ہے۔ اسی لیے کچھ لوگ انار کے دانوں کو طبی غذا یا طبی ثمر بھی کہتے ہیں۔ اس میں بڑی مقدار میں شکر (گلوکوز، فرکٹوز) کے علاوہ مختلف حیاتین موجود ہیں۔ خاص طور سے Thiamine اور Riboflavin، وٹامن "سی" یعنی Ascorbic acid. بھی اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ فاسفورس، سوڈیم، کیلشیم، سلفر Oxalic acid اور Carotene کا انار ایک اچھا ذریعہ مانا جاتا ہے۔

انار کے دانوں کا رس ایک ہلکی اور فرحت انگیز غذا ہے جو دل کے امراض میں بہت سودمند ہے۔ میٹھا انار قبض کشا ہوتا ہے جب کہ تھوڑی سی کھٹاس والے انار کے دانے معدہ کے ورم اور دل کے درد کے لیے لاجواب دوا اور ٹانک ہیں۔ ان دانوں سے تیار کیا گیا شربت Dyspepsia جیسے معدہ کے روگوں میں فائدہ کرتا ہے۔ اسہال یا خونی پیچش میں مبتلا مریضوں کے لیے پچاس گرام انار کا رس ایک بہترین علاج بھی ہے اور کمزوری رفع کرنے کا طریقہ بھی۔ قلت خون (Anaemia)، یرقان (Jaundice)، بلڈ پریشر، بواسیر اور ہڈیوں وجوڑوں کے درد (Arthritis) میں انار کے طبی فوائد طب یونانی آیورویدک اور ایلوپیتھی میں بھی تسلیم کیے گئے ہیں۔ شہد کے ساتھ انار کا رس Biliousness میں کمی لاتا ہے۔

انار کا پھل دل و دماغ کو اس حد تک فرحت اور تازگی بخشتا ہے کہ ایک پیغمبرانہ قول کے مطابق اس کے استعمال سے انسان میں نفرت اور حسد کا مادہ زائل ہوجاتا ہے۔

انار کی جڑ کی چھال ایک ایسی بے مثال دوا ہے جسے پانی میں ابال کر مریض کو پلانے سے Tapeworm سمیت پیٹ کے سارے کیڑے ختم ہوجاتے ہیں۔ بعض تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ایسا ابلا ہوا پانی ٹی۔ بی اور پرانے بخار کو ختم کرنے میں موثر ثابت ہوا ہے۔ مزید براں ملیریا کے بعد کی کمزوری کو بھی دور کرتا ہے۔ بعض نسوانی امراض میں انار کی جڑ کی چھال کا استعمال حتمی علاج سمجھا جاتا ہے۔ اس سے حاصل کیا

گیا ابلا پانی نسوانی شکایات میں دھلائی (wash) کے لیے بے حد مفید ہے۔

انار کے پھولوں سے ایک لال رنگ حاصل کیا جاتا ہے۔ جو غذائی اشیاء میں استعمال ہوسکتا ہے۔ انار کے پھول اسقاط حمل کو روکنے کی بھی دوا ہیں۔

انار کے پھل کا چھلکا بھی طبی اہمیت کا حامل ہے۔ دودھ میں چھلکا ابال کر پلانے سے پرانی پیچش کے مریض کو فوراً افاقہ ہوتا ہے۔ یہ چھلکا تجارتی طور پر بھی بڑے کام کی چیز ہے۔ کیونکہ اس میں بیس فیصد سے زیادہ Tannin ہوتا ہے اس لیے کچے چمڑے کو پکانے کے لیے ان چھلکوں کا استعمال بڑے پیمانے پر افریقہ کے کچھ ملکوں میں کیا جاتا ہے۔ مراکش اور اسپین کا جو چمڑا کسی زمانے میں بہت مشہور تھا اس کی Tanning انار کے چھلکوں سے کی جاتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ نعمتوں میں انار بھی ایک بڑی نعمت ہے جس کی بابت خدائے برتر فرماتا ہے۔

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ — ان دونوں میں میوے ہوں گے اور کھجور اور انار۔

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ — تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

ارشادات رسولؐ بسلسلہ انار (عربی نام، رُمان)

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انار کھاؤ۔ یہ معدہ کو حیات نو عطا کرتا ہے۔
(راوی حضرت علی، ابن القیم)

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے انار کھایا اللہ اس کے دل کو روشن کردیگا۔ (راوی حضرت علی، ذہبی)

3۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انار کے بارے میں پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایسا کوئی انار نہیں ہوتا جس میں جنت کے اناروں کا دانہ شامل نہ ہو۔ (راوی حضرت انس بن مالک، ابونعیم)

(5) انجیر تین FIG

قرآنی نام: تِین

دیگر نام: FIG (انگریزی)، FIGUE (فرانسیسی)، INJHIR.FEIGE (روسی، جرمن)، FICUS، CARICA (لاطینی)، FICO (اطالوی) TEENAH (عبرانی)، SUIKO (یونانی)، HIGO (ہسپانوی)، انجیر (اردو، ہندی، پنجابی، بنگالی، مرہٹی)۔

نباتاتی نام :Ficus carica linn
(Family:Moraceae)

اسم معروف:۔انجیر۔فارسی۔انجیر۔عربی۔تین

ماہیت:۔درخت اس کا متوسط، پتے چوڑے، شاخیں دودھ دار، پھول اس میں نہیں ہوتا، بہت مشہور درخت ہے۔

طبیعت:۔تازہ پہلے میں گرم اور دوسرے میں تر اور خشک دوسرے میں گرم اور پہلے میں تر اور دودھ نہایت گرم ہے۔رنگ وبو:۔سرخ وسیاہ مائل بسفیدی۔

ذائقہ:۔شیریں ہیک دار۔بے تخم۔مضر:۔جگر اور معدے کو اور کثرت سے کھانا دانتوں کو۔مصلح:۔خشک کا مصلح اخروٹ اور صعتر اور انیسون اور تر کا مصلح سکنجبین اور شربت ترنج۔بدل:۔چلغوزے کا مغز اور مویز منقی بقدر مناسب۔

نسبت سیارہ:۔سیارہ مشتری کی طرف منسوب ہے۔

نفع خاص:۔بدن کو فربہ کرتا اور کثیر الغذا ہے۔

کامل:۔۵ عدد سے دس عدد تک بقدر طاقت۔ناقص:۔دو دانے سے تین دانے تک۔

افعال وخواص:۔تازہ ملطف اور محلل اور جالی اور صرع اور فالج کو مفید ہے۔کثیر التعداد اور مسکن حرارت اور تشنگی وملین طبع ہے۔نرمی سے دست لاتا، دل کو سرد کرتا اور بدن کو فربہ کرتا ہے۔خصوصاً جبکہ چالیس روز انیسون کے ساتھ صبح کو کھائیں۔

خفقان اور کھانسی اور درد سینہ کا دافع ہے جگر کو قوت دیتا اور طحال کے ورم اور سدے اور بواسیر اور گردے کی لاغری اور عسر البول کا دافع ہے اور بادام اور پستے کے ساتھ عقل کو بڑھاتا اور سداب کے ساتھ تریاق کا نائب ہے اور مغز قرطم اور بورۂ ارمنی کیساتھ مسہل ہے اور اخروٹ کے ساتھ بالخاصہ محرک باہ اور ضماد اُختناز یر کو نافع ہے۔دودھ اس کا نہایت گرم اور مفرح اور مسہل قوی بلکہ خطرناک ہے۔آنکھ میں لگانا نزول الماء کو مفید ہے۔

قرآنی آیت بسلسلۂ انجیر: (سورۃ التین 95 آیت نمبر 1 تا 4)

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ o وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ o وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ o لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ o

(ترجمہ) قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ پیدا کیا۔

انسان کو اس سرزمین پر ایک بہترین ماحول، دلکش انداز اور خوبصورت ساخت میں پیدا کیا گیا ہے۔ظاہری وباطنی صفات سے اسے مالا مال کر دیا گیا ہے۔جب وہ ان احسانات الٰہی کا فائدہ اٹھا کر اپنی صحیح فطرت پر ترقی کرتا ہے تو فرشتوں سے بھی سبقت لے جاتا ہے اور مسجود ملائکہ بن جاتا ہے لیکن جب وہ اپنی فطرت اور ساخت کو بھول جاتا ہے اور بدعملی کی طرف مائل ہو کر کینہ وبغض، عداوت ونفرت، مکرو ریا، ظلم و استبداد کا پیکر بن کر دھرتی پر بوجھ بن جاتا ہے تو جانوروں سے بدتر کہلاتا ہے اور قعر ذلت کا حقدار ہو جاتا ہے۔

سُورۃ التین کی مندرجہ بالا آیت میں اس دنیا میں اگنے والے نباتات اور مقدس مقامات کی قسم کھا کر انسان کی اسی ساخت اور فطرت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مولانا شبیر احمد عثمانی اپنی تفسیر قرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ چونکہ انجیر اور زیتون جامع فوائد ہیں اور انسان کی حقیقت جامعہ سے مشابہت رکھتے ہیں لہٰذا آیت کے مضمون کو ان دونوں کی قسم سے شروع کیا گیا ہے اور طور سیناء کی قسم اس لیے کھائی گئی

ہے۔ کیوں کہ وہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو شرف ہم کلامی بخشا تھا اور امن والا شہر یعنی مکہ معظمہ کی قسم اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

مولانا مودودی نے تفہیم القرآن میں اس خیال کا اظہار فرمایا ہے کہ انجیر اور زیتون سے مراد شام و فلسطین کے وہ مقدس مقامات ہیں جہاں ان درختوں کے باغات ملتے تھے اور جہاں بہت سے انبیاء پیدا ہوئے۔ تفسیر حقانی میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ تین اس شہر کا نام تھا جو آج دمشق ہے اور زیتون بیت المقدس کو کہتے تھے۔ بعض علماء کے نزدیک تین اور زیتون دو پہاڑیوں کے نام تھے۔ تفسیر ماجدی میں ایک ایسے نظریہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جس کی رو سے چاروں قسمیں اصل میں چار شریعات کی قسمیں ہیں نہ کہ پھلوں اور مقامات کی۔ اس طرح البلد الامین کا حوالہ شریعت محمدی کی جانب ہے۔ طور سینین کا مطلب شریعت موسوی ہے اور زیتون کا مفہوم مسیحی مواعظہ ہے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا مشہور وعظ کوہ زیتون پر ہی ارشاد فرمایا تھا) اور انجیر کا اشارہ بعض علماء عصر کے خیال میں ہندوستان کے مہاتما گوتم بدھ کی طرف ہے۔

جناب عبداللہ یوسف علی نے دونوں پھل اور دونوں مقدس مقامات کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور پھل یا درخت کی قسم کھانے کو عین ممکن بتایا ہے۔ پھر بھی انہوں نے بعض علماء کے اس نظریے کا بھی جائزہ لیا ہے جس کے تحت چاروں قسمیں چار مذاہب کا احاطہ کرتی ہیں اس طرح انجیر کا مطلب اس درخت سے ہو سکتا ہے جس کے نیچے مہاتما بدھ نے نروان حاصل کیا تھا۔ اس درخت کا نباتاتی نام مولانا یوسف نے Ficus Indica دیا ہے۔

بعض عرفاء کی نظر میں تین (انجیر) سے مراد شجرہ روح قدسیہ ہے۔ زیتون کا اشارہ عقل قدسی کی جانب ہے۔ طور سینین کے معنی عارف کے قلب کے ہیں جب کہ بلد الامین کا مفہوم محب کے سینہ سے ہے۔ (تفسیر حقانی)

سورۃ التین کی اس آیت میں انجیر اور زیتون سے مراد خواہ اشجار و ثمر ہوں یا مقدس مقامات ہوں، یا پہاڑ ہوں یا شریعات ہوں، اصل حقیقت یہ ہے کہ رب

جلیل نے اپنے ان احسانوں کا ذکر فرمایا ہے جس کے تحت انسان کو بہترین انداز اور ماحول میں پیدا کیا گیا۔ اس ماحول کے بیان کرنے میں انجیر اور زیتون کے حوالے یقیناً بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

انجیر کا نباتاتی نام Ficus carica ہے۔ پرانے زمانے میں یہ درخت ہندوستان میں نہیں پایا جاتا تھا۔ اسی لیے اس کا کوئی یقینی نام سنسکرت زبان میں نہیں ملتا ہے۔ ویسے بعض کتابی حوالوں میں اس کو سنسکرت میں ''کاکودمبکاریکا'' کہا گیا ہے لیکن یہ نام صحیح نہیں معلوم ہوتا۔

انجیر کا اصل خطہ شام، فلسطین اور مصر رہا ہے جہاں یہ جنگلی بھی ملتا ہے اور کاشت کیا ہوا بھی۔ اس کی اوسط اونچائی تیس فٹ ہوتی ہے۔ سال میں دو مرتبہ اس میں پھل آتے ہیں۔ ایک خاص قسم کے کیڑے جو Fig-wasp کہلاتے ہیں وہی ان درختوں میں Fertilization کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اگر کسی علاقے میں انجیر کا پودہ لگانا ہو تو ان کیڑوں کو نئے درختوں تک پہونچانا ضروری ہوتا ہے ورنہ ان میں پھل نہیں آتے۔

انجیر ایک عمدہ میوہ ہے جس میں فضلہ نہیں ہوتا ہے۔ اس لیے طویل بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران انجیر کھانا بہت مفید سمجھا جاتا ہے۔ یہ طبیعت کو نرم کرتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے۔ اس کے خشک پھلوں میں پچاس فیصد سے زائد شکر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تھوڑی مقدار میں Acetic acid,Malic acid,Cirtic acid بھی ان میں ملتے ہیں۔ ایک بہت اہم Enzyme جس کا نام Ficin ہے، اس میں پایا جاتا ہے، اسی لیے یہ ملین ہے اور معدہ کے امراض میں فائدہ بخش ہے۔ گردوں کو صاف کرتا ہے اور ریگ مثانہ کو نکالتا ہے۔ جسم پر پھوڑے پھنسی نکل آئیں تو انجیر یا اس کا شربت فائدہ کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ انجیر بواسیر کا قاطع اور نقرس کو نافع ہے۔

انجیر یوں تو ملک شام اور فلسطین کا پودہ ہے لیکن تقریباً ڈھائی سے تین ہزار سال قبل اس کو اٹلی کے مختلف علاقوں میں پہنچا دیا گیا جہاں بہت جلد ہی یہ ایک عام پودہ

ہوگیا۔ اٹلی کے سوا یونان اور جنوبی یورپ کے ممالک میں انجیر کے درخت اور باغات اتنے عام ہوگئے کہ اس کا تذکرہ وہاں کی تہذیب اور ادب میں کیا جانے لگا۔ مشہور مفکر افلاطون کو انجیر اتنے پسند تھے کہ اس کا نام Philosokos پڑ گیا جس کے معنی انجیر کے عاشق کے ہیں کیونکہ Philo کے معنی پسندیدگی کے ہیں اور Sukos (سوکوس) یونانی زبان میں انجیر کو کہتے ہیں۔ اس طرح یہی بنیاد بن گیا فلاسفر لفظ کا۔

کسی زمانہ میں ایتھنز کے شہری پکے ہوئے انجیر کی تلاش میں رہتے تھے اور ایک دوسرے کو اس کی خبر دیا کرتے تھے لہٰذا ایسے لوگوں کو مقامی زبان میں Sukophantai یعنی انجیر کی خبر دینے والا کہا جاتا تھا۔ یہ لفظ بعد میں انگریزی زبان میں Sycophant بن گیا جس کے معنی خوشامدی یا چاپلوس کے لیے جاتے ہیں۔

انجیر کے درخت اور باغات بحیرۂ روم کے چہار جانب مختلف ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایران اور افغانستان میں بھی ان کی کاشت ہوتی ہے۔ ہندوستان میں خشک انجیر افغانستان سے برآمد کیا جاتا ہے۔ یہاں اچھے قسم کا انجیر پیدا نہیں ہوتا ہے لیکن اس کی جنس یعنی Ficus کے دوسرے پودے (species) سارے ملک میں بہت عام ہیں جیسے برگد (Ficus bengalensis)، گولر (Ficus racemosa)، پیپل (Ficus religiosa) اور پاکر (Ficus ramphii) وغیرہ۔ ایک اور پودہ جو ربر پلانٹ کہلاتا ہے وہ بھی اسی جنس کا پودہ ہے اور آج کل گھروں کی زینت کے لیے بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس کا نام Ficus elastica ہے۔ اس سے کسی زمانہ میں آسام میں ربر نکالا جاتا تھا لیکن جب سے برازیل کا پودہ Hevea brasiliensis ربر کا صنعتی ذریعہ بن گیا ہے آسام کے پودوں کی اہمیت ختم ہوگئی ہے۔

یہاں یہ واضح کردینا بھی مناسب ہوگا کہ یوں تو Ficus کی جنس کے بہت سے پودے انگریزی میں Fig کہلاتے ہیں لیکن اصلی Fig انجیر ہی ہے۔ مہاتما بدھ نے جس درخت کے نیچے بیٹھ کر نروان حاصل کیا تھا وہ پیپل کا درخت تھا۔ یعنی Ficus religiosa۔ اس کو جناب عبداللہ یوسف علی نے Ficus

indica لکھا ہے جو نباتاتی اعتبار سے صحیح نہیں ہے۔ پیپل کے درخت کا اصل وطن یوں تو ہندوستان ہے لیکن اس کا دور قدیم میں عرب ملکوں میں پایا جانا عین ممکن ہے۔ ہوسکتا ہے کہ انجیر سے جنس ملنے کی بنا پر پیپل اور اسی قسم کے دوسرے اشجار کو بھی عرب میں سامی یا عربی زبانوں میں تین کہا جاتا ہو۔ بہرحال نباتاتی اعتبار سے اصل تین Ficus carica ہی ہے اور تین کی اہمیت ہر اعتبار سے تسلیم شدہ ہے اسی لیے اس کی قسم قرآن حکیم میں کھائی گئی ہے۔

ارشادِ رسولؐ بسلسلہ انجیر (عربی نام، تین)

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے انجیر سے بھرا ہوا تھال آیا۔ انہوں نے ہم سے فرمایا کہ "کھاؤ" ہم نے اس میں سے کھایا اور پھر انہوں نے ارشاد فرمایا۔ اگر کوئی کہے کہ کوئی پھل جنت سے زمین پر آسکتا ہے تو میں کہوں گا کہ یہی وہ ہے کیونکہ بلاشبہ جنت کا میوہ ہے۔ یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور جوڑوں کے درد (گھٹیا) کو۔ (راوی حضرت ابوالدرداء، ابوبکر الجوزی)

(6) انڈا۔ بیض EGG

اسم معروف: انڈا۔ فارسی: تخم مرغ۔ عربی: بیض الدیک۔

ماہیت: ۔ ایک مشہور چیز ہے، بہتر وہ ہے کہ بڑا ہو اور اسی دن مرغی نے دیا ہو کیونکہ ہوا کی گرمی اس کو خراب کردیتی ہے۔ محافظ اس کا نمک میں رکھنا ہے۔

طبیعت: زردی مرکب القوی مائل بگرمی آخر درجہ دل تک اور سفیدی سرد و تر دوسرے درجے میں اور پوست اس کا اول دوم میں سرد و خشک ہے۔

رنگ و بو: زردی زرد اور سفیدی سفید، بو بساہندی۔

ذائقہ: ۔ زردی کسی قدرے نمکین اور سفیدی بالکل پھیکی۔

مضر: ۔ معدے کو مضر ہے اور اس کی زیادتی پتھری اور کلف و بہق پیدا کرتی ہے۔

مصلح: ۔ گرم مصالحے اور نمک اور آبکامہ اور کندر۔

بدل:۔ ماہی روبیاں اور امر باہ میں، انجیر بھی عمدہ ہے۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے نیر اعظم اور کوکب معظم شمس سے۔ نفع خاص: صالح الکیموس مقوی باہ بدن ہے۔

کامل:۔ تین انڈوں سے پانچ یا سات تک اور زیادہ بھی مستعمل ہیں۔

ناقص:۔ نصف یا ایک یا دو بقدر طاقت وسن وضرورت۔

افعال وخواص:۔ اس کی زردی نیم برشت کثیر الغذا اور صالح الکیموس ہے۔ اس کا فضلہ کم ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور بدن اور باہ کو قوت دیتا ہے اور سینے کی طرف حار نزلوں کے گرنے کا مانع، سینے کی خشونت کا دافع اور گردے ومثانے کے زخم کو مفید اور جس کا خون بہت نکلا ہو اس کو قوت دیتا ہے اور سوداوی مزاجوں کے موافق اور بچوں کے لیے قائم مقام دودھ کے اور بہت پکایا ہوا دیر ہضم مورث قولنج اور کندر کے ساتھ کھانسی کو اور السی کے ساتھ سانس چڑھنے کو فائدہ کرتا اور دم الاخوین کے ساتھ پیچش کا دافع اور کہربا طباشیر کے ساتھ خون بند کرنے کے لیے نافع اور مصطگی کے ساتھ درد شکم کا اور دارچینی کے ساتھ مقوی باہ ہے اور سفیدی کا ضماد روغن گل اور بابونہ کے ساتھ ورم وچشم ومقعد وانثیین کو نافع اور سفیدی خلط خام پیدا کرتی اور دیر ہضم ہے اور چھلکا سخت اس کا زخموں کو خشک کرتا اور نکسیر کو روکتا اور کھجلی کو مفید اور مکلس کیا ہوا آنکھ کی سفیدی کا دافع اور تازہ باریک پسا ہوا مہیج باہ ہے مکلس سب افعال میں مثل چونے کے ہے اور جانوروں کے انڈوں کا بیان اپنے اپنے مقام پر ہوگا۔

قرآن مجید میں سورۃ الصافات 37 آیت 49 میں انڈے کا تذکرہ آیا ہے

(7) انگور عِنَب GRAPE

قرآنی نام: عِنَب۔ اعناب (جمع)

دیگر نام: TRAUBE (جرمن)، GRAPE (انگریزی)، VIGNE-CULTIVE (فرانسیسی)، ACINUS (لاطینی)، UVA, ACINO (اطالوی)، ENAVA NAVIM (عبرانی)، VINOGRAD (روسی)، FRAPA (یونانی)، UVA (ہسپانوی)، فرشک (فارسی) عِنَب (عربی)، دراکش (سنسکرت، تیلگو، مرہٹی، گجراتی)، انگور (ہندی، اردو، فارسی، پنجابی)، دراکشائی (تامل)، وَچھ (کشمیری)، آنگور (بنگالی)، منترنگا (ملیالم)۔

نباتاتی نام: Vitis vinifera Linn:
(Family:vitaceae)

اسم معروف:۔ انگور۔ فارسی۔ انگور۔ عربی۔ عنب۔ ہندی۔ داکھ

ماہیت:۔ مشہور میوہ ہے کئی قسم کا ہوتا ہے اور بکثرت ملتا ہے۔

طبیعت:۔ پختہ آخر اول میں گرم وتر اور خام نارس سرد اول میں خشک دوم میں۔

رنگ وبو:۔ سبز وسفید وسیاہ۔ ذائقہ:۔ ترش وشیریں وچاشنی دار۔

مضر:۔ مرطوب معدے اور ریاح اور جگر وطحال کو۔ مصلح:۔ زیرہ اور سونف وکرفس سکنجبین۔ بدل:۔ مویز منقیٰ یا انجیر بعض فوائد میں۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ مشتری سے۔ نفع خاص:۔ بدن کو فربہ کرتا اور خون صالح کا مولد ہے۔

کامل:۔ چھ دانے سے دس دانے تک۔ ناقص:۔ ۲ دانے سے چار دانے تک۔

افعال وخواص:۔ جالی اور منضج سریع الفضم کثیر الغذا عمدہ میوہ ہے۔ خون صالح پیدا کرتا اور مصفی خون اور مواد سودا کا دافع ہے اور سینے اور پھیپھڑے کا مصلح اور بدن کا فربہ کرنے والا ہے۔ گردے کی چربی بڑھاتا، کمزور اور لاغروں اور پرانی تپ والوں کو

نافع لیکن اس کا چھلکا نہ کھانا چاہیے اور بیج اس کے سرد و خشک مولد ریاح قابض ممسک بول و منی اور انگور خام سرد اور باقوت قابضہ ہے اور اس کی لکڑی کی راکھ محلل ورم اور مفتت سنگ مثانہ ہے۔

قرآنی آیات بسلسلۂ انگور:

(1) سُورۃالبقرۃ 2 آیت نمبر 266
(2) سُورۃالانعام 6 آیت نمبر 100
(3) سُورۃالرّعد 13 آیت نمبر 4
(4) سُورۃالنّحل 16 آیت نمبر 11
(5) سُورۃالنّحل 16 آیت نمبر 67
(6) سُورۃبَنی اِسرائیل 17 آیت نمبر 91
(7) سُورۃالکھف 18 آیت نمبر 32
(8) سُورۃالمؤمنون 23 آیت نمبر 19
(9) سُورۃیٰس 36 آیت نمبر 34
(10) سُورۃالنّبا 78 آیت نمبر 31-32

اِنَّ لِلۡمُتَّقِیۡنَ مَفَازًا حَدَآئِقَ وَاَعۡنَابًا

(ترجمہ) یقیناً متقیوں کے لیے کامرانی کا ایک مقام ہے۔ باغ اور انگور۔

(11) سُورۃعَبَسَ 80 آیت نمبر 27-28

فَاَنۡۢبَتۡنَا فِیۡهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضۡبًا o

(ترجمہ) پھر ہم نے اُگایا اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری۔

انگور کا شمار قدرت کی بہترین نعمتوں میں کیا جا سکتا ہے۔ اسی لیے قرآن حکیم میں اس کا ذکر عنب اور اعناب (جمع) کے نام سے مندرجہ بالا گیارہ آیات میں کیا گیا ہے۔

انگور فارسی لفظ ہے جس کا نباتاتی نام vitis vinifera ہے، اس کی درجنوں جنگلی قسمیں دنیا کے مختلف خطوں میں پائی گئی ہیں، لہٰذا یہ طے کرنا کہ اس کا

اصل وطن کون سا علاقہ ہے، بڑا مشکل کام ہے۔ پھر بھی کچھ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ آرمیدیا اور آذر بائیجان کا پہاڑی علاقہ اس کا اصل وطن ہو سکتا ہے جو اپنی اچھی آب و ہوا کے لیے ہمیشہ سے جانا جاتا رہا ہے۔ غالباً اسی خطۂ زمین سے انگور کی کاشت کا فن عام ہو کر ایران، عرب اور مصر پہنچا۔ اس فن کی دریافت کا زمانہ تیس ہزار سال قبل مسیح ضرور رہا ہوگا کیونکہ روایت ہے کہ حضرت نوحؑ کے دور میں کاشت کیا ہوا انگور دریافت ہو چکا تھا۔ اس طرح کھجور (قرآنی نام نخل، نخیل) کے بعد انگور کی تاریخ ہی پھلوں میں سب سے قدیم مانی جا سکتی ہے۔ افریقہ اور ایشیا کی پرانی تہذیبوں میں انگور کی کھیتی اور اس سے حاصل کردہ شراب کو بڑی اہمیت دی گئی تھی۔

انگور سے پیدا کی گئی قسموں (varieties) کی تعداد آٹھ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ ان میں سے بھی کچھ اچھی قسموں کی کاشت دنیا کے بہت سے ممالک میں کافی عام ہو گئی ہے۔ جن میں سر فہرست ہیں اٹلی، فرانس، روس، اسپین، ترکی، ایران، افغانستان، جاپان، شام، الجیریا، مراکش اور امریکہ۔ انگور کی کل عالمی پیداوار کا نصف یورپ کے ممالک پیدا کرتے ہیں۔ ہندوستان میں یوں تو اچھے قسم کا انگور کافی عرصہ سے افغانستان اور ایران سے درآمد کیا جاتا ہے لیکن پچھلی تین دہائیوں کے دوران مہاراشٹر، آندھرا، اور کرناٹک میں اس کی نہایت کامیاب کاشت کی جانے لگی ہے جس کی بناء پر تین لاکھ ٹن انگور سالانہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ دنیا کی کل پیداوار کا صرف ایک فیصد ہے امید ہے کہ آئندہ چند برسوں میں یہ پیداوار بڑھے گی اور ہندوستان کا انگور عرب ملکوں کو برآمد کیا جا سکے گا۔ جہاں فی الحال یورپ سے درآمد کیا جاتا ہے۔

کیمیاوی طور سے انگور، گلوکوز اور فرکٹوز کا بہترین ذریعہ ہے جو اس میں پندرہ سے پچیس فیصد تک پائے جاتے ہیں۔ اس کے سوا acid Tartaric اور Malic acid بھی خاصی مقدار میں ملتے ہیں۔ سوڈیم، پوٹیشیم، کیلشیم اور آئرن کی قابل قدر مقدار اس میں موجود ہے جب کہ پروٹین اور چربی برائے نام ہے۔ انگور کی خوشبو اس میں موجود Geraniaol اور Uinalool کی بنا پر ہوتی ہے۔ اس میں ایک بہت اہم کمپاؤنڈ بھی دریافت ہوا ہے جس کو وٹامن 'پی' (P) کہا

گیا ہے۔ یہ کیمیاوی جز ذیابیطس سے پیدا شدہ خون کے بہنے کو روکتا ہے۔ جسم کے اور
اور نسوں کی سوجن کو کم کرتا ہے اور Atherosclerosis کا موثر علاج ہے۔
اپنے تمام کیمیاوی ابزاء کی بناء پر انگور ایک ایسا لاجواب ثمر ہے جو نہایت ہاضم ہونے
کے ساتھ انتہائی فرحت بخش اور Demulcent ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے اور
جسم میں خون کی مقدار بڑھاتا ہے اور عام جسمانی کمزوری کو دفع کرتا ہے۔ کچے انگور کا
رس گلے کی خرابیوں میں مفید سمجھا جاتا ہے اس کی پتیاں اسہال کو روکتی ہیں۔ اس کی
بیلوں سے حاصل کیا گیا رس (Sap) جلدی بیماریوں میں کام میں لایا جاسکتا ہے۔
یورپ میں یہی رس Ophthalmia کا بہترین علاج مانا جاتا ہے۔ انگوری سرکہ
معدہ کی خرابیوں، ہیضہ اور قولنج کی اچھی دوا ہے۔

انگوریوں تو ایک لذیذ پھل کے طور پر دنیا کے سبھی علاقوں میں کھایا جاتا ہے لیکن
اس کی پیداوار کا اسی فیصد حصہ شراب بنانے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ انگوری شراب
کی پیداوار کا اصل علاقہ یورپ اور امریکہ ہے جب کہ کشمش کی پیداوار زیادہ تر
ترکی، یونان، آسٹریلیا، ایران، افغانستان اور امریکہ (U.S.A) میں ہوتی ہے۔
ترکی نفیس قسم کی کشمش دنیا کے بہت سے ملکوں کو سپلائی کرتا ہے۔ ہندوستان ہر سال
تقریباً دس ہزار ٹن منقیٰ اور کشمش ایران اور افغانستان سے منگاتا ہے کیونکہ ابھی
ہندوستان میں کشمش بنانے کی صنعت کو فروغ نہیں حاصل ہو پایا ہے۔ ایک اندازہ
کے مطابق ساری دنیا میں کشمش کی پیداوار آٹھ لاکھ ٹن ہوتی ہے۔ طبی اعتبار سے
کشمش کا استعمال انگور سے زیادہ مفید ہے۔ یہ نزلہ، زکام اور بخار کی ''شیریں دوا''
ہے۔ کھجور اور کشمش کا استعمال انسان کو بہت سے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

افغانستان میں کشمش (بغیر بیج) اور منقیٰ اصل میں انگور کی دو قسموں کے نام تھے
جنہیں سکھایا جاتا تھا اور اسی نسبت سے بغیر بیج کے خشک انگور کو کشمش (فارسی، مویز،
عربی، زبیب) اور بیج والے خشک انگور کو منقیٰ کہا جانے لگا۔ یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور
عرب کے کافی علاقوں میں لفظ کشمش عام ہو گیا ہے جس کو انگریزی میں
Raisins کہتے ہیں۔ کشمش بنانے کے یوں تو کئی طریقے دریافت کیے گئے ہیں

لیکن عام طور سے پرانا طریقہ ہی اپنایا جاتا ہے جس کے تحت انگور کو دھوپ میں آہستہ
آہستہ خشک کیا جاتا ہے جس میں تین ماہ تک لگ جاتے ہیں۔ یہ کشمش آفتابی کہلاتی
ہے۔ بعض اوقات سایہ میں بھی سکھایا جاتا ہے جس کو کشمش سائیگی کہتے ہیں۔ کیمیاوی
طریقے سے بنائی گئی کشمش مزہ میں اچھی نہیں ہوتی۔ یورپ اور ایشیا میں کشمش بنانے
کے لیے انگور کی ورائٹی Thomson Seedless سب سے زیادہ مقبول ہے۔

ہندوستان میں انگور سے واقفیت یقیناً زمانہ قدیم سے رہی ہے کیونکہ اس کے
لیے سنسکرت الفاظ ''درکش'' اور ''درک'' پرانے ہندوستانی ادب میں موجود ہیں۔ چرک
اور سوشتر کی تصنیفات میں بھی درکش کا ذکر ملتا ہے، لیکن اس کے باوجود ہندوستان میں
انگور کی کاشت کی تاریخ زیادہ پرانی نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کاشت کیا ہوا لذیذ انگور
(جنگلی انگور کسیلا ہوتا ہے) کا چلن مغلیہ دور میں زیادہ ہوا۔ اکبر اعظم نے اس کی کاشت
کو بڑھاوا دیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں کشمیر میں انگور اتنا ارزاں ہو گیا کہ جارج واٹ کی
رپورٹ کے مطابق ایک دمڑی کے عوض آٹھ سیر انگور بکنے لگا۔ اکبر کے دور اقتدار کے
بعد انگور قدرے گراں ہو گیا لیکن افغانستان اور ایران سے اس کی تجارت کو فروغ ملتا
رہا۔ خاص طور سے ہرات کی کشمش ہندوستانی بازاروں میں بہت مقبول ہوئی۔ ایک
رپورٹ کے مطابق انیسویں صدی کے اواخر میں افغانی کشمش ایک روپیہ میں پچیس سیر
تک فروخت ہوا کرتی تھی۔

اسلام سے قبل سارے عرب علاقوں میں خاص طور سے شام، عراق، فلسطین،
حجاز، یمن اور حضر موت میں اعلیٰ قسم کے انگور پیدا کیے جاتے تھے اور ان سے بڑے
پیمانے پر شراب کشید کی جاتی تھی۔ انگوری شراب بنانے کا فن مصر، یونان اور روم میں
بھی بہت عام ہو گیا تھا۔ ہومر کے زمانے میں انگوری شراب یونان کی سماجی زندگی کا
اہم جز بن چکی تھی۔ اسلام سے کچھ قبل کا دور عام انسانیت کے لیے بالعموم اور عربوں
کے لیے بالخصوص اخلاق و ایمان کی کمزوری کا تاریک دور تھا۔ قبیلوں کی آپسی رقابتیں
خونریز لڑائیوں کا پیش خیمہ بن جاتی تھیں۔ ان ساری برائیوں کے اسباب یوں تو بہت
تھے لیکن شراب کا عام ہونا یقیناً ایک سبب ضرور تھا۔ چنانچہ اسلام نے انگور کے پھل کی

مقبولیت اور اہمیت کو تو برقرار رکھا اور اس کی پیداوار کو بڑھاوا دیا لیکن انگوری شر
سمیت ساری نشہ آور اشیاء کو حرام قرار دے دیا۔ یہ ایک انقلابی قدم تھا جس کے ن
دوررس اور انتہائی کارآمد ہوئے۔ عرب عوام چونکہ شراب کے انتہائی عادی ہو چکے
لہٰذا قرآنی ارشادات کے ذریعہ ان کو اس عادت سے باز رکھنے کے لیے سائنسی
نفسیاتی طریقے اپنائے گئے۔ سب سے پہلے اس ضمن میں ایک آیت نازل ہوئی ج
میں ارشاد ہوا:

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ط......

(ترجمہ) پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے کہو ان دونوں چیزوں میں بڑ
خرابی ہے۔ کچھ فائدے بھی ہیں مگر ان کے نقصانات فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں......

(سورۃ البقرۃ آیت 219)

اس آیت کے نزول کے کچھ عرصہ بعد (4 ھ) سورۃ النساء میں
ارشاد ہوا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ......

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب
نہ جاؤ۔ نماز اس وقت پڑھنا چاہیے۔ جب تم جانو کہ کیا کہہ رہے ہو......(سورۃ النساء
آیت 43)

ان دونوں آیات کے ذریعہ مسلمانوں کو شراب کے نقصانات سے آگاہ کرایا
گیا اور جتایا گیا کہ ایمان اور عبادت کی راہ میں شراب ایک رکاوٹ ہے اور پھر جب
لوگوں نے شراب کے نقصانات کو خود ہی دین اور دنیا کے لیے محسوس کرنا شروع کر دیا تو
6 ھ کے اواخر میں سورۃ المائدہ کی آیت نازل ہوئی اور شراب نوشی کو حرام کر دیا گیا۔
شراب اور جوئے کے لیے ارشاد ہوا:

شراب اور جوئے کے لیے ارشاد ہوا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O

(ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، یہ شراب، یہ جوا اور یہ آستانے اور
پانسے۔ یہ سب گندے شیطانی کام ہیں، ان سے پرہیز کرو، امید ہے کہ تم کو فلاح
نصیب ہوگی۔

(سورۃ المائدہ آیت 90)

اسی کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا گیا:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ O

(ترجمہ) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان
عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے پھر کیا تم
ان چیزوں سے باز رہو گے۔

(سورۃ المائدہ آیت 90)

شراب کے حرام کیے جانے سے متعلق آیات کے نزول کے بعد مدینہ کی گلیوں
میں شرابیں بہادی گئیں۔ کچھ مسلمانوں نے چاہا کہ اسے تحفۃً یہودیوں کو دے دیں
لیکن منع فرمایا گیا۔ کیوں کہ جو چیز ناجائز ہے اس کا تحفہ کیسا؟ کچھ لوگوں نے سرد
علاقوں میں شراب نوشی کی اجازت چاہی تو بھی منع فرمادیا گیا۔ کیونکہ شراب ایک مرض
ہے مداوا نہیں۔

ایک حدیث میں ارشاد ہوا۔

"اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر اور پلانے
والے پر اور بیچنے والے پر اور کشید کرنے والے پر اور کشید کروانے والے پر۔"

قرآن شریف میں شراب کے حوالے مختلف ناموں سے دیئے گئے ہیں جیسے

خمر سکراً کاساً اور خود شراب۔ خمر کے معنی یوں تو عربی زبان میں انگوری شراب کے ہیں لیکن مجازاً کسی بھی شراب کو خمر کہا جاتا ہے۔ سکراً ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس میں نشہ ہو۔ کاساً ایسے جام (ساغر) کو کہتے ہیں جس میں شراب ہو۔ اس کے علاوہ عربی میں شراب کے معنی ہر اس رقیق شے کے ہیں جو پینے کے کام آئے اور اس میں نشیلی شراب بھی شامل ہے۔

لفظ خمر کا استعمال سورۃ البقرہ کی آیت 219، سورۃ المائدہ کی آیت 90 اور 91 میں اس وقت ہوا ہے جب اس سے باز رہنے کو کہا گیا ہے۔ سورۃ محمدؐ (آیت 15) میں جنت کی شراب کو خمر کہا گیا ہے اور سورۃ یوسف (آیت 36 اور 41) میں خمر کا ذکر اس واقعہ کے بیان کے سلسلے میں ہوا ہے جب کہ مصر کے امراء کے گھرانے کی عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کو رجھانے اور ترغیب گناہ میں ناکام ہو گئیں تو انہیں (حضرت یوسفؑ) قید خانہ میں ڈال دیا گیا جہاں دو غلام بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے اپنے آپ کو خواب میں خمر کشید کرتے ہوئے دیکھا اور اس کی تعبیر حضرت یوسفؑ سے معلوم کرنی چاہی۔ حضرت یوسفؑ نے اسے بتایا کہ تم جلد ہی مصر کے حکمران کو خمر پلاؤ گے۔ سورۃ یوسف کی ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ انگور اور انگور کی شراب کا چلن حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں مصر میں عام ہو چکا تھا۔

سکراً کا لفظ سورۃ النساء (آیت 43) اور سورۃ النحل (آیت 67) میں استعمال ہوا ہے۔ جب کہ کاس اور کاساً کے حوالے سورۃ الطور (آیت 23)، سورۃ الدھر (آیت 5)، سورۃ الواقعہ (آیت 18) اور سورۃ الصّٰفّٰت (آیت 45) میں دیئے گئے ہیں۔ شراب کا لفظ بھی مختلف موضوعات کے سلسلے میں متعدد بار آیا ہے۔

آج سارے عالم میں نشہ اور نشیلی اشیاء ایک بڑا سماجی مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔ لوگوں کو نشیلی چیزوں کے استعمال کے نقصانات سے آگاہ کرانے کے لیے ذرائع ابلاغ کا بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔ اس سائنٹیفک سچائی کے اعلانات ہو رہے ہیں کہ دل، دماغ اور جگر کے بہت سے مہلک امراض شراب نوشی کا نتیجہ ہیں

لیے سائنٹیفک طریقے دریافت کیے گئے ہیں۔ اب اس پس منظر میں قرآنی ارشادات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہوگا کہ شراب کی لعنت سے انسان کو بچانا ایک ایسا عمل ہے جس کے جواز یقیناً دینی، اخلاقی بھی ہیں اور سائنسی بھی۔ لہٰذا یہ آیات نسل آدم پر ایک احسان ہیں۔

انگور یقیناً ایک پاک رزق ہے لیکن اس سے جو لوگ ناپاک شراب بنا لیتے ہیں، وہ ناجائز عمل ہے۔ اسی لیے رب جلیل کلام فرماتا ہے۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ٥

ترجمہ: (اسی طرح) کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم ایک چیز تمہیں پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو اور پاک رزق بھی۔ یقیناً اس میں ایک نشانی ہے عقل سے کام لینے والوں کے لیے۔

(سورۃ النحل آیت 67)

ارشاداتِ رسولؐ بسلسلہ انگور (عربی نام، عنب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقہ (زبیب) اور کھجور (تمر) بیک وقت کھانے سے منع فرمایا (راوی حضرت جابر بن عبداللہ، بخاری، راوی، عبداللہ بن ابی قتادہ، ترمذی، نسائی)

طارق بن سوید حضرمی نے کہا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ملک میں انگور (اعناب) ہوتے ہیں کیا ہم ان کا رس (شراب) نکال کر پی لیں؟" فرمایا۔ "نہیں۔" پھر کہا کہ ہم اس سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ "اس میں ہرگز شفا نہیں بلکہ یہ بذات خود بیماری ہے۔" (مسلم۔ ابوداود۔ ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "منقیٰ (زبیب) بہترین کھانا ہے۔ یہ تھکن دور کرتا ہے۔ غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔ چہرے کو خوبصورت کرتا ہے۔ بلغم نکالتا ہے اور چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے۔ (راوی حضرت علی، ابونعیم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے منقہ بھگویا جاتا تھا۔ وہ یہ شربت اس روز پیتے۔ اگلے روز پیتے اور بعض اوقات اس سے اگلے روز (راوی عبداللہ بن عباسؓ۔ ابوداؤد)

ارشادات بائبل بہ سلسلۂ انگور۔ (عربی، عنب)

کتاب استثنا۔ باب 8۔ آیت 7 اور 8۔

"کیونکہ خداوند تیرا خدا تجھ کو اچھے ملک میں لیے جاتا ہے۔ وہ پانی کی ندیوں اور ایسے چشموں اور سوتوں کا ملک ہے جو وادیوں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتے ہیں، وہ ایسا ملک ہے جہاں گیہوں اور جو اور انگور (بائبل۔ Gefen) اور انجیر کے درخت اور انار ہوتے ہیں، وہ ایسا ملک ہے جہاں روغن دار زیتون اور شہد بھی ہے۔"

2 کتاب یوحنا کی انجیل۔ باب 15۔ آیت 5

"میں انگور (بائبل۔ Gefen) کا درخت ہوں، تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور میں اس میں، وہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔

(8) پیاز ONION

قرآنی نام: بَصَل

دیگر نام: ONION (انگریزی)، OIGNON (فرانسیسی)، ZWEIBEL.LAUCH (جرمن)، UNIO CAEPA (لاطینی)، CIPOLLA (اطالوی)، BELSAL BEtZELIM. (عبرانی)، KORMMVA (یونانی)، CEBOLLA (ہسپانوی)، LOOK (روسی) بَصَل (عربی، فارسی)، سقین، کورنہ (فارسی)، پیاز (فارسی، ہندی، اردو، پنجابی) اُلی (تیلگو)، ویگایم (تامل)، اُوتی (ملیالم)، پلانڈو (سنسکرت)، پیانج (بنگالی)، کاندا (گجراتی، مرہٹی)، گنڈہ (کشمیری)۔

نباتاتی نام: Allium capa Inn (Family Liliaccae)

اسم معروف:۔ پیاد، فارسی، پیاز، عربی۔ بصل

ماہیت:۔ مشہور چیز ہے بری و بستانی ہوتی ہے۔ پتے لانبے خولدار اور جڑ پیاز ہے گول قدرے لانبی۔ طبیعت:۔ درجہ سوم کے مرتبہ آخر میں گرم اور اول میں خشک ہے مگر رطوبت فضلیہ کے ساتھ۔ رنگ و بو:۔ سفید و قدرے سرخی کے ساتھ شفاف بدبو۔

ذائقہ:۔ پھیکا مگر بہت تیز کہ چھیلنے میں آنکھ تک اثر کرتی ہے۔

مضر:۔ گرم مزاجوں کو اور نسیان اور ریاح غلیظ اور گرم معدہ و درد سر کی مورث۔

مصلح:۔ سرکہ اور نمک اور شہد اور آب انار و آب کاسنی۔

بدل:۔ بکثرت ملتی ہے ورنہ کاندر اور کراث شامی۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ مریخ سے۔ بموافقت مزاج۔

نفع خاص:۔ مقوی باہ و اشتہا و منقی دماغ و منضج اورام ہے۔

کامل:۔ ایک تولے سے دو تولے تک یا کم و بیش بقدر ضرورت۔

ناقص:۔ تین ماشے سے چھ ماشے یا زیادہ تک دواءً۔

افعال و خواص:۔ مفتح سدد و مقوی شہوت باہ و طعام ہے خصوصاً گوشت میں پکائی ہوئی اور طاعون اور وبائی ہوا کے ضرر کی دافع کچی پیاز کھانا مدر بول و حیض ہے اور دافع پتھری اور پکائی ہوئی کثیر الغذا ملین طبع دافع ڈکار ترش اور اس کا اچار یرقان اور تلی کو مفید بھوک بڑھاتا اور غذا ہضم کرتا اور متلی و قے کا دافع ہے اور نافع سموم اور پانی اس کا سگ گزیدہ کو نہایت مفید و مجرب اور قطور اس کا آنکھ میں دمے اور خارش کا دافع اور شہد کے ساتھ آنکھ کے زخم اور دھند کو مفید اور سعوط منقی دماغ اور کان میں ٹپکانا محلل ریاح اور منقی اوساخ اور ضماد اس کا منضج ورم اور انڈے کی زردی کے ساتھ درد مقعد کو نافع اور روغن کوہان شتر کے ساتھ بواسیر کے لیے مجرب اور سب فعلوں میں سفید عمدہ ہے۔

اسم معروف:۔ پیاز کے بیج، فارسی، تخم پیاز، عربی، بزر البصل۔

ماہیت:۔مشہور چیز ہے۔ طبیعت:۔گرم وخشک ۲ رطوبت فضلیہ کے ساتھ۔
رنگ وبو:۔سیاہ رنگ۔ ذائقہ:۔قدرے تلخ۔ مضر:۔گرم مزاجوں کے لیے۔
مصلح:۔شہد وسرکہ ونمک۔ بدل:۔گندنے کے بیج
نسبت سیارہ:۔منسوب بمریخ۔ نفع خاص:۔مقوی باہ مبرودین۔
کامل:۔ساڑھے چار ماشے۔ ناقص:۔دوماشے تک۔
افعال وخواص:۔مقوی وباہ اشتہا ہیں اور اس کا لیپ بالخورے اور سیاہ داغ کے
سودمند ہے اور سرد مزاجوں کے موافق دافع دردرنجی اور اکثر سرد بیماریوں کو نافع
باقی افعال اس کے قریب پیاز کے ہیں۔

قرآنی آیت بسلسلۂ پیاز

(1) سورۃ البقرۃ (2) آیت نمبر 61 (ملاحظہ ہو باب مسُور)

پیاز یوں تو فارسی لفظ ہے لیکن ہندی اور اُردو میں بھی مستعمل ہے۔ با
اعتبار سے پیاز اور لہسن کی جنس ایک ہی ہے لہٰذا ان کا خاندان بھی ایک ہی ہے۔ ا
دونوں کی ساٹھ سے زیادہ قسمیں (ورائٹی) عرب اور مصر میں پیدا کی جاتی ہیں۔ مصر
عوام زمانہ قدیم میں ان کے بڑے شوقین تھے۔ 3700 سال قبل Choops
عظیم اہرام (Pyramid) بنایا گیا تھا۔ اس کی تعمیر کے دوران مزدوروں کو
لہسن، پیاز اور مولی دی گئی اس کی قیمت اس وقت کے رائج چاندی کے ایک ہزار
سوسکوں کے برابر ہوتی ہے۔ اس امر سے اس بات کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اس
میں مصر میں پیاز وغیرہ کی کیا مقبولیت اور اہمیت تھی۔ فرعونی دور میں پیاز کی پوجا بھی
جاتی تھی اور اس کی قسم بھی کھائی جاتی تھی۔ لیکن عبادت گاہوں میں پیاز کھا کر جانے
ممانعت تھی۔ لوگوں کا یہ بھی یقین تھا کہ زمین وآسمان کی تہیں بالکل ایسی ہی ہیں جی
کہ پیاز کی پرتیں۔ وہاں ایک روایت بھی مشہور تھی کہ حضرت آدمؑ کے جنت سے
نکالے جانے کے بعد جب شیطان جنت سے باہر آیا تو اس کا پہلا قدم جس جگہ
وہاں پیاز اُگنے لگا اور دوسرے قدم کے نیچے کی زمین میں لہسن پیدا ہوا۔ دنیا کی تقر

بھی پرانی تہذیبوں میں پیاز اور لہسن کے استعمال کو اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔

بخاری شریف کی تین حدیثوں کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاز اور لہسن کی بو کو ناپسند فرمایا ہے اور تاکید کی کہ پیاز، لہسن کھا کر لوگ آپؐ کی قربت حاصل کرنے سے پرہیز کریں لیکن کسی بھی حدیث میں پیاز یا لہسن کے استعمال سے نہ تو روکا گیا اور نہ ہی ان کو مضرت رساں بتایا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنی خوبیوں کے باوجود پیاز اور لہسن کی بو انتہائی ناگوار ہے۔ اس بو کی وجہ ان میں موجود ایک تیل کی بنا پر ہے جس کو عام سائنسی اصطلاح میں Essential oil کہتے ہیں۔

پیاز بلغمی کھانسی میں فائدہ مند ہے۔ ریاح کو کم کرتا ہے اور بواسیر میں سودمند ہے۔ لو لگنے یا اس سے بچاؤ کے لیے پیاز کے عرق کا استعمال بہت اہم مانا جاتا ہے۔ اس کی گانٹھ میں اسی فیصد پانی ہوتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹ تقریباً دس فیصد، تھوڑی سی مقدار وٹامن A، وٹامن B اور وٹامن C کی ہوتی ہے جب کہ پروٹین اور چربی برائے نام ہے۔ طبی اعتبار سے اس کا اصل جز Essential oil ہی ہے۔

پیاز کی پیداوار کے اعتبار سے ہندوستان دنیا کے چند ملکوں میں گنا جاتا ہے۔ یہاں سے ہر سال پچاس کروڑ روپے سے زیادہ کی مالیت کا پیاز بہت سے ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔ خاص طور سے متحدہ عرب امارات، بنگلہ دیش، کویت، بحرین، ملیشیا، قطر، نیپال، سری لنکا، ہالینڈ اور سنگاپور کو۔

(9) پیلو، شجر مسواک Denifrice TREE

قرآنی نام: خَمط

دیگر نام: TOOTH BRUSH TREE. MUSTARD TREE (انگریزی) شجر مسواک، الارک، خردل (عربی)، پیلو، ارک (ہندی، اُردو) درخت مسواک (فارسی)، سیروکلروا (تامل)، پیلو (سنسکرت، بنگالی) چن درگوگو (تیلگو)

نباتاتی نام: **Slavadora perica Linn**

Family: Salvadoraceac

اسم معروف:۔ پیلو، فارسی، مسواک درخت، عربی، اراک، ہندی، جال۔

ماہیت:۔ پہاڑی و جنگلی ہوتا ہے۔ درخت مثل انار کے پتے، چوڑے لکڑی نرم، پھول مائل بسرخی، پھل مثل انگور کے۔

طبیعت:۔ بغدادی کے نزدیک درخت اور پھل حرارت • یبوست میں معتدل اور انطاکی کے نزدیک گرم ۲ خشک ۳۔

رنگ و بو:۔ پتے سبز، پھول مائل بسرخی، پھل سرخ و سفید و سیاہ۔

ذائقہ:۔ پھل قدرے تلخ و بکھٹا و بعض شیریں۔ مضر:۔ آنتوں میں خراش پیدا کرتا ہے۔ مصلح:۔ کتیرا اور شہد اور اسبغول وغیرہ۔ بدل:۔ صندل سفید اس کے ہموزن یا زیادہ۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ زحل سے۔ نفع خاص:۔ محلل ورم و مانع نزلہ و مقوی دندان کامل :۔ بیج تین درم یعنی نو یا دس ماشے تک۔ ناقص:۔ دو ماشے سے تین ماشے تک تخم۔

افعال و خواص:۔ جالی و محلل ہے، سدے کھولتا اور رطوبات غلیظ اور ریاح کا مخرج ہے۔ نزلے کو روکتا، معدے کو قوت دیتا۔ دستوں کا حابس اور محلل ورم رحم و بواسیر ہے۔ عسر البول کو مفید اور مثانے کو پاک کرتا ہے۔ دردوں کا مسکن اور مسوڑھوں کا مضبوط کرنے والا ہے لیپ اس کی پتی کا محلل ورم و مانع نزلہ اور اس کے پھل کا لیپ روغن زیتون کے ساتھ مسکن درد و محلل ورم رحم و بواسیر ہے اور اس کے پھلوں کا جوشاندہ عسر البول اور تقویت معدہ میں کارآمد اور مسواک اس کی مقوی لثہ اور پتے خارش اور جذام اور بواسیر کو نافع اور پھل مسہل بلغم و صفرا ہے اور استسقاء کو مفید اور مخرج کرم معدہ ہے۔

قرآنی آیت بسلسلۂ پیلو:

(1) سورۃ سبا 34 آیت نمبر 16

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ o

(ترجمہ) سو انہوں کی سرتابی کے، سو ہم نے ان پر بند کا سیلاب چھوڑ دیا اور ہم نے ان کے دو رویہ باغوں کے عوض دو باغ دیئے جو بدمزہ پھل (خمط) اور جھاؤ (اثل) اور قدرے قلیل بیری والے۔

اس آیت کے ضمن میں سیلاب کے واقعہ کی تفصیل اور اثل (جھاؤ) کا بیان کیا جا چکا ہے۔

خمط کے معنی یوں تو قرآنی تراجم میں کڑوا اور کسیلا پھل کے بتائے گئے ہیں لیکن مختلف مقامات اور تفسیر ماجدی و تفسیر عثمانی میں اس کو پیلو کا درخت بتایا گیا ہے۔

امام بغوی نے بھی اس کو پیلو ہی کہا ہے گویا کہ مآرب کے زبردست سیلاب میں جو پیڑ برباد ہونے سے بچ گئے ان میں پیلو کے درخت بھی تھے۔ پیلو یعنی **Salvadora persica** کا درخت، کھجور، انگور، انار کی نسبت کہیں زیادہ مضبوط ہوتا ہے اور کسی بھی سیلاب میں اس کا اپنی جڑوں پر کھڑا رہنا عین ممکن ہے۔

پیلو کا اصل وطن عدن کا علاقہ ہے۔ ویسے عرب کے کافی حصوں میں پایا جاتا ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی اس کی اہمیت عربوں کے لیے بہت رہی ہے کیونکہ اس کی شاخیں اور جڑیں مسواک کے لیے استعمال میں لائی جاتی رہی ہیں۔ اسلام کے ظہور میں آنے کے بعد اس کا مسواک مسلمانوں کے لیے بہت مقبول ہو گیا۔ اسی لیے اس کو الارک کے علاوہ شجرۃ المسواک بھی کہا جانے لگا۔ طہارت و نظافت کے سلسلہ میں رسول اللہؐ نے مسواک کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

صحیح بخاری کی ایک حدیث کے بموجب آپؐ نے یہاں تک فرمایا کہ ''اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ہر نماز کے وقت مسواک کرنا لازم قرار دیتا۔''

ایک اور حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مسواک منہ کو بہت پاک و صاف

کرنے والی اور اللہ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے۔"

اسی طرح داؤد کی ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول
کا تیور تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ سوتے تو جاگنے کے بعد وضو کرنے
مسواک ضرور کرتے۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ کے حوالے سے ایک حدیث درج ہے۔ جس میں فرمایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ رات کو آپ تہجد کے لیے اٹھتے تو مسواک سے اپنے دہن مبارک کی خوب صفائی فرماتے

غرضیکہ مسواک ایک ایسی سنت رسول ہے جس کے طبی فوائد اور بہت امراض سے تحفظ کی اہمیت سے آج کے باشعور لوگ اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں دنیا کے مختلف اداروں میں مسواک پر بہت ہی مفید سائنسی تحقیقات ہوئی ہیں۔

امریکہ میں ایک تجارتی کمپنی کا قیام عمل میں آیا ہے جس کا نام پروڈکٹس (Peelu Products) رکھا گیا ہے اور جو پیلو سے بنائی گئی دانت صاف کرنے والی دواؤں (Tooth-Pastes) کی بڑے پیمانے پر تجارت کرتی ہے۔

پیلو کو عربی میں الارک کے علاوہ خردل بھی کہنے لگے ہیں کیونکہ اس کے پھل بو رائی کے تیل سے کافی ملتی جلتی ہے اور رائی کو عربی میں خردل کہتے ہیں۔ اس طرح انگریزی میں رائی کو Mustard کہتے ہیں اور پیلو کو Mustard Tree کا نام دیتے ہیں۔

پیلو کی لکڑی (شاخوں اور جڑوں) میں نمک (Salts) اور ایک خاص قسم ریزن (RESIN) پایا جاتا ہے جو دانتوں میں چمک پیدا کرتا ہے اور مسواک کرنے سے جب اس کی ایک تہہ دانتوں پر جم جاتی ہے تو کیڑوں (Bacteria) وغیرہ سے دانت محفوظ رہتے ہیں۔ اس طرح کیمیاوی اعتبار سے پیلو کے مسواک دانتوں کے لیے نہایت موزوں اور مفید ہیں۔

پیلو (خمط) کے پھل اگرچہ زیادہ لذیذ نہیں ہوتے ہیں پھر بھی کھائے جاتے ہیں اور طبی لحاظ سے فائدہ مند بھی ہیں۔ یہ بھوک بڑھاتے ہیں۔ ریاح خارج کرتے

اور طبی لحاظ سے فائدہ مند بھی ہیں۔ یہ بھوک بڑھاتے ہیں۔ ریاح خارج کرتے ہیں۔ خون صاف کرتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو مارتے ہیں اور بلغم خارج کرتے ہیں۔

پیلو (خمط) کی نئی پتیاں اور کونپلیں ترکاری کے طور پر بھی استعمال ہو سکتی ہیں۔

لیوس نے دانتوں کی حفاظت کے موضوع پر ایک بہت اہم مضمون میں لکھا ہے کہ پیلو کے مسواک کے بے پناہ فوائد ہیں مثلاً یہ کہ مسواک کا عمل دانتوں کو مضبوط بنانے اور چبانے کے علاوہ مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے، حافظہ کو بہتر بناتا ہے۔ بلغم خارج کرتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی کو تیز کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے اور قبض کو رفع کرتا ہے۔

ارشادات رسولؐ بسلسلہ مسواک (سواک)

1- پھر عبدالرحمٰن بن ابوبکر اندر آئے۔ ان کے پاس مسواک تھی جس سے وہ اپنے دانت صاف کر رہے تھے۔ حضورؐ نے اس جانب نظر بھر کے دیکھا۔ میں نے مسواک عبدالرحمٰن سے مانگ کر اس کو کاٹا۔ پھر اپنے دانتوں سے نرم کیا اور ان کو دی۔ انہوں نے مسواک کی۔ (نبی کریم کی دنیاوی زندگی کے آخری لمحات کے دوران)

(راویہ، حضرت عائشہ صدیقہ۔ بخاری)

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے اگر اپنی امت پر گرانی (مشکل) کا احساس نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا"۔ (راوی۔ حضرت ابوہریرہ۔ بخاری، مسلم)

3- میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں مسواک کرتے تھے۔ (راوی، حضرت عامر بن ربیعہ، ابن ماجہ، ابوداؤد)

4۔ جس طرح نماز کے لیے لوگوں پر وضو فرض ہے اسی طرح مسواک بھی فرض کردی جاتی (راوی، حضرت عباس بن عبدالمطلب، مستدرک الحاکم)

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک کے بعد کی دو رکعتیں کے بغیر ستر سے افضل ہیں اور پوشیدہ دعوت دینا اعلانیہ دعوت سے ستر گنا بہتر ہے اور پوشیدہ طور سے صدقہ دینا اعلانیہ سے ستر مرتبہ بہتر ہے۔ (راوی، حضرت ابوہریرہ، ابن النجار)

6۔ مسواک میں دس فوائد ہیں، منہ کو خوشبودار کرتی ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ نظر کو تیز کرتی ہے۔ بلغم نکالتی ہے۔ سوزش کو دور کرتی ہے۔ سنت پر عمل کا باعث، فرشتوں کو خوش کرتی ہے۔ رب کو راضی کرتی۔ نیکیوں میں اضافہ کا باعث اور معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن عباس۔ ابونعیم)

7۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیلو (الارک) کی شاخ مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ اس سے مسواک کیا کرو۔ (راوی، حضرت ابی خیزہ الصباحی، ابن سعد)

8۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک کے ساتھ والی نماز بغیر مسواک والی نماز سے ستر مرتبہ بہتر ہے۔ (مستدرک الحاکم اور مسند احمد)

نوٹ۔ بعض علماء کرام کا خیال ہے کہ ستر مرتبہ کی تاکید سے مفہوم کثرت کا ہے۔

9۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک تین قسم کی ہے۔ اگر پیلو (اراک) میسر نہ ہو تو عنم یا بطم۔ (راوی، حضرت ابی زید الغافقی، ابونعیم)

10۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مسواک منہ کو پاک کرتی۔ رب کو راضی کرتی۔ شیطان کو بدگمان کرتی۔ بھوک بڑھاتی اور دانتوں کو چمکاتی ہے۔ (حضرت انس بن مالک مستدرک الحاکم، الدیلمی)

11۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ رنگ کا کباث (پیلو کا پھل) سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ (راوی، حضرت جابر بن عبداللہ۔ بخاری، مسلم)

سے صاف کرتے۔ (راوی حضرت عائشہ۔ بخاری، مسلم)

13۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تم لوگوں کو بکثرت مسواک کرنے کی تعلیم دی۔ (راوی۔ حضرت انس بن مالک۔ بخاری)

14۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تو پہلے مسواک کرتے۔ (راویہ، حضرت عائشہ، مسلم)

15۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ضرور مسواک کرتے تھے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن عمر۔ بخاری)

16۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''مسواک منہ کی صفائی اور خدا کو خوش کرنے کی چیز ہے (خدا کی رضامندی ہے۔) (راوی۔ حضرت عائشہ۔ بخاری، راوی حضرت انس بن مالک، ابونعیم)

(10) چنا حمص GRAMS

اسم معروف:۔ چنے، فارسی نخود، عربی حمص

ماہیت:۔ جنگلی اور بستانی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ درخت اس کا قریب گز بھر کے، پتے باریک، پھول اودہ اور غلاف دانوں کا مثل پستے کے مگر بڑا، اس کے اندر سے تین چار دانے نکلتے ہیں۔ طبیعت:۔ پہلے درجے میں گرم وخشک اور جنگلی بہ نسبت بستانی کے زیادہ گرم وخشک ہے اور بقراط کے نزدیک دوسرے میں گرم اور پہلے میں خشک اور تازے پہلے درجے میں تر اور تیل تیسرے میں گرم وخشک۔

رنگ وبو:۔ خام سبز و پختہ مائل بزردی و سرخی و سیاہی اور بعض سفید مائل بزردی۔

ذائقہ:۔ پھیکا ہراندہ اور تازے قدرے شیریں وخوش مزہ ہوتے ہیں اور جنگلی مائل بہ تلخی۔ مضر:۔ مثانے کے زخم کے لیے، ریاح اور نفخ پیدا کرتے ثقیل اور دیر ہضم ہیں۔

مصلح:۔ خشخاش اور جوارش کمونی اور زیرہ وسویا و گلقند اور گرم مزاجوں میں سکنجبین۔

بدل:۔ قوت باہ میں لوبیا اور سب فعلوں میں ترمس یعنی باقلائے مصری۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارہ مشتری سے اور از روئے مزاج شمس سے۔

نفع خاص:۔مقوی باہ وحرارت عزیزی ومولد خون صالح مدر بول دافع دردسینہ۔
کامل:۔مقدار طاقت وقوت اور ضعف وحاجت پر منحصر ہے۔
ناقص:۔غلہ ہے بکثرت کھایا جاتا ہے حسب حاجت وقوت دینا مناسب ہے۔
افعال وخواص:۔جنگلی منقی اور مفتح سدہ جگر وطحال ہے اور خارش تر اور داد اور کنپٹی کے ورم کو مفید اور شہد کے ساتھ زخموں کا منقی ہے اور بستانی ملین طبع اور حرارت عزیزی اور پھیپھڑے کا مقوی خون صالح پیدا کرتا اور کثیر الغذا مسمن بدن ہے۔غذائیت میں پھیپھڑے کے لیے زیادہ مفید ہے اور غلے اور دودھ کے ساتھ آواز پڑنے کا دافع اور سر کے میں بھگو کے اس کا کھانا کرم معدہ کا مخرج اور اس کا جوشاندہ قاطع لزوجت اور مفتح سدد اور مدر بول اور درد سینہ کو سودمند اور اسے پانی میں بھگو کے کھانا اور اوپر سے پانی شہد ملا کے پینا باہ کا مقوی ہے اور کھانے کے درمیان اس کا کھانا ہضم کا معین اور اس کے پانی کی کلی سوڑھوں کے درد کی مسکن اور ورم کی محلل اور تیل اس کا تیسرے درجے میں گرم وخشک مقوی باہ اور سیاہ چنوں کا جوشاندہ مسقط حمل اور مخرج سنگ گردہ ومثانہ ہے اور فضول کا مدر اور سب افعال میں قوی اور لیپ اس کا دردسر کو مفید اور بالوں کا مقوی اور چنے کھا کے پانی پینا مضر ہے اور یہ ریاح اور نفخ پیدا کرتے ہیں خصوصاً تازے سبز تو زیادہ تر مولد ریاح ہیں۔
قرآن مجید میں چنا کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۶۱ میں آیا ہے۔

(11) چھوہارا تمر DATE

اسم معروف:۔چھوہارا، فارسی خرما، عربی تمر۔
ماہیت:۔مشہور ہے نر و مادہ ہوتا ہے اور اس کی سات قسمیں ہیں پوست ہر ایک کا نازک مغز زیادہ تخم چھوٹا۔
طبیعت:۔دوسرے درجے میں گرم اور پہلے میں خشک اور بعضوں نے پہلے میں تر بھی لکھا ہے۔رنگ وبو:۔سرخ مائل بزردی بعض مائل بسیاہی کم بو۔ذائقہ:۔شیریں مگر قدرے پھیکے پن کے ساتھ۔مضر:۔گرم مزاجوں کو اور مولد سودا اور دردسر دور

دندان۔ مصلح:۔آب انار، سکنجبین خشخاش بادام اور مبرودین میں جوارشات مسہلہ۔
بدل:۔بعض افعال میں مویز منقی اور کشمش تازیہ۔نسبت سیارہ:۔منسوب ہے سیارہ مشتری سے از روئے مزاج۔نفع خاص:۔خون پیدا کرتا اور سرد مزاجوں کی باہ کو قوت دیتا ہے۔کامل:۔بکثرت کھایا جاتا ہے لیکن مریض کو موافق قوت کے دیں۔
ناقص:۔میوہ جات میں داخل ہے بقدر طاقت وضرورت دینا چاہیے۔
افعال وخواص:۔کثیر الغذا ہے اور خون پیدا کرتا ہے، بدن کو طاقت اور مبرودین کی باہ کو قوت دیتا ہے اور فالج ولقوے کو مفید اور کمزور گردے کا مقوی اور امراض بارد بلغمی اور درد کمر کو سودمند اور سینے اور پھیپھڑے سرد کے موافق مفاصل کو نرم کرتا، میتھی کے ساتھ اس کا جوشاندہ تپ بلغمی اور اخراج سنگ مثانہ میں مجرب اور دودھ وشکر ودارچینی کے ساتھ مقوی باہ اور چاولوں کے ساتھ مسمن بدن لیکن نفاخ دیر ہضم اور مولد سدد اور محرق خون ہے اور قبض بھی کرتا ہے، خلاصہ یہ کہ گرم مزاجوں کے امراض بڑھاتا اور سرد مزاجوں کو مفید ہے اور گٹھلی اس کی گرم وخشک ہے جلائی ہوئی چھڑکنا زخموں کو مفید اور مقوی بصر اور سیاہی چشم کو نافع ہے اور گھس کے گوہانجنی پر لگانا اس کے ورم کا دافع ہے۔(مخزن الادویہ)
قرآن مجید میں چھوہارا کا تذکرہ سورۃ الوقعہ ۵۶ آیت ۲۸ آیت ۲۹ میں آیا ہے۔

(12) دودھ لبن MILK

اسم معروف:۔دودھ، فارسی، شیر، عربی لبن
ماہیت:۔مشہور ہے اور یہ تین چیزوں سے مرکب ہے ماہیت دسومت جبنیت پس ہر ایک کی کمی اور زیادتی سے اس کا مزاج مختلف ہوتا ہے اور ہر جانور کا بھی مختلف مزاج ہے۔طبیعت:۔مطلقاً مرکب القوی مائل بحرارت ورطوبت یا گرم اول میں اور تر دوم میں اور ماہیت اس کی سرد وتر اور دسومت گرم وخشک اور جبنیت درجہ اول میں سرد وخشک ہے۔رنگ وبو:۔سفید صاف اور بعض جانوروں کا مائل بزردی ہوتا ہے۔
ذائقہ:۔قدرے شیریں خوش مزہ ہوتا ہے اور ہر ایک کا قدرے مختلف۔

مضر: ۔تپ اور خارش اور ورم پیدا کرتا اور ضعیف معدے والوں کو ضرر کرتا ہے۔
مصلح: ۔ہر حیوان کے دودھ کا مصلح اس کے بیان میں آئے گا اور شہد بھی مصلح ہے۔
بدل: ۔ایک جانور کا دوسرے کا بدل ہو سکتا ہے ورنہ بے بدل ہے۔
نسبت سیارہ: ۔منسوب ہے مشتری سے اور ہر حیوان کے بیان میں اس کی نسبت نجومی مندرج ہوگی۔
نفع خاص: ۔مسمن بدن مقوی باہ اور گرم خشک مزاجوں کے موافق۔
کامل: ۔بلا ضرر ہے مگر کثرت سے بہت ضرر پیدا ہوتے ہیں لہٰذا بمقدار مناسب دینا چاہیے۔ناقص: ۔موافق طاقت وقوت کے ہر سن وفصل کے موافق ہر جانور کا۔
افعال وخواص: ۔تمام حیوانوں کا دودھ جالی اور اخلاط سوختہ کا دافع اور مقوی ومسمن بدن اور باہ کے لیے مناسب ہے اور گرم وخشک مزاجوں کے موافق، اس کا آنکھ میں ٹپکانا آشوب چشم اور آنکھ کی اکثر بیماریوں کو سود مند اور طلا اس کا ورم مقعد کا دافع اور مثانے کے زخم اور پیڑو ورحم کے ورم کو مفید اور مقوی باہ خصوصاً بھینس کا دودھ شکر کے ساتھ اور زہروں کا تریاق مبہی اللارماء الجبن کا لگانا اور کھانا اکثر جلدی بیماریوں کو مفید اور ہند کے طبیبوں نے کچا دودھ پینا مضر لکھا ہے مگر گائے اور گدھی کا دودھ کہ جس میں بعد دوہنے کے گرمی باقی ہو نہایت مفید لکھا ہے اور آب حیات کی قسم سے سمجھا ہے اور باقی دودھ جوش کر کے پینا چاہیے اور دبلے اور مریض جانور کا دودھ یا تازہ جنی ہوئی یا حاملہ کا دودھ نہایت مضر ہے اور دودھ جب تک محلل نہ ہولے ترشی، نمک، گوشت، انڈا، مچھلی، مولی، پیاز وغیرہ نہ کھانا چاہیے کہ یہ سب اس کے مفسد ہیں۔
قرآن مجید میں دودھ کا تذکرہ سورۃ النحل ۱۶ آیت ۶۶ سورۃ محمد ۴۷ آیت ۱۵ میں آیا ہے۔
اسم معروف: ۔دودھ عورتوں کا، فارسی، شیر زن، عربی، لبن النساء۔
ماہیت: ۔عمدہ وہ ہے کہ اگر ناخن پر ایک قطرہ ڈالیں تو نہ پھسلے اور چپک بھی زیادہ نہ ہو بلکہ معتدل القوام ہو۔طبیعت: ۔دوسرے درجے میں گرم وتر اور دختر زائیدہ کا سرد وتر ہوتا ہے۔رنگ وبو: ۔سفید اور بعض کا قدرے نیلگوں۔ذائقہ: ۔قدرے شیریں ورقیق ہے۔مضر: ۔سرد مزاجوں کو اور سریع التغیر ہے۔مصلح: ۔شکر اور شہد اور گلقند

وغیرہ۔بدل: ۔اکثر افعال میں گدھی کا دودھ اس کا بدل ہے۔نسبت سیارہ: ۔منسوب ہے زہرہ اور مشتری سے۔نفع خاص: ۔مرطب ومقوی ودماغ اور سل ودق کو مفید۔
کامل: ۔چھ تولے سے پندرہ بیس تولے تک۔
ناقص: ۔تین تولے سے پانچ تولے یا دس تولے تک۔
افعال وخواص: ۔دماغ کا مرطب اور مقوی اور بے خوابی وآشوب چشم وزخم ریہ اور تپ دق کو سود مند اور نتھنوں کی سردی کا دافع اور سینے کی یبوست اور خشک کھانسی اور نفث الدم کو نافع اور سعوط اس کا دماغ کی خشکی اور درد سر حار اور مالیخولیا اور جنون صفراوی ودموی وغیرہ کو نافع اور انزروت کے ساتھ ناخنے اور سلاق کا دافع اور کان میں ڈالنا اس کا ورم حار اور درد کا مسکن اور اس کے خواص سے ایک امر یہ بھی ہے کہ اگر حاملہ جوں کو ہتھیلی پر رکھ کے دودھ دھوئے اور جوں مر جائے یا دودھ کے نیچے رہے تو وہ عورت لڑکی سے حاملہ ہے اور اگر نہ مرے اور زندہ نکلے تو لڑکے سے حاملہ ہے۔
قرآن مجید میں عورتوں کے دودھ پلانے کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۲۳۳۔سورۃ النساء ۴ آیت ۲۳۔سورۃ الحج ۲۲ آیت ۲۔سورۃ القصص ۲۸ آیت ۷۔سورۃ الطلاق ۶۵ آیت ۶ میں آیا ہے۔

(13) رائی MUSTARD

قرآنی نام: خَردَل
دیگر نام: MUSTARD(انگریزی)، MAUTARDE(فرانسیسی)، SENE(جرمن)، MOSTAZA(ہسپانوی)، MOSTARDA(یونانی)، SINABIS(لاطینی، یونانی)، Garcheetsa(روسی)، خردل(عربی، فارسی)، رائی(ہندی، مرہٹی، اردو) اسپندان، (فارسی)، سرشاپارا جیکا(سنسکرت)، رائی سورشا(بنگالی)، کڈوگو(تامل)، آسر(کشمیری)، آوالو(تیلگو)، کڈوکو(ملیالم)۔

نباتاتی نام:

Brassica nigra koch syn sinapis nigra linn

(Family: Cruciferae)

اسم معروف:۔ رائی، عربی، خردل۔

ماہیت:۔ پتے مثل مولی کے مگر کچھ چھوٹے، شاخیں چوپہل، پھول زرد، بیج گول سرخ رنگ اور ایک قسم کے بیج سفید اور ایک کے زرد ہوتے ہیں۔

طبیعت:۔ چوتھے درجے میں گرم وخشک ہے اور عمدہ سرخ رنگ بڑے دانے کی ہے کہ کوٹنے سے زرد نکلتی ہے اور چکنی اور تیز۔

رنگ وبو:۔ پتے سبز، پھول زرد، بیج گول سرخ رنگ اندر سے زرد۔

ذائقہ:۔ تلخ وتیز بدمزہ ہوتا ہے زبان میں تیزی کرتا ہے۔

مضر:۔ گرم مزاجوں کو پیاس بڑھاتی اور جلد میں زخم ڈالتی ہے۔

مصلح:۔ کاسنی اور روغن بادام اور سرکہ اور نمک ہندی وبورہ ارمنی۔

بدل:۔ حب الرشاد اور حرمل اس کے وزن سے دوگنا۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارہ مریخ سے از روئے مزاج۔

نفع خاص:۔ محلل رطوبات ہاضم غذا دافع کرم معدہ مقوی باہ مسکن درد۔

کامل:۔ تین درم یعنی ساڑھے دس ماشے تک موافق مزاج کے۔

ناقص:۔ دو ماشے سے تین ماشے تک یا قدرے زائد۔

افعال وخواص:۔ جالی ہے اور اخلاط کو عمق بدن سے جذب کرتی ہے۔ رطوبات دماغی کی محلل اور تمام اعضاء کے رطوبات کی جاذب اور ہاضم غذا سدوں کی دافع فضول کی مدر ہے اور دماغ کے ریحی اور بارد مرضوں کو مثل فالج اور استرخا اور دردسر کو دور کرتی نزلوں کو مسکن ذہن کی مقوی بھوک بڑھاتی اور جگر وطحال کے درد بارد کو سکون دیتی ہے اور سعوط اس کا چھینکیں لاتا اور صاحب صرع وغشی کو ہوشیار کرتا اور شہد کے ساتھ آنکھ

میں جالے کو مفید اور اس کے جوشاندے میں شہد ملا کے آنکھ میں ڈالنا رتوندھی کا دافع اور کان اور دانت کے درد کا مسکن اور غرارہ اس کا زبان کے ورم اور دانتوں کے درد کو دافع اور پینا اس کا شہد کے ساتھ ترکھانسی کو فائدہ کرتا اور مقوی باہ ہے اور لیپ اس کا نقرس اور عرق النسا کا دافع اور سرکے کے ساتھ خارش تر اور داد کو مفید اور روغن کے ساتھ مقوی باہ اور دھونی اس کی زہردار جانوروں کو بھگاتی ہے۔

قرآنی آیات بسلسلہ رائی:

(1) سورۃ الانبیاء 21 آیت نمبر 47

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَتَثٰى بِنَاحَاسِبِيْنَ ○

(ترجمہ) اور ہم قیامت کے دن میزان عدل قائم کریں گے سو کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اسے بھی لا حاضر کریں گے اور حساب لینے والے ہم ہی کافی ہیں۔

(2) سورۃ لقمٰن 31 آیت نمبر 16

يٰبُنَيَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ○

(ترجمہ): (لقمان نے کہا) اے بیٹا!! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو، کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو یا زمین کے اندر ہو اللہ اسے لے ہی آئے گا۔ بیشک اللہ بڑا باریک بین ہے بڑا باخبر۔

خردل کے نام سے رائی کا ذکر قرآن مجید میں دو مرتبہ آیا ہے اور دونوں بار مثال دی گئی ہے چھوٹے سے چھوٹے عمل یا واقعہ کی جس سے اللہ باخبر رہتا ہے۔

مولانا عثمانی فرماتے ہیں کہ رائی کے دانہ کے برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو وہ بھی میزان میں تولا جائے گا اور رتی رتی کا حساب برابر کردیا جائے گا۔ رائی کی مثال دینے کی وجہ یہ ہے کہ عرب اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں بھی رائی (خردل) کو نباتات کے

سارے بیجوں میں چھوٹا مانا جاتا ہے۔

Brassica nigra نامی پودہ سے حاصل کردہ بیج اصلی رائی ہیں گوکہ اس جنس کے دوسرے پودے کے بیج بھی رائی یا سرسوں کہلاتے ہیں اور یہ سب Mustard oil کا ذریعہ ہیں۔ ان میں کچھ اہم یہ ہیں۔ B. rapa, B. arabica, B. Juncea وغیرہ۔ Sinapis alba بھی سفید رائی کہلاتا ہے اس کا خاندان بھی Cruciferae ہے۔

رائی میں پچیس فی صد سے زیادہ تیل (چربی) ہوتا ہے جس کو تجارتی طور پر بہت سے ملکوں میں نکالا جاتا ہے۔ اس میں ایک glucoside ہوتا ہے جس کا نام singara دیا گیا ہے۔ Mysarin نامی ایک Enzyme بھی اس سے نکالا گیا ہے۔

رائی کے بیج ایک قے آور دوا (Emjtic) ہیں جو پولٹس کے بھی کام آتے ہیں۔ ان کا مسالوں میں استعمال کیا جاتا ہے اور طبی اعتبار سے اس کی Rubefacient خصوصیات ہیں۔

عرب میں بسا اوقات ایک دوسرے پودے کو بھی خردل کہتے ہیں۔ اس کا نباتاتی نام Salvadora persica ہے یہ ایک بڑا درخت ہوتا ہے۔ جس کے بیج بھی کافی بڑے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اس کے قرآنی خردل ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس پودے کا عام عربی نام الارک بھی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس کو خردل نزول قرآن کے بہت بعد میں کہا جانے لگا جس کی اصل وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس کے پھلوں کا مزہ خردل کے تیل جیسا ہوتا ہے۔

(14) ریحان تلسی

SWEET BASIL

قرآنی نام: الرَّیحان

دیگر نام: SWEET BASIL (انگریزی) BASILIC (فرانسیسی)،

BASILIKUM (جرمن)، ALBAHACA (ہسپانوی)، BASILICO (اطالوی)، BASILICA (لاطینی)، BAZILIK (روسی)، بابوی تلسی، گلال تلسی، بن تلسی (ہندی)، وشوتلسی، منجاریکی (سنسکرت)، شاہسقرم (عربی، فارسی)، نازبو، دبان شاب، (فارسی)، ریحان، حوک، حبق (عربی)، سبزہ (اُردو، گجراتی) سجا (بنگالی، مرہٹی) تکماریہ (مرہٹی)، بابوتلسی (بنگالی)، نیازبو (کشمیری) تیروپترو پچائے (تامل)، روراجیڈا (تیلگو)، تیزوتیتو (ملیالم)۔

نباتاتی نام:

Ocimum basilicum linn

(Family: Labiatee/Lamiaceae)

اسم معروف:۔ تلسی و نازبو، فارسی، شاہسفرم، عربی، ریحان، ہندی، تلسی۔
ماہیت:۔ مشہور درخت ہے خوشبو گز بھر تک بلند ہوتا ہے اور اس کی کئی قسمیں ہیں بیج چھوٹے۔ طبیعت:۔ درجہ اول میں گرم اور درجہ دوم میں خشک ہے اور بیج گرمی و خشکی میں معتدل ہیں۔ رنگ وبو:۔ پتے سبز ہلکا رنگ اور بیج سیاہ و بھورا۔ ذائقہ:۔ پتی تیز مائل بہ تلخی اور تخم پھیکے لعابدار۔ مضر:۔ معدے اور دماغ کے لیے قدرے مضر۔ مصلح:۔ کشنیز خشک اور گلاب اور قند مصلح تخم۔ بدل:۔ جنگلی تلسی اور نجبویہ اور بدل تخم۔ تخم کونچہ۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ زحل سے از روئے لون۔
نفع خاص:۔ پتے محلل اورام دافع دردسر تخم دافع پیچش اور ممسک منی۔
کامل:۔ پتے دو تولے تک اور بیج نو ماشے تک مستعمل۔
ناقص:۔ پتے چھ ماشے تک اور بیج تین ماشے یا کچھ زیادہ۔
افعال و خواص:۔ تمام اعضاء کے ورموں کی محلل اور سدد دماغ کی مفتح ہے اور خفقان وضعف معدہ کو مفید، ریاح غلیظ کی مخرج اور مقوی اعضاء ہے اور پانی اس کا شکر کے ساتھ درد سینہ و کھانسی اور درد دمہ کو نافع اور اس کا چبانا یا اس سے کلی کرنا منہ آنے کو

سودمند اور سونگھنا اس کا گرم مزاجوں کے دردسر کا دافع اور باعث رفع فساد ہوا اور ہوام اس کی بو سے بھاگتے ہیں اور بیج اس کے زہروں کی مارگ اور سب مزاجوں کو موافق بعض حکیموں نے اس کا کوٹنا منع لکھا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور پیچش میں مستعمل بلکہ گوند کے ساتھ نہایت مفید اور قند سیاہ کے ساتھ ممسک اور مغلظ منی اور پیچش اور رفع حرارت میں مستعمل ہیں۔

اسم معروف:۔ تلسی جنگلی ...... فارسی، ریحان دشتی، عربی، باوروج، ہندی، بابری۔

ماہیت:۔ اس کی شاخ مربع ہوتی ہے اور پتے چھوٹے اور بستانی سے کم بو اور یہ بھی دو قسم ہے طبیعت:۔ درجہ دوم میں گرم اور اول میں خشک ہے اور اس میں رطوبت فضلیہ بھی ہے۔ رنگ و بو:۔ پتے سبز پھول مائل بسرخی خوشبو۔ ذائقہ:۔ تیز و تند قدرے تلخی کے ساتھ۔ مضر:۔ تبخیر اور دردسر و ضعف بصر کی مولد۔ مصلح:۔ سرکہ اور کھیرا اور خرفہ

بدل:۔ اس کا ہموزن کلونجی۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے حضرت شمس سے۔

نفع خاص:۔ مفرح و مقوی دل و معدہ ہے۔ کامل:۔ ایک تولے سے دو تولے تک۔

ناقص:۔ اس کی پتیوں کا پانی ایک تولے تک۔

افعال و خواص:۔ مفرح اور مقوی دل و قوت شامہ ہے اور باہ و فم معدہ کو قوی کرتی اور مدر بول و حیض و شیر و عرق اور محلل اورام، خفقان و غشی اور سانس کی تنگی اور جگر بارد کے ضعف اور طحال کے سدے کی دافع اور سنگ مثانہ کی مخرج، ضماد اس کا عقرب گزیدہ کو سودمند اور محلل ورم پستان و ورم چشم و مانع نزلہ اور اس کا پانی آنکھ میں لگانا مجلی بصر اور چبانا اس کا دانتوں کی کندی کا دافع اور کان میں اس کا عرق ٹپکانا دافع درد اور سرکے اور کافور کے ساتھ اس کا سعوط نکسیر کا دافع اور معطس ہے۔

قرآنی آیات بسلسلہ ریحان

(1) سورۃ الرحمٰن 55 آیت نمبر 10-13

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝

(ترجمہ) اور اسی نے خلقت کے لیے زمین بچھائی اس میں میوے اور کھجور کے درخت

ہیں جس کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔

(2) سورۃ الواقعۃ 56 آیت نمبر 89

فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝

(ترجمہ) تو (اس کے لیے) آرام اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں۔

مفسرین قرآن نے عام طور سے ریحان کے معنی خوشبودار پھل بتائے ہیں۔ تفسیر ماجدی میں تحریر ہوا ہے کہ زمین میں ایسی چیزیں بھی نکلتی ہیں جن کی براہ راست غذائی اہمیت نہیں ہے۔ لیکن خوشبو کے لیے بہر حال انسان کے کام آتی ہیں۔ مولانا ماجد نے ریحان کا کوئی ہندی، اردو یا فارسی نام نہیں تحریر فرمایا ہے۔ مولانا حقانی نے ریحان کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ ربُّ العزت نے خوشبو کی چیزیں اور عمدہ پھول پیدا کئے ہیں۔ ریحان کی پتیوں میں خوشبو آتی ہے۔ ان کے پتے اور خوشبودار پھول آنکھوں میں اپنی رنگتوں سے نور اور سرور بھی پیدا کرتے ہیں۔

مولانا عثمانی نے ریحان کو خوشبودار پھول ہی بتایا ہے۔ آر، بیری اور جناب عبداللطیف نے اس کا ترجمہ Fragrant Herb سے کیا ہے۔ پکتھال اور یوسف علی نے بھی اس کو Scented Herb لکھا ہے۔ غرضیکہ زیادہ تر مفسرین نے ریحان کو ایک خوشبودار پودا ہی کہا ہے لیکن اس کی نباتاتی کیفیات یا طبی اہمیت پر روشنی نہیں ڈالی ہے۔

سائنسی اعتبار سے ریحان وہ پودے ہیں جو خودرو بھی ہوتے ہیں اور کاشت بھی کئے جاتے ہیں۔ عرب کے ریگستانی علاقوں میں خوب پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا نباتاتی نام Ocimum basilicum ہے جو ہندوستان میں بابوئی تلسی کہلاتا ہے اور یورپ میں Sweet Basil کے نام سے موسوم ہے۔ ہندوستان میں یہ عام طور سے جنگلی ہوتا ہے اور اس کے بیج بڑے پیمانے پر اکٹھا کئے جاتے ہیں اور یورپ کو تخم ہاریہ کے نام سے برآمد کئے جاتے ہیں۔ جنوبی یورپ میں اس کی بڑے پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے اور غذا و دوا کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ بہت سی

ایلوپیتھک دواؤں میں ریحان کے پودے سے حاصل کردہ عرق (extract) [illegible] جاتا ہے جس کو BASILIC بھی کہتے ہیں۔

ریحان کی پتیاں اور پھول دونوں ہی خوشبودار ہوتے ہیں، ان سے ایک تیل Essential oil نکالا جاتا ہے جس کے کیمیاوی اجزاء Methyl cinnamate Linalool اور Terpinene ہیں۔ اس کے پھول اور پتیاں دونوں ہی پیشاب آور ہونے کے علاوہ Stimulant, Carminative اور Demulcent ہیں۔ پورا پودہ ہی Antiseptic خصوصیات رکھتا ہے۔ اس کے بیج (تخم ریحان) یونانی دواؤں میں معدے کی تکالیف میں دیئے جاتے ہیں۔ یہ بیج انتہائی لعاب دار ہوتے ہیں۔ جریان اور پیچش جیسے امراض کی بہترین دوا ہیں۔ اس کے علاوہ کھانسی میں بھی فائدہ مند ہیں۔

پورے عرب میں ریحان ایک عام پودا ہوا کرتا تھا۔ آج کل اس کی کاشت یمن میں کی جاتی ہے جہاں یہ ریحان کے علاوہ حباق بھی کہلاتا ہے۔ مصر میں اسے حوک کہتے ہیں۔

(15) زیتون OLIVE

قرآنی نام: الزَّيْتُونَ

دیگر نام: OLIVE (انگریزی، فرانسیسی، جرمن)، OLIVA (روسی، اطالوی، لاطینی)، ULIVA (اطالوی)، OLIVO (ہسپانوی)، ELIA (یونانی)، ZAYIT ZAITH (عبرانی)، زیت، (عربی) زیتون (عربی، فارسی، ہندی، اردو، پنجابی)

نباتاتی نام:

Olea europaea Linn
(Family: Oleaceae)

(Family: Oleaceae)

م معروف:۔ روغن زیتون، فارسی، روغن زیتون، عربی، زیت۔

ہیت:۔ کسی برتن میں رکھ کے آگ پر رکھنے سے مرجھا جاتا ہے پھر کوٹ کے روغن وڑا جاتا ہے۔ طبیعت:۔ تازہ دوسرے میں گرم یبوست کے ساتھ اور کہنہ گرم وتر رزیتون خام کا سرد وخشک ہے۔ رنگ وبو:۔ سفید مائل بزردی اور کہنہ مائل بسرخی۔

ائقہ:۔ پھیکا کچھ تلخی لیے ہوئے چرب بدمزہ۔ مضر:۔ گرم مزاجوں کو اور زیتون متعفن تیل منجر اور مولد خارش ہے۔ مصلح:۔ شربت بنفشہ اور ماء الشعیر اور شہد خالص۔

ل:۔ اکثر افعال میں روغن بلسان خصوصاً کہنہ کے بدل میں۔

بت سیارہ:۔ شمس۔ نفع خاص، مقوی اعصاب دافع اوجاع باردہ مفید قولنج۔

ال:۔ دو تولے سے ساڑھے تین تولے تک حسب قوت۔

ص:۔ چھ ماشے یا نو ماشے سے ایک تولے تک۔

عال وخواص:۔ گرم پانی کے ساتھ ساڑھے تین تولے تک پینا مسہل قوی ہے اور درد عضاء نقرس کو مفید اور قولنج اور مروڑ کو نافع، کرم معدہ کا مخرج جوڑوں اور پہلو کے درد ور عرق النساء کا دافع اور درد کمر کو سودمند اور اس کا ملنا سردی کے دردوں کو مفید اور بول کے ہمراہ زخموں کا مدمل اور کہنہ سب افعال میں قوی اور قوت اس کی چار ہزار برس تک قی رہتی ہے اور بہت کہنہ آنکھوں میں لگانا پانی اتر آنے کے لیے نہایت مفید ہے یہاں تک کہ قدح کے برابر کام دیتا ہے اور زہروں کے اثر کا دافع ہے اور اس کا نام یت العتیق ہے اور جو زیتون خام سے لیا جاتا ہے اور اس کا نام زیت الانفاق ہے اور قابض مقوی الاعضاء اور مسکن اوجاع اور بوڑھوں کے لیے مقوی باہ ہے۔

رآنی آیات بسلسلہ زیتون:

(1) سورۃ الانعام 6 آیت نمبر 100
(2) سورۃ الانعام 6 آیت نمبر 142
(3) سورۃ النحل 16 آیت نمبر 11

(4) سورۃ المومنون 23 آیت نمبر 20

وَشَجَرَۃً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَیْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّھْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰکِلِیْنَ o

(ترجمہ) اور ایک درخت بھی پیدا کیا) جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ اگتا ہے تیل لیے ہوئے اور کھا والوں کے لیے سالن لیے ہوئے۔

(5) سورۃ النور 24 آیت نمبر 35

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْ
فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُ
لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی
یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ط وَاللّٰہُ بِکُ
شَیْءٍ عَلِیْمٌ o

(6) سورۃ عبس 80 آیت نمبر 29 (ملاحظہ ہو کھجور)

(7) سورۃ التین 95 آیت نمبر 4-1

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ o وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ o وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ o لَقَدْ خَلَقْ
الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ o

(ترجمہ) قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو بہترین انداز کے ساتھ پیدا کیا۔

زیتون کا ذکر قرآن پاک میں اس کے نام سے چھ بار ہوا ہے اور ایک مرتبہ (سورۃ المومنون آیت 20) اس کی جانب صرف اشارہ کیا گیا ہے یہ کہہ کر کہ اللہ تعالیٰ نے طور سینا کے اطراف ایک ایسا درخت پیدا کیا ہے جس میں ایسا تیل ہوتا ہے جو سالن کے کام آتا ہے۔

زیتون کا نباتاتی نام Olea europaea ہے۔ یہ ایک چھوٹا درخت ہے جس کی اونچائی اوسطاً 25 فٹ ہوتی ہے اس کی پیداوار قلم لگا کر ہوتی ہے کیونکہ بغیر قلم اگائے ہوئے پودے اچھے پھل نہیں دیتے ہیں۔ اس کے کچے پھل چٹنی اور اچار کے

کام میں لائے جاتے ہیں جب کہ پکے ہوئے پھل انتہائی شیریں اور لذیذ ہوتے ہیں۔ یہ بیضاوی شکل کے 2 سے 3 سنٹی میٹر لمبے ہوتے ہیں ان کے گودے میں پندرہ سے چالیس فیصد تک تیل ہوتا ہے جو اپنی خصوصیات اور صاف و شفاف ہونے میں بے مثال مانا جاتا ہے۔ یہ تیل گودے کو کھلی میں نچوڑ کر نکالا جاتا ہے۔ اس تیل کا اصل جز Oleic acid ہے جو اس میں تقریباً اسی 80 فیصد ہوتا ہے اس کے علاوہ اس میں stearic acid, Myristic acid, Palmatic acid, Linoleic acid اور Arachidic acid بھی تھوڑی مقدار میں ملتے ہیں۔ یہ نہ جمنے والا یعنی Non-drying oil کہلاتا ہے۔ اس کی زبردست غذائی خصوصیت کے ساتھ ساتھ بے پناہ طبی اہمیت تسلیم کی جاتی ہے۔ بغیر پکائے ہوئے اس کو سالن کے طور پر استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ عربوں میں پرانا دستور تھا کہ طویل سفر یا جنگی معرکوں کے دوران لوگ روٹی کو شہد اور زیتون کے تیل میں بھگو کر کھایا کرتے تھے۔ اس طرح کھانا پکانے کی زحمت اور وقت سے بچا جاسکتا تھا۔

زیتون کے تیل کا طویل عرصہ غذائی طور پر استعمال معدہ کی تیزابیت کو دور کرتا ہے اور السر (Ulcer) کو مٹاتا ہے، جلدی بیماریوں میں عام طور سے اور داد میں خصوصاً نہایت مفید ہے۔ کئی اقسام کے مرہموں، پلاسٹروں اور نفیس قسم کے صابن بنانے کی صنعت میں روغن زیتون کی کافی کھپت ہے۔ دل کے ان امراض میں جن میں زیادہ چربی کا استعمال نقصان دہ سمجھا جاتا ہے۔ زیتون کا تیل سودمند ثابت ہوتا ہے۔

زیتون کا اصل وطن فلسطین اور شام کا وہ علاقہ ہے جو فینی شیا (Phoenicia) کہلاتا ہے۔ یہیں اس کی کاشت تقریباً دو ہزار سال قبل مسیح شروع کی گئی اور اسی خطہ سے یہ پودا مغرب اور مشرق کے ممالک میں لے جایا گیا۔ یعنی یہیں سے یہ ایران اور افغانستان گیا اور یہیں سے جنوبی یورپ کے ملکوں میں گیا۔ یورپ میں تو یہ اتنا کامیاب اور عام ہو گیا کہ لوگ سمجھنے لگے کہ یہ وہیں کا پودہ ہے۔ حضرت عیسیٰ کے دور کے قبل کے یونانی مفکروں اور حکماء نے اسے یورپی پودہ ہی سمجھ لیا تھا اور یہ خیال اس حد تک تقویت پاتا رہا کہ انیسویں صدی تیں اس کا نباتاتی

نام Olea europaea رکھ دیا گیا۔ لیکن پچھلی نصف صدی کی تحقیقات کی
یہ بات تسلیم کرلی گئی ہے کہ اس کا وطن شام وفلسطین ہے نہ کہ یورپ۔

زیتون کی وطنیت (Nativity) کا حوالہ قرآن کریم کی سورۃ النُّور کی آ
میں دیا گیا ہے جس میں ارشاد ہوا ہے کہ:

''ایک مفید درخت زیتون ہے جو نہ پورب کا ہے نہ پچھم کا''

گویا کہ قرآن کے مخاطبین اوّل یعنی عربوں کو اس بات کا علم رہا ہوگا کہ
کا ایک وطن ہوتا ہے جہاں سے وہ دوسرے علاقوں میں لے جایا جاتا ہے، اور
بتایا گیا کہ زیتون دوسرے پھل دار پودوں کی طرح مغرب یا مشرق سے نہیں لایا
بلکہ یہ وہیں کا اصل پودہ ہے۔ بعض مفسرین قرآن نے اس آیت کا مفہوم شجر زیتو
کے رخ سے لیا ہے۔

تفسیر ماجدی (حاشیہ 77) میں تحریر فرمایا گیا ہے کہ نہ اس کے (زیتون
جانب شرقی میں کوئی آڑ ہے اور نہ جانب غربی میں، اس کا فیض شرق وغرب
ساتھ مخصوص نہیں۔ تفہیم القرآن (حاشیہ 64) میں کہا گیا ہے کہ محض غربی یا محض شر
رخ کے درخت نسبتاً خراب تیل دیتے ہیں۔

جناب عبداللہ یوسف علی نے اس آیت کا انگریزی ترجمہ تو یہی لکھا ہے
''زیتون۔ نہ مشرق کا اور نہ مغرب کا۔'' مگر تفسیر (نوٹ نمبر 3001) میں فرمایا ہے
زیتون سارے عالم کا ہے نہ کہ مغرب یا مشرق کا۔ محمد مارمے ڈیوک پکتھال۔ آرتھر
بیری اور جناب عبداللطیف نے اپنے قرآنی تراجم (انگریزی) میں بھی یہی لکھا
کہ ''زیتون نہ مشرق کا نہ مغرب کا'' بہرحال راقم سطور کی رائے میں سورۃ النور میں زیتو
کا حوالہ اس کی نباتاتی اصلیت کی جانب ہے جس کو پودا کی Nativity کہتے ہیں۔

زیتون کی بابت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیتون کا تیل کھا
میں بھی استعمال کرو اور مالش میں بھی۔ اس لیے کہ یہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔''

زیتون کے باغات جنوبی یورپ، شمالی افریقہ اور عرب کے کئی ممالک میں
ہیں، لیکن اسپین اور اٹلی زیتون کے پھل اور تیل پیدا کرنے میں سرفہرست ہیں۔ روغ

روغن زیتون چراغ کی روشنی کے لیے زمانہ قدیم سے بڑا مشہور اور بڑا اہم رہا
ہے۔ عمدہ قسم کا تیل نہایت شفاف ہوتا ہے۔ اسے اگر کسی صاف برتن یا گلاس
کی قندیل میں رکھ دیا جائے تو ایسا محسوس ہوگا کہ کوئی شے ہے جو خود ہی روشن ہے اور
اگر اس سے چراغ جلایا جائے تو ایسا لگے گا کہ گویا نور سے نور نکل رہا ہے۔ اسی حقیقت
کی منظر کشی سورۃ النور (آیت 35) میں کی گئی ہے اور روغنِ زیتون سے روشن قندیل
کی روشنی کو ''نور علی نور'' کہا گیا ہے۔

مغربی ممالک میں امن وشانتی کے نشان کے طور پر فاختہ کو اس طرح پرواز
کرتے دکھلایا جاتا ہے کہ اس کے منہ میں زیتون کی پتّی ہوتی ہے۔ اس منظر کشی کی
بنیاد وہ روایت ہے جس کی رو سے خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں
قہر خداوندی ایک طوفانی سیلاب کی شکل میں ظاہر ہوا اور زبردست بربادی کے بعد
جب طوفان تھمنے لگا تو خوشی اور امن کا پیغام ایک فاختہ پرواز کرتے ہوئے لائی جس
کے منہ میں زیتون کی پتی تھی۔

ارشادات رسول بسلسلہ زیتون

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیتون کا تیل کھاؤ۔ اسے لگاؤ۔ یہ
پاک اور مبارک ہے (راوی حضرت ابوہریرہ، ابن ماجہ)

2۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات الجنب کے علاج میں ورس اور زیتون کے تیل کی
تعریف فرماتے تھے (حضرت زید بن ارقم، ترمذی)۔

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تمہارے لیے زیتون کا تیل موجود
ہے اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو۔ یہ بواسیر میں فائدہ دیتا ہے (راوی حضرت علقمہ
بن عامر الجوزی)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ
کیونکہ اس میں ستر (متعدد) بیماریوں سے شفا ہے۔ جن میں ایک کوڑھ بھی ہے۔
(راوی، حضرت ابوہریرہ، ابونعیم)

ارشادات بائبل بہ سلسلہ زیتون

1۔ کتاب پیدائش، باب 8، آیت 11۔

''اور وہ کبوتری شام کے وقت اس کے پاس لوٹ آئی اور دیکھا تو زیتون (بائبل۔Zaytom) کی ایک تازہ پتّی اس کی چونچ میں تھی۔ تب نوح نے معلوم کیا کہ پانی زمین پر سے کم ہو گیا ہے۔''

2۔ کتاب خروج، باب 27 آیت 20

''اور تو بنی اسرائیل کو حکم دینا کہ وہ تیرے پاس کوٹ کر نکالا ہوا زیتون (بائبل۔Zayit) کا خالص تیل روشنی کے لیے لائیں تا کہ چراغ جلتا رہے۔''

(16) شہد عسل HONEY

اسم معروف:۔ شہد، فارسی، انگبین، عربی، عسل النحل، ہندی، مدہ

ماہیت:۔ ایک قسم کی مکھیاں جن کے نیش میں زہر ہوتا ہے چھتا لگاتی ہیں اور پھولوں کا رس چوس چوس کر اس میں جمع کرتی ہیں اسے رکال کے صاف کرتے ہیں۔

طبیعت:۔ تازہ گرم دوم میں اور خشک اول میں اور کچھ دن کا رکھا ہوا آخر دوم میں گرم وخشک اور کہنہ اول سوم میں گرم اور دوم میں خشک مستعمل کف گرفتہ ہے۔

رنگ وبو:۔ سرخ رنگ شفاف گاڑھا خوشبو اور بعض سفید رنگ اور سبز و سیاہ خراب۔

ذائقہ:۔ نہایت شیریں لطیف شیریں خوش مزہ اور تیز و تلخ و ترش خراب ہوتا ہے۔

مضر:۔ گرم اور صفراوی مزاجوں کو، دردسر اور قے اور تشنگی پیدا کرتا ہے۔

مصلح:۔ آب انار ترش اور ترنج اور آب لیموں اور سرکہ اور دھنیا اور ترشیاں۔

بدل:۔ دوشاب انگوری اور خرمے پختہ رسیدہ کہ جوش نہ کئے ہوں۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے شمس سے اور کہنہ سیارہ مریخ سے از روئے مزاج۔

نفع خاص:۔ سرد اور بلغمی مزاجوں کے اکثر امراض میں نہایت مفید ہے۔

کامل: دو تولے سے پانچ تولے تک یا کم وبیش حسب قوت۔

ناقص:۔ ایک تولے سے دو تولے یا کم وبیش بقدر ضرورت۔

افعال وخواص:۔ جلا کرتا اور سدوں کا دافع اور بلغم لزج اور رطوبات کا منقی اور جاذب ہے عمق بدن سے اور دماغ کے فضلوں کو دفع کرتا اور استرخاء و استسقا اور یرقان وطحال اور عسر البول اور ہر قسم کے ریاح اور سرد زہروں کا دافع ہے اور پتھری کا مخرج اور جالینوس نے لکھا ہے کہ اکثر امراض کے علاج میں اس سے بہتر کوئی دوا نہیں ہے۔ مصطگی کے ساتھ رطوبات دماغ کا جاذب اور معدے کا مقوی اور فالج اور لقوہ استرخاء اور ریاح کا دافع ہے۔ بھوک اور باہ کو بڑھاتا ہے اور کندر کے ساتھ یرقان اور تلی اور سنگ گردہ کو مفید اور آب باران کے ساتھ مقوی باہ، غرغرہ اس کا ورم حلق اور زخم زبان کو نافع اور سرکے کے ساتھ دانتوں کا مقوی اور آنکھ میں لگانا مقوی بصر اور انزروت کے ساتھ کان میں ڈالنا ریاح اور پیپ کا دافع اور درد گوش کا مسکن زخموں کو صاف کرتا اور امراض رحم میں سودمند ہے اور بعد حمام کے بطور طلا مقوی باہ ہے اور زراوند طویل اور مٹر کے آٹے کے ساتھ گہرے زخموں کے بھرنے میں مجرب اور سوئے کے ساتھ داد کا دافع۔ بلغمی مزاجوں کو نہایت مفید ہے۔

قرآن مجید میں شہد کا تذکرہ سورۃ المحمد ۴۷ آیت ۱۵ میں آیا ہے۔

شہد کے معجزانہ خواص

دنیا کے تمام الہامی اور غیر الہامی مذہب میں شہد کا ذکر ملتا ہے۔ توریت میں حضرت سلیمانؑ کے حوالے سے یہ فرمان ملتا ہے۔ ''میرے بیٹے تو شہد کھا کیونکہ یہ اچھا ہے۔'' انجیل میں اس کا ذکر ہے۔ ہندوؤں کی مذہبی کتاب رگوید میں بھی شہد کو امرت قرار دیا گیا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہماری مذہبی اور الہامی کتاب قرآن مجید میں بھی شہد کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے۔

''تمہارے رب نے شہد کی مکھی پر یہ بات وحی کر دی ہے کہ پہاڑوں اور درختوں میں اور ٹٹیوں پر چڑھائی ہوئی بیلوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے پھلوں

کارس چوس اور اپنے رب کی ہموار کی ہوئی راہوں پر چلتی رہ۔ ان مکھیوں کے پیٹ
میں سے مختلف رنگوں کا ایک شربت نکلتا ہے جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ یقیناً
اس میں بھی ان لوگوں کے لئے ایک نشانی ہے جو غور فکر کرتے ہیں۔
(پارہ 17۔ سورۃ النحل آیت 68-69)

کتب حدیث میں بھی شہد کے شفا بخش معجزانہ خواص کا ذکر ہمیں ملتا ہے۔ چند
احادیث یہاں پیش کر رہا ہوں۔

(1) عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ شہد ہر جسمانی مرض کے لئے شفا
ہے۔ اور قرآن شریف ہر روحانی مرض کی دوا ہے۔ اس لئے قرآن اور شہد دونوں
شفاؤں کو تھامے رکھو۔

(2) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوے اور شہد سے
محبت رکھتے تھے۔

(3) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر مہینے تین دن صبح کے وقت شہد چاٹا
کرے اسے کوئی بھی بلائے عظیم ایذا نہیں دے سکتی ہے۔

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنا اور سنوت (شہد) کو کبھی ہاتھ
سے نہ چھوڑوں کیونکہ ان میں موت کے سوا ہر مرض کی دوا ہے۔

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ انسان کم و بیش 20 ہزار سال سے شہد
استعمال کر رہا ہے۔ مصریوں کے یہاں تو ہر شعبہ زندگی میں ہمیشہ سے شہد کو بڑی اہمیت
حاصل رہی ہے۔ اسی طرح مشرقی وسطی کے لوگوں کا خیال تھا کہ شہد کے استعمال سے
دوامی زندگی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان کے نزدیک شہد روح کی پاکیزگی اور طہارت کی
بھی علامت ہے۔ میرے نزدیک شہد خدا کا ایک ایسا قدرتی عطیہ ہے جس میں معجزانہ
خواص پائے جاتے ہیں۔

شہد پر جدید ترین تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس میں بے انتہا توانائی
ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ امساک میں اضافہ کرتا ہے۔ شہد کے روزانہ استعمال سے
قوت سامعہ اور قوت باصرہ میں بھی کافی حد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ

آج بھی عرب، مصر، چین، اٹلی، روس، پاکستان، ہندوستان، بنگال، برطانیہ، امریکہ،
غرضیکہ 170 ممالک میں شہد کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہے جتنی کہ زمانہ قبل از تاریخ میں یا
اس کے بعد رہی ہے۔

اصلی شہد کی پہچان: یہاں چند طریقے ایسے سکھائے جا رہے ہیں۔ جن کی
مدد سے آپ اصلی شہد کی شناخت با آسانی کر سکتے ہیں۔

(1) شہد کے ڈبے میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر کے اوندھے منہ کر کے اس میں
سے شہد نکالیں خالص شہد تھوڑا تھوڑا اور آہستہ آہستہ سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا نکلے گا۔

(2) شہد میں روئی تر کر کے بتی جلا کر جلائیں اصلی شہد ہوگا تو تمام جل جائے گا
اور ملاوٹ کوئلہ کی شکل میں رہ جائے گا۔

(3) روٹی یا ڈبل روٹی میں شہد اچھی طرح لگا کر کتے کو کھلائیں۔ کتا اصلی شہد کو
منہ نہیں لگائے گا۔

(4) شہد کی مکھی کو تیزی سے شہد میں ڈبو کر چھوڑ دیں۔ اصلی شہد ہوگا تو مکھی چند
لمحوں میں اتر جائے گی ورنہ اس کے پر چپک جائیں گے

اجزائے ترکیبی

شہد میں غذائی شکر۔ لحمیات۔ حیاتین۔ زیرہ گل۔ نیشکر کی شکر۔ شکر ڈکسٹروز۔ لیولاس۔ مالٹو۔
گلوکونک ایسڈ۔ میلک۔ سائٹرک ایسڈ۔ سینوسینک ایسڈ۔ فارمک ایسڈ۔ بوٹیرک ایسڈ۔ لیک
ٹک ایسڈ۔ پائیروگلوٹیمک ایسڈ۔ امینوایسڈ۔ پوٹاشیم۔ سوڈیم۔ کیلشیم۔ میگانیز۔ کلورائڈز۔
سلفیٹس۔ فاسفیٹس۔ سیلیکا۔ پگ منٹس۔ کیراٹون۔ کلوروفل۔ زنتھوفل۔ خوشبویات۔ ایلڈی
ہائڈز۔ الکوحل اور فرازی کیمیائی مادے بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

دنیا بھر میں شہد کی اقسام کو شمار کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے کہ ہر ملک کی اپنی خاصیت
ہوتی ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ ہر چھتے سے حاصل شدہ ایک مخصوص قسم کی ہوگی۔ ہمیں اس
بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے کہ شہد کی اقسام کتنی ہیں۔ بلکہ ہمارا تو یہ نظریہ ہے کہ اصلی
شہد وہ خواہ کہیں کا بھی ہو ہر قسم کے امراض کے لئے معجزانہ خواص رکھتا ہے۔

جراثیم کش

اصلی شہد میں دو قسم کے جراثیم کش اجزاء ہوتے ہیں ایک کو ہم اینٹی سیپٹک اور دوسرے کو اینٹی بایوٹیک کہتے ہیں۔

جراحت میں استعمال

اصلی شہد کو ہم ہر قسم کے آپریشن میں استعمال کر سکتے ہیں۔ قدیم مصری اسے سرجیکل ڈریسنگ میں بھی استعمال کرتے تھے۔

کھانسی

شہد سے ہر قسم کی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔ صبح شام گرم پانی میں حل کر کے استعمال کرنا چاہیے۔

اعصابی تناؤ

شہد اعصابی تناؤ کے لئے ایک ٹانک ہے صبح نہار منہ ٹھنڈے پانی میں اور رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔

بے خوابی

اس مرض میں بھی شہد مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی میں حل کر کے پئیں۔

جلے ہوئے عضو

اگر جسم کا کوئی حصہ کسی بھی چیز سے جل گیا ہو تو فوری طور پر اس حصہ جسم پر شہد مل دیا جائے تو آبلہ نہیں پڑتا۔

دمہ

مرض دمہ میں شہد سے تیار کردہ چائے اکسیر ہے۔

ہاضمہ

ہاضمہ کی جملہ شکایتوں میں نہایت مفید ہے۔

قبض

شہد عمدہ قبض کشا ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے پرانی قبض کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

تھکان

شہد کے استعمال سے ذہنی اور جسمانی تھکان دور ہو جاتی ہے۔

حسن میں اضافہ

چہرے کے حسن میں اضافے کے لئے شہد اور زیتون کے تیل کا آمیزہ بنا کر چہرے پر دو گھنٹے تک لیپ رہنے دیں پھر نیم گرم پانی سے دھوئیں۔ زیتون کے تیل کے علاوہ تلوں کا تیل یا ارنڈی کا تیل بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قلوپطرہ، ہیلن آف ٹرائے، دیوطی، دیوی اور پدمنی وغیرہ نے اس قسم کے فارمولے اپنے حسن میں اضافے کے لئے استعمال کئے تھے۔

بڑھاپے کا علاج

اگر دیر تک جوان رہنے اور لمبی عمر حاصل کرنے کا ارادہ ہو تو ہمیشہ شہد اپنی غذا میں باقاعدگی سے استعمال کریں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا۔

اعضائے رئیسہ کی تقویت

شہد اعضائے رئیسہ کو تقویت دیتا ہے۔ دل، دماغ، جگر اور اعصاب کے لئے مقوی ہے۔ قوت باہ کو تقویت دیتا ہے۔

ذیابطیس

فی زمانہ یہ ایک ایسا مرض ہے جس کا شافی علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا ہے۔ ڈاکٹر فرقان سرمد کا کہنا ہے کہ ان کے تجربے میں یہ بات ہے کہ ایک چمچہ شہد اور چار رتی سلاجیت ملا کر اگر ذیابطیس کا کوئی مریض دن میں ایک مرتبہ استعمال کرے تو ایک ماہ کے بعد یہ مرض ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔

امراض قلب:

دل کے مرض سے بچنے کے لئے یا صحت یاب ہونے کے لئے شہد کو بکثرت استعمال

کریں قلبی امراض میں یہ اکسیر اعظم ہے۔

امراض جلد

جلدی امراض دو طرح کی ہوتی ہیں۔ ایک بصورت مرض جو کسی ایک شخص کو ایک وقت ہو
بصورت وبا جو بیک وقت بہت سے لوگوں کو اپنے لپیٹ میں لے لے۔ صحائف مقدسہ میں
انبیاء علیہم السلام کے ایسے معجزوں کا ذکر ہے جس کی مدد سے انہوں نے جلدی بیماری میں مبتلا
مریضوں کو شفایاب کیا۔ جلدی امراض میں شہد اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کریں۔ اس
سے بالوں کی سفیدی، بالوں کا گرنا، ایگزیما، چہرے کی چھائیاں، چھپاکی، پھوڑے، پھنسیاں،
بال چھڑ، سر خبادہ، سخت بالوں کا اگنا، مسے اور ناخن کے جملہ امراض میں بہت مفید ہے۔

نقرس اور وجع المفاصل

لنگڑا پن: جوڑوں کا درد، وغیرہ کے لئے بھی نیم گرم پانی میں شہد حل کر کے استعمال
کریں اور تکلیف کے مقام پر اس کی مالش کریں فائدہ ہوگا۔

حافظہ کی کمزوری

اس شکایت میں بھی میں نے شہد کو بہت مفید پایا ہے۔

بڑھے ہوئے غدود

جسم میں کوئی سا بھی غدود بڑھ گیا ہو شہد کے کچھ روز مسلسل استعمال سے وہ غدود دوبارہ
کنٹرول میں ہو جاتا ہے۔

خون کی کمی

اگر جسم میں خون کی کمی ہو گئی ہو تو نیم گرم دودھ میں شہد ملا کر استعمال کریں چند روز میں
بکثرت خون پیدا ہو جائے گا اور مرض جاتا رہے گا۔

بچوں کی نشوونما

صحت مند بچوں کے لئے شہد ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ یہ خون صاف کرتا ہے۔ بدہضمی
کو دور کرتا ہے۔ مرض بیری اور پلیگرا اسی میں مفید ہے۔ زیادہ پیشاب کو روکتا ہے۔ پھر

یہ کہ مسلسل جن بچوں کو شہد کھلایا جاتا ہے وہی ذہین اور فطین ہوتے ہیں۔ اور لوگ ان
کے ذہن پر رشک کرتے ہیں۔ شہد بچوں کے لئے آب حیات ہے۔

درد شقیقہ

اس مرض میں سر کے ایک جانب نصف حصہ میں کبھی دائیں اور کبھی بائیں جانب درد
ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس طرف درد ہو اس کے مخالف سمت میں دو قطرہ شہد
کان میں نیم گرم کر کے ڈال دیں اور کرشمہ دیکھیں۔

نزلہ زکام

اس مرض میں آج پوری دنیا مبتلا ہے دو چمچہ شہد اور آدھے لیموں کا رس ملا کر صبح نہار منہ گرم پانی
میں حل کر کے پئیں اور آدھے گھنٹے میں صحت یاب ہو جائیں پرانے نزلہ میں تین وقت لیں۔

فالج

اس مرض میں شہد عرق ادرک و پیاز ہم وزن لے کر تین حصہ پانی ملائیں اور جوش دے
کر رکھ لیں۔ گرمیوں میں تین دن اور سردیوں میں ایک ہفتہ آدھا تولہ سے بڑھا کر سوا
تولہ تک دن میں تین مرتبہ استعمال کروائیں۔

لقوہ

اس مرض میں لہسن اور شہد کا استعمال نہایت مفید ہے۔

نسیان۔ بھول

اگر دماغ کی کمزوری سے باتیں یاد نہ رہتی ہوں تو شہد، دودھ اور مغز بادام استعمال
کریں۔ سونف اور شہد کا استعمال بھی مفید ہے۔

رعشہ

اس مرض میں ہاتھ، پاؤں اور سر وغیرہ بے اختیار ہلنے لگتے ہیں۔ شہد اور دودھ گرم
کر کے پینے سے اس کی چند روز میں یہ شکایت دور ہو جاتی ہے۔

امراض چشم

آنکھ دکھنا، اندھرتا، ککرے، موتیا بند، ضعف بصارت وغیرہ میں آنکھوں میں شہد [illegible] مفید ہے۔ اصلی شہد سے آنکھوں میں جلن پیدا ہوتی ہے۔

امراض کان

بہرا پن، کانوں کا بجنا، کانوں کا زخم، پیپ، درد کان وغیرہ میں شہد چار مرتبہ کان میں ڈالا جائے تو تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

منہ اور حلق

مسوڑھوں پر خالص شہد ملنے سے مسوڑھوں کی تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ حلق کا ورم [illegible] خراش گرم پانی میں شہد کے غرارے سے ختم ہو جاتی ہے۔

امراض دانت

دانتوں کی گندگی، درد وغیرہ میں بھی شہد مفید ہے۔

زبان

زبان پر یا منہ میں چھالے پڑ گئے ہوں تو شہد لگائیں فائدہ ہوگا۔

تپ دق

اس کا دوسرا نام سل ہے۔ اس مرض میں پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتا ہے جسے ٹی بی کہا جاتا ہے شہد میں موجود کیلشیم اس مرض کو ختم کر دیتا ہے۔

امراض معدہ

تقویت معدہ، السر، قے ہچکی، بدہضمی، درد معدہ، پیاس کی زیادتی، دست، پیٹ کے کیڑے، وغیرہ میں بھی اس کا استعمال مفید ہے۔

جگر و تلی

امراض جگر و تلی میں یرقان، استسقاء، اور ضعف جگر کی تکلیف یا تلی کا بڑھنا ممکن ہے۔

ان تمام کے علاج کے لئے روزانہ ناشتے میں شہد کا استعمال مفید ہے۔

امراض گردہ و مثانہ

درد گردہ، درد مثانہ، پتھری، حبس البول وغیرہ میں ایک چمچہ شہد کا تواتر سے استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

آتشک

اس خبیث مرض میں شہد کا لگانا مفید ثابت ہوا ہے۔

جذام

اس مرض میں مبتلا لوگوں کو کوڑھی کہا جاتا ہے بکری کا دودھ اور شہد ایک ہفتہ پلائیں مرض جاتا رہے گا۔

ضعف باہ

اگر کوئی بھی شخص غلطی یا دیگر بیماری سے ضعف باہ میں مبتلا ہو گیا ہو تو بھیڑ، بکری، ہرنی، اونٹ، گائے یا بھینس میں سے جس کا دودھ ملے ایک پاؤ دودھ میں دو چمچہ شہد ملا کر ایک ماہ تک پئیں ایسی قوت مردمی حاصل ہوگی جسے احاطہ تحریر میں لانا مشکل ہے۔

جریان

اس مرض میں جسم سے قیمتی رطوبتوں کا اخراج ہوتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسپغول کا چھلکا اور شہد کا معجون بنا کر استعمال کریں۔

امراض نسواں

خواتین کمی خون، کمی حیض، زیادتی حیض، ورم رحم اور بانجھ پن وغیرہ کا شکار ہوتی ہیں۔ ان تمام امراض میں شہد کا استعمال نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

بخار

یہ مرض عام طور پر موسمی اثرات کی وجہ سے ہوتا ہے ان کے علاج میں دودھ و شہد مفید ہے۔

خسرہ۔ چیچک

اس مرض میں ہر سال ہزاروں بچے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ خوب کلاں (خاکشی)
شہد کا جوشاندہ استعمال کریں ایک ہفتے میں مرض تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔

زہر خوردنی

اگر کسی نے دانستہ یا نادانستہ طور پر زہر کھا لیا ہو تو زہر کو جسم سے خارج کرنے کے [لیے]
شہد بار بار چٹائیں یا پانی میں حل کر کے پلائیں تکلیف دور ہو جائے گی۔

زہریلے جانوروں کا کاٹنا

بھڑ، باؤلے کتے، بچھو، سانپ، یا کوئی اور زہریلا جانور کاٹ لے تو شہد کے ساتھ لہسن، ریٹھے کا چھلکا وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔

شراب اور تمباکو نوشی

ان دو منشیات کے استعمال سے نجات کے لئے شہد کا گرم پانی میں محلول بار بار استعمال کرنا چاہئے۔

بواسیر

اس مرض میں شہد اور گھی کا آمیزہ مسوں پر لگانا مفید ہے۔

خون کی خرابی

شہد ایک بے نظیر مصفی خون ہے۔ جس کی مثال نہیں ملتی۔ رات کو سونے سے قبل دودھ میں دو چمچ [شہد]
حل کر کے پی لیا کریں چند یوم میں خون کی تمام کثافتیں دور ہو جائیں گی۔

ضیق النفس

اس مرض میں بابائے طب حکیم بقراط شہد استعمال کراتے تھے۔

گنجا پن

اس مرض میں حکیم جالینوس شہد کے چھتے کے اندر سے مری ہوئی مکھیاں نکال کر خشک کر کے پیس کر شہد ملا کر سر پر لگانے کا مشورہ دیتے تھے۔

آدمی کا کاٹنا

گوبھی کے پتے کچل کر شہد میں ملا کر لگائیں۔

آگ سے جلنا

آگ کی وجہ سے اگر کوئی جگہ جل جائے تو شہد لگائیں۔

آنکھ

24 ماشہ آب زم زم، 1۔ تولہ شہد میں حل کر کے لگائیں۔

آنکھ دکھنا

1۔ پیاز کا پانی اور شہد برابر وزن ملا کر لگائیں۔

2۔ پیاز کا پانی 1 حصہ، شہد 1 حصہ، عرق گلاب 2 حصہ۔ ملالیں۔ روزانہ تازہ بنا کر آنکھوں میں 3 قطرے ڈالیں۔

آنکھوں کا ناسور

شہد کو آگ پر رکھیں جب گاڑھا ہو جائے تو سمندر جھاگ اور تھوڑا سا مازو کا سفوف اس میں ملا کر ناسور میں رکھیں۔

آنکھوں کی بیماری میں

شہد کو خالص تازہ پانی میں ملا کر آنکھیں دھونے سے آنکھوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ رات کو سوتے وقت سلائی سے خالص شہد کا جل کی طرح آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی بیماری کافور ہو جاتی ہے۔

آنکھ کی روشنی بڑھانا

1۔بکرے کے پتے کے عرق میں شہد ملا کر لگائیں۔

(2) صرف شہد آنکھوں میں سلائی سے لگائیں۔

(3) آب پتہ بکرا میں شہد ملا کر سلائی سے لگائیں۔

آواز بند ہونا بوجہ رطوبت و برودت

1۔شہد کو نیم گرم پانی میں حل کر کے قدرے ہینگ ملا کر پی لیں۔

2۔مرچ سیاہ رائی، ہینگ برابر وزن پیس کر شہد ملا کر چاٹیں۔

آواز بیٹھ جانا بوجہ سردی

شہدا تولہ دن میں چار بار چٹائیں۔

ابتدائے موتیا بند

1۔نرملی کے پھل شہد میں گھس کر لگائیں۔

2۔پیاز کا پانی 1 حصہ، شہد 1 حصہ، بھیم سینی کافور 1/4 حصہ ملا کر لگائیں۔

اجوائن خراسانی کا زہر

مغز چلغوزہ ایک تولہ کو شہد 4 تولہ میں ملا کر چٹائیں۔

2۔بکری کا دودھ اور شہد ملا کر پئیں۔

استسقاء

شہد ڈھائی تولہ، پانی، 7 تولہ میں ملا کر روزانہ نہار منہ پیا کریں۔

اقسام ورم

اسپغول 1 تولہ، تخم السی 1 تولہ، شہد 2 تولہ پیس کر ضماد کریں۔

کلہاڑی یا تلوار وغیرہ سے گہرا زخم

اگر کلہاڑی یا تلوار وغیرہ سے گہرا زخم ہو جائے تو اسی وقت خالص شہد کو باریک ململ کے ٹکڑے میں تر کر کے زخم پر لگا دیں تو زخم بہت جلد بھر جائے گا۔

امراض خون، جذام وغیرہ

مستی نیم 1 تولہ، شہد 1 تولہ، دودھ گائے ایک پاؤ ملا کر پئیں۔ غذا میں چنے کی روٹی ہمراہ گھی گائے، نمک بالکل نہ کھائیں۔

امراض طحال، دست، امراض پیٹ، جگر، کھانسی، دمہ، قبض، امراض دماغ

جڑ اندرائن 20 تولہ پانی 2 سیر میں جوش دیں 1/2 سیر پانی رہنے پر چھان لیں۔ اور شہد 2 تولہ، نوشادر 1 ماشہ ملا کر نرم آگ پر پکائیں۔ 2 چاول بھر شہد 6 ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔

انفلوئنزا

رس برگ تلسی ایک تولہ، رس ادرک ایک تولہ، شہد 5 تولہ ملائیں۔ دن میں تھوڑا تھوڑا چاٹیں۔

بچوں کی کھانسی

سفوف اتیس 4 رتی، شہد 1 ماشہ میں ملا کر چٹائیں۔

2۔کٹیلی، ناگ کیسر، لونگ، برابر وزن کا سفوف بنا کر دو گنا شہد میں ملائیں۔ تھوڑا تھوڑا دن میں چار بار چٹائیں۔

3۔بنسلوچن 1 حصہ، شہد 2 حصہ ملا لیں۔ دن میں تھوڑا تھوڑا چار بار چٹائیں۔

4۔کاکڑا سنگی 1 تولہ، شہد 2 تولہ ملا لیں۔ دن میں چند بار چٹائیں۔

5۔ جوکھار، کاکڑا سنگی، پوکھر مول، برابر وزن سفوف کر کے دو چند شہد ملالیں۔ یہ دن میں چار بار تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔

6۔ رس برگ گل مار بوٹی 15 تولہ، شہد 1 تولہ میں ملا کر چٹائیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ دن میں 3 بار دیں۔ یہ زکام کو بھی مفید ہے۔

بچہ کے دانت نکلنے میں دشواری

1۔ سفوف لاہوری نمک اور شہد ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔
2۔ چونا کھانے والا اور شہد دو چند ملا کر مسوڑھوں پر ملیں۔

بچہ کی زبان، ہونٹ، تالو پکنا

سفوف پیپل شہد میں ملا کر متاثرہ حصے پر لگائیں۔

بچہ کی قے روکنا

برگ تلسی 2 ماشہ، شہد 1 تولہ میں ملا کر پلائیں۔

بچے کو جب دانت نکل رہے ہوں

بچے کو جب دانت نکل رہے ہوں تو شہد اور نمک ہر روز مسوڑھوں پر ملنا نہایت مفید ہے۔ دانت جلد اور بلا تکلیف نکل آتے ہیں۔

بچھو کا زہر

1۔ سفوف لاہوری نمک اور شہد ملا کر کھائیں۔
2۔ رس لہسن 3 تولہ، شہد 3 تولہ ملا کر کھائیں۔

بخار

رس برگ تلسی 6 ماشہ، شہد 1 تولہ ملا کر صبح و شام پئیں۔

بخار، پتھری، سگ دیوانہ کا کاٹنا

کلونجی کو سرکہ میں تر کر کے خشک کر کے نیم بریاں کر کے شہد برابر وزن میں ملا لیں۔ 3 ماشہ سے 6 ماشہ تک دن میں تین مرتبہ چاٹیں۔

بخار مع لرزہ

4 عدد لہسن کی تری شہد 1 تولہ میں ملا کر کھائیں۔

بخار میں ہچکی

گلو 3 ماشہ کا جوشاندہ شہد 1 تولہ میں ملا کر صبح و شام پئیں۔

بدبو منہ

1۔ جڑ پان، ناگرموتھا برابر وزن میں پیس کر شہد میں ملالیں۔ ایک رتی دن میں چار پانچ بار کھائیں۔
2۔ شہد 1 تولہ کو پانی 1 پاؤ میں ملا کر غرغرہ کریں۔
3۔ سفوف باچھڑ 1 ماشہ، شہد 2 ماشہ میں ملا کر 2 بار دن میں زبان پر ملیں۔

بدن میں گانٹھیں

گانٹھیں پک کر بہنے لگیں تو چھال درخت سرس 2 ماشہ پانی سے پیس کر چھان کر شہد 6 تولہ ملا کر پئیں۔

شہد کی مکھی   نحل   BEE

اسم معروف:۔ شہد کی مکھی، فارسی، مگس شہد، عربی، نحل، ہندی، سارنگ۔
ماہیت:۔ مشہور ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک ۲ میں۔
رنگ و بو:۔ مائل بزردی اور بچہ سفید ذائقہ:۔ اصل یہ ہے کہ معلوم نہیں۔

مضر:۔گرم مزاجوں کو۔ مصلح:۔روغن زرد وشکر۔

بدل:۔معلوم نہیں ہے۔نسبت سیارہ:۔منسوب ہے مریخ سے۔

نفع خاص:۔جسم کو فربہ کرتی ہے۔کامل:۔تین ماشے تک یا زیادہ۔

ناقص:۔ماشہ ڈیڑھ ماشہ۔

افعال وخواص:۔اگر اس کے اس بچے کو جس کے پر نہ نکلے ہوں سائے میں سکھائیں اور بقدر ساڑھے تین ماشے نشاستے کے حریرے میں ملا کے پلائیں تو بہت جلد جسم کو فربہ کرتی ہے اور یہ فعل اس کا مجربات سے ہے اور اس کی رطوبت کا طلا بھڑ کے کاٹنے کے درد کا مسکن ہے اور اس کے ورم کا محلل۔

قران مجید میں شہد کی مکھی کا تذکرہ سورۃ النحل ۱۶ آیت ۶۸ میں آیا ہے۔

CAMPHOR کافور (17)

قرآنی نام: کَافُوْر

دیگر نام: KUFROS (یونانی)، COPHERKOPHER- (عبرانی)، HENNT (فرانسیسی)، ALHENNA (جرمن)، HENNA- EGYPTIAN PRIVET (انگریزی)، LAWSONIA (لاطینی)۔

حنا، حنان، یرنا (عربی)، پنا، حنا (فارسی)، حنا (اردو)، مہندی (ہندی، اردو، گجراتی، مرہٹی، بنگالی)، راگ گربھا، کراوا (سنسکرت)، مماتز (کشمیری)۔

نباتاتی نام: Lawsonia inermis Linn

(Family Lythraceae)

اسم معروف:۔کافور، فارسی، کاپور، عربی، کافور، ہندی، کپور۔

ماہیت:۔ایک درخت کا گوند ہے جو بشکل دیودار کے ہوتا ہے۔شاخیں سفید رنگ پتے مثل مولسری کے اور اس کے سب اجزاء سے کافور کی بو آتی ہے اور دار چینی کے درخت سے بھی نکلتا ہے۔

طبیعت:۔سرد خشک ہے درجہ سوم کے آخر میں مختلف قوتوں کے ساتھ اور اہل ہند اس کے برعکس یعنی گرم وخشک آخر سوم سے اول چہارم تک سمجھتے ہیں۔

رنگ وبو:۔سفید شفاف چمکدار صاف تیز بو ہوتا ہے۔

ذائقہ:۔قدرے تلخ وسرد بدمزہ ہوتا ہے اور بو نہایت تیز۔

مضر:۔سرد مزاجوں اور کمزوروں اور معدے اور باہ اور منی کو اور مولد سنگ مثانہ۔

مصلح:۔مشک۔عنبر۔جند۔بیدستر۔گلقند۔روغن سوسن ونرگس وبنفشہ۔طباشیر سفید اس کے وزن سے دگنی اور صندل بقدر ضرورت۔

نسبت سیارہ:۔زحل یا مریخ۔نفع خاص:۔تپ دق کو مفید مفرح روح حیوانی کا مقوی فساد ہوا کا دافع ہے۔کامل:۔دو رتی سے چار رتی تک اور نو ماشے قاطع باہ اور قاتل ہے۔ناقص:۔ایک رتی سے دو رتی تک حسب ضرورت وقوت مریض۔

افعال وخواص:۔مفرح ہے اور قلب ودماغ کا مقوی اور تپ دق اور تپوں اور ذات الجنب اور پھیپھڑے کے زخم اور دستوں اور تشنگی اور جگر وگردے کی سوزش کے لیے مفید ہے اور گلاب وصندل کے ساتھ دافع دردسر حار اور مقوی دماغ اور دھنیے کے پانی کے ساتھ تالو پر لگانا نکسیر کو بند کرتا ہے اور کاہو کی پتی کے ساتھ گرم مزاجوں کی بے خوابی کا دافع اور حرارت دماغ کا مسکن اور روغن گل کے ساتھ ضماد اورام حار کا محلل اور سرمہ اس کا رمد حار کو مفید اور آب کشنیز کے ساتھ قطوراً کان کے درد کا دافع اور غرارہ اس کا گلاب کے ساتھ دانتوں کے درد کا مسکن اور منہ آنے کو سودمند اور مشک وعنبر کے کھانا روح حیوانی کو قوت دیتا ہے۔تپ دق اور گرم تپوں کو مفید خلطی تپوں کو مضر، چھڑکنا اس کا زخموں کو صاف کرتا بھرتا اور بڑھنے سے روکتا ہے اور اگر عورت اپنے مقام بالخصوص پر طلاء کرلے تو مرد اس پر قادر نہ ہو اور اہل ہند اس کو مقوی باہ بھی جانتے مگر حکماء کے نزدیک قاطع باہ اور اس امر میں افیون سے بدتر ہے۔

قرآنی آیت بسلسلۂ کافور

(1) سُورۃ الدّھر 76 آیت نمبر 5

اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاْسٍ کَانَ مِزَاجُهَا کَافُوْرًا ۝

(ترجمہ) نیک لوگ (جنّت میں) شراب کے ایسے ساغر پئیں گے جن میں آب کافور

کی آمیزش ہوگی۔

سورۃ الدہر کی اس آیت میں جنّت کے مکینوں کے لیے ایسی شراب کا ذکر ہوا ہے جس میں کافور کا مزہ ہوگا۔ اسی سورۃ کی ایک دوسری آیت (نمبر 17) میں فرمایا گیا ہے کہ جنّت کی شراب میں سونٹھ یعنی زنجبیل کی آمیزش ہوگی (ملاحظہ ہوادرک)

تفسیر ماجدی میں کافور کے فوائد بیان کرتے ہوئے تحریر ہوا ہے کہ دنیا کی کسی چیز سے بھی جنت کی کسی نعمت کو تشبیہ دی جاتی ہے، تو وہ اس کی حسن وخوبی کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ کسی ضرر اور قبح کے لحاظ سے۔ مولانا ماجد کی نظر میں دُنیا کی کافور میں اگر کچھ مضرتیں ہوں بھی تو جنّت کی کافور پر ان کا کیا اثر۔ ٹھیک اسی طرح جیسے دنیا کے مشروبات کے سکر کا مطلق اثر شرابِ جنّت کے لذّت وسُرور پر نہیں۔

تفہیم القرآن میں کہا گیا ہے کہ کافور ملا ہوا پانی نہ ہوگا بلکہ ایک ایسا قدرتی چشمہ ہوگا۔ جس کے پانی کی صفائی، ٹھنڈک اور خوشبو کافور سے ملتی جلتی ہوگی۔

تفسیر حقانی میں ارشاد ہوا ہے کہ جنّت میں شراب طہور کا وہ پیالہ پینے کو ملے گا جس میں چشمہ کافور کی آمیزش ہوگی یا اس کا مزاج کافور ہی ہوگا۔ کوئی گرمی اور سوزش نہ ہوگی تا کہ حشر کی سب گرمی دُور ہو جائے۔

بیان القرآن میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کافور دنیا کا کافور نہ ہوگا بلکہ جنت کا کافور ہوگا۔ جناب یُوسف علی نے کافور کو انگریزی لفظ CAMPHOR کا ہم معنی بتایا ہے۔ اور لکھا ہے کہ وہ ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ تازگی دیتا ہے اور مشرق میں ایک ٹانک ہے۔ ان کے خیال میں اگر تھوڑی سی کافور کسی چیز میں ملادی جائے تو وہ چیز خوشبو اور مزہ کے لحاظ سے قابل قبول ہوگی۔ جناب پکتھال اور جناب عبداللطیف نے قرآن پاک کے انگریزی ترجموں میں لفظ کافور ہی تحریر کیا ہے۔

لسان العرب میں کافور کے کئی معنی دیئے گئے ہیں اور ابن درید کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ عرب قفور اور قافور بھی کہتے ہیں۔ اس کو ایک ایسا پودہ بتایا گیا ہے جس کی کلیاں اخوان کی کلیوں کی طرح ہوتی ہیں۔ اس کے سوا کافور کے معنی اس شے کے بھی بتائے گئے ہیں جو ہرن کے جسم سے دستیاب ہوتی ہے۔ المنجد میں کافور کو ایک

خوشبودار گھاس نیز کھجور کے شگوفہ کا غلاف اور خوشہ انگور نکلنے کی جگہ بتایا گیا ہے۔

لغات القرآن میں کافور سے مراد اس خول کی ڈی ہے جو شگوفہ کو اپنی آغوش میں چھپائے ہوتا ہے۔ مزید برآں یہ ایک دوا کا نام بھی ہے جو حدت کم کرتا ہے۔ اس کو سفید تیز خوشبودار تلخ مادہ بھی بتایا گیا ہے جو درخت کافور سے رس کر جم جاتا ہے۔ یہ درخت بحر ہند کے بعض جزیروں میں پیدا ہوتا ہے۔ مولانا سید سُلیمان ندوی کی رائے میں کافور کا تعلق ہندوستانی لفظ کپور یا کرپُور سے ہے۔

اس سے قبل کہ جنت کے ضمن میں جس کافور کا ذکر قرآن پاک میں ہوا ہے اس کی حقیقت اور ہیت معلوم کرنے کی سعی کی جائے مناسب ہوگا کہ پہلے آج کے کافور بہ معنی Camphor کی تاریخ پر ایک نظر ڈالی جائے اور پتہ چلایا جائے کہ دنیا کافور سے کب اور کیسے واقف ہوئی اور عربوں کو اس کا علم کس دور میں ہوا۔

زمانہ قدیم سے کافور کا ذریعہ دو بالکل مختلف نباتاتی خاندان کے پودے رہے ہیں ایک تو ملیشیا کا درخت ہے جو Dryobalanops aromatica کہلاتا ہے اس کا خاندان Dipterocarpaceae ہے۔ دوسرا ذریعہ چین اور جاپان کا دراز قد پیڑ ہے جس کو Cinnamomum camphora کہتے ہیں۔ یہ Lauraceae خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ ملیشیائی کافور درخت کی چھال سے رستا ہے اور جم جاتا ہے جس کو کھرچ کر نکال لیا جاتا ہے۔ جب کہ چینی کافور حاصل کرنے کے لیے درخت کی لکڑی کو پانی میں جوش دے کر عرق کو جما لیتے ہیں۔ ہندوستان میں کافی عرصہ قبل پہلے ملایا کا کافور لایا گیا جو ہندوستانی زبان میں کپور یا کرپور کہلایا۔ یہ بہت قیمتی ہوتا تھا۔ پھر کئی سو سال بعد یعنی غالباً بارھویں یا تیرھویں صدی عیسوی میں چینی کافور ہندوستانی بازاروں میں فروخت ہونے لگا جو نسبتاً ارزاں تھا۔ ملایا کے کافور کو بھیم سینی کپور یا قیصوری کپور اور کبھی کبھی قصوری کپور کہا جاتا تھا جب کہ چینی کافور صرف کپور کہلاتا تھا۔

عربوں کے ہندوستان سے پُرانے تجارتی تعلقات رہے ہیں جو اسلام سے قبل بھی تھے اور اسلام کے بعد بھی۔ بلکہ اسلام کے بعد ان میں تیزی سے اضافہ ہوا۔

چنانچہ یہ عین ممکن ہے کہ کافی عرصہ قبل عربوں نے ہندوستان کے وسط سے کافور سے واقفیت حاصل کر لی ہو اور اس کی تجارت کرتے ہوں۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ عربوں کو کافور کا علم کب اور کس دور میں ہوا۔ یہ بات تو یقینی اور حتمی طور سے کہی جاسکتی ہے کہ مصر، یونان، روم وغیرہ کی پرانی تہذیبوں میں ایک بھی حوالہ ایسا نہیں ملتا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ براہ راست یا بالواسطہ وہاں کے عوام یا خواص حضرت عیسیٰ سے قبل یا پھر کئی سو سال بعد تک کافور سے واقف رہے ہوں۔ مصر کی تہذیبی عجائبات، عمارات اور Mummies میں مختلف اقسام کی خوشبودار اشیاء کے استعمال کا ثبوت تو ملتا ہے جن میں قابل ذکر لوبان، (عربی، لُبان، انگریزی Frankincense)، روغن بلسان (Balsam) اور مُر مکی (Myrrh) ہیں، لیکن کوئی ایسی چیز، نشانی یا حوالہ نہیں پایا گیا جس میں کافور کا شائبہ بھی ہو۔ یہ بات ذہن نشین ہونی چاہیے کہ عرب جن چیزوں کی تجارت ہندوستان سے کرتے تھے ان سب کو مصر کے بازاروں میں فراہم کرتے تھے جہاں سے کافی اشیاء یونان تک لے جائی جاتی تھیں۔

یونان کے طبی ادب میں جس سونٹھ یعنی زنجبیل کا ذکر ملتا ہے اس کو ہندوستان سے یونان پہنچانے کا سہرا عربوں کو جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر ہندوستانی عطریات، مصالحے اور موتی وغیرہ کے تذکرے اور حوالے مصر و یونان کے قدیم ادب میں ملتے ہیں لیکن کافور کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا ہے۔ یونان اور روم کے معروف دانشوروں اور مفکروں میں سے کسی ایک نے بھی کافور کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ارسطو، افلاطون، پلائنی (Pliny)، ڈائس کورائڈ (Dioscorides)، تھیوفراسٹس (Theophrastus) اور ہیروڈوٹس (Herodotus) جیسے عالموں نے اپنی کسی تصنیف میں کافور کا حوالہ نہیں دیا ہے۔ حکیم جالینوس کی تصنیفات میں بھی کافور کا بیان نہیں پایا جاتا ہے۔

جارج واٹ نے کافور کی تاریخ کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ پہلی مرتبہ ایک مشہور عرب طبیب حکیم اسحاق ابن عمران نے نویں صدی عیسوی میں ملایا کی کافور کی طبی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ وہی دور ہے جب مشہور جغرافیہ داں خردازبہ نے اپنی کتاب میں کافور پر

تبصرہ کیا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے لکھا ہے کہ نویں صدی میں ایک عرب سیاح نے بتایا کہ عرب لائی جانے والی ہندوستانی پیداوار میں آبنوس، بید، عود، کافور، لونگ، جوز بوا اور قسم قسم کی عطریات ہوتی تھیں۔ برخلاف اس کے 14ھ میں جس سیاح نے حضرت عمرؓ کو جن ہندوستانی درآمدات کی تفصیل بتائی تھی اس میں کافور کا نام نہ تھا۔

مسٹر فلپ ہتی نے تاریخ عرب کی انگریزی تصنیف میں عراق اور ایران کے باب میں لکھا ہے کہ اسلام کے ظہور میں آنے کے زمانے تک عرب کافور سے ناواقف اور لاعلم تھے اور اس کے ثبوت میں وہ واقعہ بیان کیا ہے جب حضرت سعد بن وقاص کی قیادت میں (637ء) میں عراق و ایران فتح کر لیا گیا تو کچھ عرب سپاہیوں کو ایک بستی میں کافور ملا جس سے پہلے وہ واقف نہ تھے لہٰذا نمک سمجھ کر کھانے میں ڈال لیا۔ اسی واقعہ کو ابن الطقطقی (الفخری) نے حضرت سعد کے باب میں زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ کافور پانے کا واقعہ مدینہ میں حضرت عمر کو سنایا گیا۔ روایت یوں بیان ہوئی ہے۔

''کسی عرب کو وہاں (عراق و ایران کی مہم کے دوران) ایک چمڑے کی تھیلی ملی جس میں کافور تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو لا کر دیا۔ انھوں نے اسے نمک سمجھ کر کھانے میں ڈالا۔ اس سے قبل وہ کافور کے مزہ سے واقف نہ تھے اور نہ ان کو یہ علم تھا کہ یہ کیا ہے۔''

انہوں نے اس کافور کو دو درہم کے عوض خرید لیا۔ یہ واقعہ تاریخ طبری میں بھی درج ہے۔

مندرجہ بالا دی گئی کافور کی تاریخ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ چھٹی صدی تک عرب کافور سے بالکل ناواقف تھے۔ اور غالباً ہندوستان میں بھی یہ کوئی عام استعمال کی چیز نہ تھی۔ اسلام کے ظہور میں آنے کے فوراً بعد عربوں کے لیے علم کے خزانے کھل گئے اور سائنس کے ہر شعبہ میں انہوں نے زبردست پیش رفت کی۔ علم طب کی ترقی تو مسلمانوں کا ایک عظیم کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔ ساتویں اور آٹھویں صدی عیسوی میں ہی یونانی اور ہندوستانی زبانوں میں لکھی گئی اہم سائنسی اور طبی موضوعات کی کتابوں کے عربی

میں تراجم ہوئے اور نباتاتی دواؤں کے استعمال کو ایک ایسی شکل دی گئی جس سے بعد میں ساری دنیا مستفید ہوئی۔ علم کی ترقی کے اسی دور میں عربوں کو ایران کے ذریعہ ہندوستان کے کافور کی طبی اہمیت کا اندازہ ہوا اور پھر عربوں کے توسط سے ساری دنیا میں کافور کو ایک اہم دوا کے طور پر تسلیم کیا جانے لگا لیکن عربوں نے اور نہ ہی یورپین اقوام نے کافور کو عطریات میں شامل کر کے غذا یا مشروبات میں استعمال میں لانے کی کوشش کی کیونکہ یقیناً وہ کافور کے اندرونی استعمال کے نقصانات سے واقف تھے۔

ملایا کا کافور اس وقت تک بہت کمیاب اور قیمتی رہا جب تک کہ چینی کافور بین الاقوامی طور پر بازاروں میں نہ آ گیا۔ تیرھویں صدی میں مارکو پولو نے جب ملایا کا سفر کیا تو اسے وہاں کافور پیدا کرنے والے درختوں Dryobaanops aromatica کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس زمانے میں بھی کافور کی قیمت سونے کی قیمت کے برابر تھی۔ چینی کافور غالباً پندرھویں صدی کے اواخر یا سولھویں صدی کے اوائل میں یورپ لایا گیا۔

اب اگر کافور کی تاریخ مختصراً بیان کی جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کا کرپُور (کپور) ایران میں کافور کہلایا اور ایران ہی کے ذریعہ ساتویں اور آٹھویں صدی میں عرب اس سے نسبتاً مانوس ہوئے اور جب انہوں نے اس کی طبی خصوصیات کو پرکھ لیا تو نویں صدی تک وہ شہرت عطا کر دی جس کا سلسلہ آج تک چلا آ رہا ہے۔ بوعلی سینا کے بتائے ہوئے کافوری علاج ساری دنیا میں تسلیم کر لیے گئے۔

کافور ایک نہایت تیز بُو اور تلخ مزہ کی نباتاتی شے ہے۔ ملایا کی کافور کا اصل جز d-borneol ہے جب کہ چینی کافور کا جز 2-camphanone ہے۔ یہ دونوں کیمیاوی اجزاء toxic ہوتے ہیں اور غذا میں قطعاً استعمال نہیں کیے جا سکتے ہیں۔ کافور کا استعمال متلی، چکر اور شدید پیٹ کا درد پیدا کر سکتا ہے۔ فالج کا بھی اثر ہو سکتا ہے۔ اسی لیے کافور سے بنی دواؤں کے استعمال میں احتیاط لازم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کافوری دواؤں کو بچوں سے بچا کر رکھنا چاہیے کیونکہ غلطی سے استعمال سے ان کی ہلاکت ہو سکتی ہے۔ کافور کا اصل استعمال خارجی طور سے لگائے جانے والے

مرہموں میں ہوتا ہے۔ ایسے مرہم درد کش ہوتے ہیں اور Fibrositis، neuralgia جیسے نہ جانے کتنے امراض میں نہایت کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ غذا اور مشروبات میں کافور کا ملانا نہ تو طبی اعتبار سے صحیح ہے اور نہ مزہ کے اعتبار سے۔ دنیا کے کسی علاقہ اور کسی دور میں کافور کو پانی، مشروبات اور غذا میں استعمال نہیں کیا گیا جب کہ دوا کے طور پر اس کے خارجی اور داخلی استعمال کی افادیت مسلّم ہے۔

کافور کی تاریخ اور سائنسی خصوصیات کی روشنی میں دو باتیں ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعثت نبویؐ کے زمانہ میں عرب عوام جو قرآنی آیات کے مخاطب اوّل تھے، کافور سے مانوس نہ تھے۔ دوسرے یہ کہ جب ساتویں صدی عیسوی میں یا اس کے بعد وہ اس سے مانوس ہوئے بھی تو عطر (خوشبو) یا غذائی اشیاء کی حیثیت سے نہیں بلکہ نہایت مفید دوا کے طور پر۔ اب اگر ان تاریخی اور سائنسی وطبی نتائج کو سچ مان لیا جائے تو اس بات کے امکانات اجاگر ہو جاتے ہیں کہ قرآنی آیت (سورۃ الدہر) میں جس کافور کا ذکر ہوا ہے وہ موجودہ ملیشیائی یا چینی کافور نہیں ہے بلکہ کسی ایسی خوشبو اور عطر کا نام ہے جو عربوں کو بہت پسند رہی ہوگی اور وہ اس سے بہت مانوس رہے ہوں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے کہ وہ ادرک (زنجبیل) کے شوقین تھے چنانچہ غذا اور مشروبات میں اس کو ملاتے تھے۔ اسی لیے سُورۃ الدہر کی آیت نمبر 17 میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ جنتیوں کو سونٹھ ملی شراب سے نوازا جائے گا۔ یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ قرآن پاک میں جن نباتات، اثمار یا نباتاتی اشیاء کا ذکر کیا گیا ہے ان سب سے قرآن پاک کے مخاطب اوّل خوب واقف تھے۔ مثلاً پھلوں میں انگور، زیتون، انار، کھجور اور انجیر کا ذکر ہے لیکن آم یا امرود وغیرہ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے جو ان کے لیے مہیا ہونے والے پھل نہ تھے۔ یہی بات ان سارے نباتات کی بابت کہی جا سکتی ہے جن کے حوالے مختلف آیات میں ملتے ہیں۔ صرف ایک دوزخ کا زقوم غالباً ایسا درخت ضرور ہے جس کے ہیبت ناک اور زہریلے ہونے کی اطلاع منکروں کو دی گئی تاکہ ان میں ڈر پیدا ہو اور وہ گناہوں سے پرہیز کریں۔ حالانکہ زیادہ واقفیت نہ ہونے کی بناء پر اسلام دشمن عناصر نے ایک واویلا مچا دیا اور ابوجہل نے تو یہاں تک

۔۔یا کہ زقوم حقیقتاً کھجور ہے جسے وہ اور اس کے ساتھی جہنم میں کھائیں گے۔ غرض کہ ان تفصیلات کے تحت یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ کافور یقیناً کوئی ایسی چیز تھی جس کی خوشبو اور شربتی خوبیوں کا عرب اچھا علم رکھتے تھے۔

اب اہم سوال یہ ہے کہ قرآنی لفظ کافور کا تعلق اگر موجودہ کافور سے نہیں ہے۔ تو پھر وہ کیا ہے۔ اس مسئلہ کے حل کے لیے ہمیں بائبل کی کتاب Song of Soloman (باب اول) کی آیت نمبر 14 پر غور کرنا ہوگا۔ اس آیت میں ایک لفظ آیا ہے۔ جس کا تلفظ عبرانی زبان میں کافیر (Kopher) کوفیر یا کوفر (Copher) بتایا گیا ہے۔ مذکورہ آیت میں حضرت سلیمانؑ فرماتے ہیں۔

''میرے لیے محبوب ایسا ہے جیسے کہ باغ کے لیے کافیر (یا قافیر) کا خوبصورت گچھا۔''

مولڈ نکے نے لکھا ہے کہ شروع کے انگریزی اور دیگر یورپین زبانوں میں بائبل کے تراجم میں اس لفظ کو Camphor یا Camphire کا ہم معنی سمجھا گیا لیکن بعد ازاں جب نباتاتی تاریخ اور عبرانی و یونانی زبانوں میں نباتات کے ناموں کا جائزہ لیا گیا تو پتہ چلا کہ زمانہ قدیم میں حنا یعنی مہندی کو عبرانی زبان میں کافیر اور یونانی زبان میں کوفراس کہتے تھے۔ یہ بھی علم میں آیا کہ مہندی کا درخت حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں سارے عرب علاقوں اور مصر میں عام طور سے پیدا ہوتا تھا جو اپنی پتیوں اور خوشبودار پھولوں کی وجہ سے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ برخلاف اس کے کافیر بہ معنی Camphor کا سلیمانی دور میں کوئی وجود نہ تھا اور نہ کوئی تصور۔ ان حقائق کی روشنی میں آج جتنے بھی بائبل کے اہم تراجم ہیں ان میں کافیر کا ترجمہ حنا کیا گیا ہے۔ Moffat Version. Jastrow Version اور Goodspeed Version اس کی چند اہم مثالیں ہیں۔

یہاں ڈائس کورائڈس کا حوالہ دینا بھی بہت ضروری ہے۔ وہ اپنے زمانے کا ایک جید عالم گزرا ہے اس نے طبی اور نباتاتی سائنس پر جو کتابیں لکھی ہیں ان کو آج بھی ساری دنیا میں قدر کی نظر سے پڑھا جاتا ہے اور پودوں کی تاریخ بیان کرنے میں

ان کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ ان تصنیفات میں (جن کا دور پہلی صدی عیسوی کا ہے) مہندی کے لیے جس لفظ کا بار بار استعمال کیا گیا ہے وہ کافراس ہی ہے۔

اب قابل غور و فکر بات یہ ہے کہ قرآنی لفظ کافور کا منبع سنسکرت لفظ کرپور ہے۔ جیسا کہ اکثر علماء کا خیال ہے یا پھر قرآنی کافور کی بنیاد عبرانی اور یونانی زبان کے الفاظ کافیر اور کوفراس ہیں۔ راقم الحروف کی ناچیز رائے میں تاریخی اور سائنسی دلائل اس بات کو بہت واضح کر دیتے ہیں کہ قرآن کریم کا بیان کردہ کافور ہندوستانی کرپور یا کپور نہیں ہو سکتا ہے لہٰذا اس لفظ کی بنیاد عبرانی اور یونانی زبان کے وہ الفاظ ہیں جن کے معنی حنا یعنی مہندی کے ہیں۔ اس حقیقت سے کون واقف نہیں کہ عربی اور عبرانی زبانوں کا منبع اور بنیاد قدیم سامی زبان ہے اسی لیے نہ جانے کتنے عربی الفاظ عبرانی الفاظ سے ملتے جلتے اور ہم وزن ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یونانی اور دوسری عجمی زبانوں کے الفاظ بھی عربی میں مستعمل ہو گئے اور عربی زبان کا حصہ بن گئے اور قرآن پاک میں جگہ پا گئے۔ حافظ سیوطی اور دوسرے بہت سے علماء نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔ نباتات کے ناموں کے اعتبار سے یہ نظریہ اور بھی واضح ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوئے کئی نباتات کے نام ان عبرانی ناموں کے ہم وزن ہیں۔ جن کا ذکر مقدس انجیل اور توریت میں ہوا ہے۔ ذیل کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

1۔ مسور کا قرآنی نام عدس — بائبل کا نام Adasha
2۔ انار کا قرآنی نام رمان — بائبل کا نام Rimmon
3۔ زیتون کا قرآنی نام زیتون — بائبل کا نام Zaith
4۔ انگور کا قرآنی نام عنب — بائبل کا نام Enav
5۔ ککڑی کا قرآنی نام قثاء — بائبل کا نام Kishuim
6۔ ترنجبین کا قرآنی نام من — بائبل کا نام Man
7۔ پیاز کا قرآنی نام بصل — بائبل کا نام Belsal
8۔ انجیر کا قرآنی نام تین — بائبل کا نام Teenah

اب اگر غور کیا جائے کہ قرآن مجید اور مقدس بائبل کے یہ سارے الفاظ ایک

دوسرے کے ہم معنی اور ہم وزن ہیں تو کیا ممکن نہیں ہے کہ حنا (مہندی) کے لیے بائبل کا لفظ کافیر (یونانی کوفراس) اور قرآن پاک کا لفظ کافور ایک ہی ہو۔ کچھ بعید نہیں کہ ''کافور'' عربی میں مہندی کے لیے حنا کے ساتھ زمانۂ قدیم میں استعمال ہوتا رہا ہو اور جب موجودہ کافور، جو اصل میں فارسی لفظ ہے اور سنسکرت لفظ کرپور کا دوسرا روپ ہے۔ ساتویں یا آٹھویں یا نویں صدی میں عرب میں عام طور پر پہچانا جانے لگا ہو تو عربی لفظ کافور بہ معنی حنا فارسی لفظ کافور بہ معنی Camphor سے منسلک ہو گیا ہو اور مہندی کے لیے صرف حنا رہ گیا ہو۔ اسٹائن گاس کی شہرت یافتہ ڈکشنری میں کافور کو فارسی لفظ ہی بتایا گیا ہے۔ نباتات اور نباتاتی اشیاء کے ناموں میں ایسی تبدیلیاں دنیا کی ساری زبانوں میں ہوتی رہی ہیں۔ ساتویں صدی میں ایران اور عراق پر اسلامی اقتدار کے بعد عربی اور فارسی زبانوں کا اثر ایک دوسرے پر کافی پڑنے لگا تھا۔ بہت سے فارسی الفاظ عربی میں اور عربی الفاظ فارسی میں مستعمل ہو گئے۔ آٹھویں صدی میں عربوں کے توسط سے طبی سائنس کو زبردست فروغ حاصل ہوا اور فارسی لفظ کافور بہت عام ہو گیا۔ یہ وہی دور ہے جب قرآن کریم کے تراجم فارسی میں کیے جانے لگے اور تفاسیر کا نہایت مفید سلسلہ شروع ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اس سے قبل عربی میں قرآن پاک پر جتنا بھی لکھا گیا ہوگا اس میں کافور کے لفظ کی وضاحت کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ہوگی۔

مندرجہ بالا دی گئی تاریخی اور سائنسی حقائق کی بنیاد پر اب اگر قرآنی کافور کو حنا (مہندی) تسلیم کرلیا جائے تو بات بالکل صاف اور واضح ہو جاتی ہے۔ حنا (یعنی Lawsonia inermis) عرب علاقوں کا معروف پودا ہے جو کسی زمانے میں اپنی پتیوں اور خوشبودار پھولوں کی بناء پر وہاں کے سماج میں بڑی اہمیت رکھتا تھا۔ پھولوں سے عطر حنا حاصل کیا جاتا تھا جو اپنی خوشبو اور دل و دماغ کو فرحت پہنچانے میں بے مثل سمجھا جاتا تھا۔ شادی بیاہ، مذہبی رسومات اور دعوتوں میں عطر حناء کا استعمال ضروری سمجھا جاتا تھا۔ امراء اور روساء کے شاہی غسل خانوں میں وہ پانی فراہم ہوتا تھا جس میں حنا کے پھول ملے ہوتے تھے۔ مصر میں جنازہ کو محفوظ کرنے کے لیے لوبان

بر لگاتے اور خوشبو کے لیے عطر حنا چھڑکتے تھے۔ حنا کی پتیوں سے خضاب بنانا اور رتوں کے ہاتھ پیر اور چہرے کو حنائی رنگ سے سجانا عربوں میں بہت عام تھا۔ عطر حنا ن تاثیر سرد ہوتی ہے لہٰذا خوشبو اور ٹھنڈک کے اعتبار سے اس کی آمیزش اور ملاوٹ ں اور شراب کو فرحت و سرور کا مزید ذریعہ بنادیتی ہے۔

کافور کا ذکر کئی احادیث میں آیا ہے لیکن کسی بھی حدیث میں اس کی نہ تو تاثیر ان ہوئی ہے اور نہ ہی اس کو ایک دوا بتایا گیا ہے۔ اس طرح طب نبوی کے ضمن میں ر کو نہیں شامل کیا گیا ہے۔ گویا کہ احادیث کی روشنی میں بھی یہ یقین کے ساتھ نہیں ہا جاسکتا کہ جس کافور کا ذکر رسولؐ خدا نے فرمایا ہے وہ آج کا کافور (Camphor) ہوگا۔ کئی احادیث کے بموجب رسول اللہؐ نے جنازہ کو غسل نے کے بعد کافور لگانے کی ہدایت فرمائی۔ ایک موقع پر آپؐ نے خود ہی ایک جنازہ ل ہو جانے کے فوراً بعد ''کافور'' لگایا۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ کے زمانہ میں حجاز اور نجد کافور بہ معنی Camphor کا عام طور سے اس قدر دستیاب ہونا کہ اسے تجہیز و فین میں استعمال کیا جائے نہ تو قرین قیاس لگتا ہے اور نہ ہی سائنس کی تاریخ اس کی ت دیتی ہے۔ برخلاف اس کے کافور بمعنی عطر حنا کا عام طور سے ملنا اور مختلف ع پر بہ آسانی میسر ہونا قرین قیاس ہی نہیں بلکہ یقینی کہا جاسکتا ہے۔ یہاں یہ بھی ہر ہے کہ مصر وغیرہ میں اسلام سے قبل بھی جنازہ پر عطر حنا لگایا جاتا تھا۔ اس موقع پر ت پھر دہرائی جاسکتی ہے کہ تیرھویں صدی تک ملایا کی کافور کی قیمت سونے کے ی چنانچہ ایسی قیمتی چیز کا ساتویں صدی میں، خاص طور سے عرب میں، عام ال ممکن نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلامی طب کے فروغ کے نتیجہ میں کافور صرف ، دواؤں میں استعمال ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ تیرھویں صدی کے بعد جب چینی کافور ستان اور عرب کے بازاروں میں دستیاب ہونے لگا تو یہ کافی ارزاں ہو گیا اور ر مصنوعات میں اس کا استعمال شروع ہو گیا۔

آج کل تو کافور بہت ہی سستا ہو گیا ہے کیونکہ یہ تارپین کے تیل سے بنایا نے لگا ہے اور پلاسٹک کی صنعت میں اس کی کافی کھپت ہو گئی ہے۔

جارج واٹ نے کافور پر اپنے تحقیقی مقالہ میں لکھا ہے کہ یونان، مصر اور عرب کی جتنی بھی تصنیفات اسلام سے قبل کی ملتی ہیں ان میں کافور کا ذکر نہیں ملتا ہے صرف ایک حوالہ اس لفظ کا ملتا ہے اور وہ ہے عربی کے مشہور شاعر امرؤالقیس کا ایک شعر، اس شعر میں لفظ ''کافور'' دیا گیا ہے۔ جارج واٹ نے مذکورہ شعر نہیں تحریر کیا ہے اور نہ ہی اس کے معنی دیئے ہیں۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ امرؤالقیس کی شاعری میں لفظ ''کافور'' کا ہونا اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ اس کا اشارہ Camphor کی جانب ہو۔ ہوسکتا ہے کہ کافور کے نام سے عطرِ حنا کی بات کی گئی ہو۔

لسان العرب میں العجاج (762ء) اور الراعی (738ء) کے چند اشعار حوالے کے طور پر دیئے گئے ہیں جن میں کافور لفظ ملتا ہے۔ ان شعراء کا دور امرؤالقیس کے تقریباً دوسو سال بعد کا ہے جب کہ اسلام کی سائنسی ترقی بالعموم اور طبی ترقی بالخصوص کی داغ بیل ڈالی جاچکی تھی لہٰذا اس وقت ہوسکتا ہے کہ کافور (Camphor) کا علم مُفکّروں اور عالموں اور شاعروں کو ہو چکا ہو یا پھر اس زمانے کے شعراء نے بھی کافور بہ معنی حنا کے ہی لیے ہوں۔ ویسے بھی عربی اور فارسی شاعری میں خوشبو اور لطافت ورنگینی کے لیے حنا کا ذکر کیا جاتا رہا ہے۔

موجودہ علم کے پس منظر میں ایک اور امر قابل توجہ ہے وہ یہ کہ انگریزی زبان کی سبھی اہم لغات انیسویں صدی کے اواخر میں اور بیسویں صدی کے اوائل میں شائع ہوئی ہیں ان میں Camphor کے معنی جہاں ملایا اور چین کے کافور کے دیئے ہیں وہاں ایک معنی حنا کے بھی دیئے ہیں۔ اسی طرح بائبل سے متعلق جتنی لغات اور تحقیقاتی کتابیں ہیں سب میں کافور (کافیر) کے معنی حنا کے ہی دیئے گئے ہیں۔

فرانس سے شائع ہونے والی (1871ء) کتاب۔ La Botanique de La Bible میں کافور کو فرانسیسی میں HENNI کہا گیا ہے۔ حیرت اس بات کی ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی کے مفسرین قرآن کی نظر سے یورپین زبانوں کی ڈکشنریاں اور بائبل پر تحقیقاتی کتابیں کیسے رہ گئیں۔ بہر حال راقم سطور کی ناچیز رائے میں سورۃ الدہر کی آیت میں بیان شدہ لفظ ''کافور'' کے معنی حنا (حنا)

کتے ہیں لیکن حتمی طور سے یہ طے کرنا کہ قرآنی کافور موجودہ Camphor ہے یا رحنا۔ ان دانشوروں اور مفکروں کا کام ہے جو عربی زبان پر قدرت رکھتے ہیں اور ب اسلام اور اس کی تاریخ کے مستند عالم ہیں۔

میں ان تمام علماء سے اپیل کرتا ہوں جو سعودی عرب، مصر اور دوسرے اسلامی لک نیز ہندوستان کی اعلیٰ درسگاہوں میں اسلامیات کے شعبوں سے متعلق ہیں کہ س موضوع پر غور وفکر فرمائیں اور نئی سائنسی تحقیقات کی روشنی اور پس منظر میں جن کا ر زیر نظر مضمون میں کیا گیا ہے، اپنا قطعی نظریہ پیش فرمائیں۔

واضح رہے کہ بعض قرآنی الفاظ کے معنی تو مختلف اخذ کیے جاسکتے ہیں اور ایسا کیا یا ہے لیکن الفاظ کے اختلافی مفہوم سے قرآن کریم کے پیغام میں ذرہ برابر بھی ہیں آیا ہے۔ چنانچہ ''مزاجہا کافوراً'' کا مفہوم ٹھنڈک بخشنے والا جام بھی ہوسکتا ، صاف وشفاف پانی کا چشمہ بھی کہا جاسکتا ہے اور حنا کی خوشبو والا شربت بھی لیکن ن سے کوئی بھی مطلب ومعنی اس پیغام میں فرق نہیں لاتا ہے جس کے ذریعہ اللہ الیٰ نے متقیوں کے لیے جنت میں بہترین [illegible]وبات فراہم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

ارشاداتِ رسولؐ بسلسلۂ کافور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا اور آخرت میں خوشبوؤں کی ار حنا کی کلی (فاغیہ) ہے (سید الریاحین فی الدنیا والآخرۃ الفاغیہ) (راوی، ت عبداللہ بن بریدہ، شعب الایمان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ خوشبو حنا کی کلی غیہ) تھی۔ (حضرت انس بن مالک، شعب الایمان)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کے نزدیک درختوں میں ت پیارا پودہ مہندی (حنا) کا ہے۔ (بخاری)

جب کبھی نبی کریم کو زخم ہوتا یا کانٹا چبھتا تو آپؐ اس پر حنا کا لیپ

فرماتے ۔(راوی حضرت ام سلمٰی ۔ترمذی، مسند احمد)

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کسی نے درد پا کی شکایت کی تو حنا لگانے کی بات کی۔(کہا)(راوی حضرت ام سلمٰی، ابوداؤد)

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس حنا موجود ہے۔ یہ تمہارے سروں کو پرنور کرتی ہے۔(حضرت واثلہ، ابن عساکر)

7۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون سے فرمایا" (پہچان کے لیے) تم کم از کم اپنے ناخن حنا سے رنگ لیتیں۔" (راوی حضرت عائشہ، ابوداؤد)

8۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ (حنا) جوانی کو بڑھاتی اور حسن میں اضافہ کرتی ہے۔" (راوی حضرت انس بن مالک، ابونعیم)

9۔ ناک میں قسط الھندی ڈالنا۔ یہ دریائی ہوتی ہے۔ اسے کست بھی کہتے ہیں۔ جیسے کافور اور قافور (باب 405 کتاب الطب، بخاری)

10۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہوا تو آپؐ باہر آئے اور فرمایا کہ "تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اسے نہلاؤ، پانی اور سدر سے اور آخر میں کافور (قافور) چھڑکو۔" (لگاؤ)۔ (راویہ۔ حضرت ام عطیہ، کتاب الجنائز، بخاری)

ارشادات بائبل بہ سلسلہ (بائبل، کوفیر، Kopher)

1۔ کتاب غزل الغزلات۔ باب 1 آیت 14

"میرا محبوب میرے لیے عین جدی کے انگورستان سے مہندی (بائبل۔ Kopher) کے پھولوں کا گچھا ہے۔"

2۔ کتاب غزل الغزلات۔ باب 4 آیت 13

"تیرے باغ کے پودے لذیذ میوہ دار انار ہیں۔ مہندی (بائبل۔ Kopher) اور سنبل بھی۔"

(18) کھجور DATE

قرآنی نام: نَخل، نَخِیل، نَخلَة

دیگر نام: DATE (انگریزی)، DATTE (فرانسیسی)، PALMULA (لاطینی)، DATTERO (اطالوی) TAMAR.TAMARIM (عبرانی)، FOINIKS (یونانی)، DATIL (ہسپانوی)، FEENIK (روسی)، تمر، نخل (فارسی، عربی)۔ خُرما (فارسی، اردو، پنجابی)، کھرجور (سنسکرت)، کھجور (اردو، ہندی، پنجابی، مرہٹی، گجراتی)، کھیجور (بنگالی)، کھنر (کشمیری) کرجورو (تیلگو) تینی چائی (ملیالم) پیری چائی (تامل)۔

نباتاتی نام: Phoenix dactylifera Linn

(Family- palmae/Aracaceae)

عربی، رطب ہندی، فارسی خرمائے ہندی، ملتانی، پنڈ، سندھی کتل، بنگلہ کھجور۔ مرہٹی ہندی، انگریزی، ڈیٹ Date۔ مشہور ہے عراقی کھجور بہترین سمجھی جاتی ہے۔ نصف سیر کھجور ۱۲۷۵ درجہ کیلوری غذائیت کے ہوتی ہے۔ رنگ۔ سیاہ و سرخ مائل۔ ذائقہ: شیریں۔ مزاج گرم ۲، تر۔ مقام پیدائش۔ عراق میں کھجور کی سالانہ پیداوار قریباً تین لاکھ ٹن ہے۔ مصلح۔ سرکہ۔

افعال و استعمال: کثیر الغذا، مولد خون اور ہاضم ہے۔ باہ لاتی ہے اور معدہ، جگر اور باہ کو قوت بخشتی ہے۔ بارد مزاجوں کے واسطے خوب مواقف ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے امراض بارده لقوه فالج میں مفید ہے۔ اس کی گٹھلی دستوں کو بند کرتی ہے۔ جلی ہوئی خون بہنے کو بند کرتی ہے۔ زخموں کو صاف کرتی ہے۔ اور اس کا منجن دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ حیدرآباد دکن میں کھجور کے درخت کا تازہ رس (سیندھی) سل و دق کے مریضوں کو استعمال کراتے ہیں۔ (غیر سمی)

قرآنی آیات بسلسلہ کھجور

(1) سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 266

اَیَوَدُّ اَحَدُ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِیْهَا مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْکِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ o

(ترجمہ) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ کھجوروں اور انگوروں کا ہو جس کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں (اور) اس کے یہاں اس باغ میں اور بھی قسم کے میوے ہوں اور اس کا بڑھاپا آ چکا ہو اور اس کے عیال کمزور ہوں۔ اس (باغ) پر ایک بگولا آئے کہ اس میں آگ ہو تو وہ باغ جل جائے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لیے کھول کر نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم فکر سے کام لو۔

(2) سورۃ الانعام 6 آیت نمبر 100

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا وَّالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰی ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِهٖ اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ o

(ترجمہ) اور وہ وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی روئیدگی کو نکالا اور پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ ہم اس سے اوپر تلے چڑھے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھوں سے خوشے نکلتے ہیں۔ نیچے کو لٹکتے ہوئے اور ہم نے باغ انگور اور زیتون اور انار کے پیدا کیے، باہم مشابہ اور غیر مشابہ۔ اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو، بیشک ان سب میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں۔

(3) سورۃ الانعام 6 آیت نمبر 142

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُکُلُهٗ وَالزَّیْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَیْرَ مُتَشَابِهٍ کُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ o

(ترجمہ) اور وہ وہی اللہ تو ہے جس نے باغ پیدا کیے ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے اور بغیر

چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم مشابہ بھی اور غیر مشابہ بھی۔ اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئیں اور اس کا حق (شرعی) اس کے کاٹنے کے دن ادا کر دیا کرو اور اسراف مت کرو۔ بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(4) سورۃ الرعد 13 آیت نمبر 4

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ o

(ترجمہ) اور زمین میں پاس پاس قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں اور کھجوریں گنجان بھی اور چھترے بھی ایک ہی پانی سے سیراب کیے جانے والے اور پھر ہم ان میں سے پھلوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں بیشک ان سب میں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں دلائل موجود ہیں۔

(5) سورۃ النحل 16 آیت نمبر 10-11

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِیْهِ تُسِیْمُوْنَ o یُنْبِتُ لَکُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ o

(6) سورۃ النحل 16 آیت نمبر 67

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَکَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ o

(ترجمہ) اور کھجور اور انگوروں کے پھلوں میں بھی تمہارے لیے سبق ہے۔ تم ان سے نشہ آور چیزیں اور کھانے کی عمدہ چیزیں بناتے ہو۔ بیشک اس میں (بڑی) نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

(7) سورۃ بنی اسرائیل 17 آیت نمبر 90-91

وَقَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ یَنْبُوْعًا o اَوْ تَکُوْنَ لَکَ

جنّةٌ مِن نّخِيلٍ وّ عِنَبٍ فتفجّرَ الانهٰرَ خللها تفجِيرًا o

(ترجمہ) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک کہ (عجیب وغریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لیے زمین سے چشمہ جاری کر دو یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو۔

(8) سورۃ الکھف 18 آیت نمبر 32

واضرب لهم مّثلاً رّجلين جعلنا لاحدهما جنّتين من اعناب وّ حففنٰهما بنخل وّ جعلنا بينهما زرعًا o

(ترجمہ) اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کیجیے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے دے رکھے تھے اور انہیں کھجور سے گھیر رکھا تھا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔

(9) سورۃ مریم 19 آیت نمبر 23

فاجآءها المخاض الى جذع النّخلة قالت يٰليتني متّ قبل هٰذا وكنت نسيا منسيّا o

(ترجمہ) سو انہیں دردزہ ایک کھجور کے درخت کی طرف لے گیا اور وہ بولیں کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی۔

(10) سورۃ مریم 19 آیت نمبر 24-25

فنادٰها من تحتهآ الّا تحزني قد جعل ربّك تحتك سريّا o وهزّي اليك بجذع النّخلة تسٰقط عليك رطبا جنيّا o

(11) سورۃ طٰہٰ 20 آیت نمبر 71

قال اٰمنتم له قبل ان اٰذن لكم انّه لكبيركم الّذي علّمكم السّحر فلاقطّعنّ ايديكم وارجلكم مّن خلاف وّلا وصلّبنّكم في جذوع النّخل ولتعلمنّ ايّنآ اشدّ عذابا وّابقٰى o

(ترجمہ) (فرعون نے) کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک وہ تمہارا بھی بڑا اور استاد ہے جس نے تمہیں بھی جادو سکھایا ہے۔

سو اب میں تمہارے ہاتھ پیر کٹواتا ہوں اسی طرف سے اور تمہیں کھجور کے درختوں پر سولی چڑھاتا ہوں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ دونوں میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیرپا ہے۔

(12) سورۃ المؤمنون 23 آیت نمبر 19

فانشانا لكم به جنّٰت من نّخيل وّاعناب لكم فيها فواكه كثيرة وّمنها تاكلون o

(13) سورۃ الشعرا 26 آیت نمبر 148

وّزروع وّنخل طلعها هضيم o

(ترجمہ) اور کھیتوں اور خوب گندھے ہوئے گچھے والے کھجوروں میں؟

(14) سورۃ یٰس 36 آیت نمبر 33-35

واٰية لّهم الارض الميتة o احيينٰها واخرجنا منها حبّا فمنه ياكلون o وجعلنا فيها جنّٰت مّن نّخيل وّاعناب وّفجّرنا فيها من العيون o ليأكلوا من ثمره وما عملته ايديهم افلا يشكرون o

(ترجمہ) اور ایک نشانی ان لوگوں کے لیے۔ زمین مردہ ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے غلے نکالے۔ سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور ہم نے اس (زمین) میں باغ لگائے کھجوروں اور انگوروں کے اور اس (زمین) میں چشمے جاری کر دیے تاکہ لوگ اس (باغ) کے پھلوں سے کھائیں اور اس سارے نظام کو ان کے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا۔ سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

(15) سورۃ قٓ 50 آیت نمبر 10

والنّخل باسقٰت لّها طلع نّضيد o

(ترجمہ) اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہو رہے ہیں اگائے۔

(16) سورۃ القمر 54 آیت نمبر 18-20

كذّبت عادٌ فكيف كان عذابي ونذر o انّآ ارسلنا عليهم ريحا صرصرا في يوم نحس مّستمرّ o تنزع النّاس كانّهم اعجاز نخل مّنقعر o

(ترجمہ) عاد نے بھی تکذیب کی سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟ ہم نے ان پر ایک تند ہوا مسلط کی ایک دائمی نحوست کے دن۔ لوگوں کو اس طرح اکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے ہوں۔

(17) سورۃ الرحمٰن 55 آیت نمبر 10-11

وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ o فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ o

(ترجمہ) اور اسی نے زمین کو خلقت کے واسطے رکھ دیا کہ اس میں میوے ہیں اور غلاف دار کھجور کے درخت ہیں۔

(18) سورۃ الرحمٰن 55 آیت نمبر 68-69۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ o فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ o

(ترجمہ) ان دونوں میں میوے ہوں گے خرمے اور انار۔ سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(19) سورۃ الحاقۃ 69 آیت نمبر 6-7

وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ o سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى o كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ o

(ترجمہ) اور رہے عاد سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کیے گئے۔ (اللہ نے) ان پر مسلط کر دیا تھا سات رات اور آٹھ دنوں تک لگاتار۔ تو وہاں اس قوم کو یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا وہ گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں۔

(20) سورۃ عبس 80 آیت نمبر 24-32

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ o اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا o ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا o فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا o وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا o وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا o وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا o وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا o مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ o

(ترجمہ) سو انسان ذرا دیکھے اپنے کھانے کی طرف۔ ہم نے خوب پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو خوب پھاڑا اور پھر ہم نے اگایا اس میں غلّہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون

اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارے۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کے لیے۔

قرآنی ارشادات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار ان احسانوں اور مہربانیوں کا ذکر کیا ہے جو اس نے پھلوں کی صورت میں انسان کو عطا کئے ہیں۔ ان پھلوں میں یوں تو انگور، انجیر، انار اور زیتون کا تذکرہ بار بار آیا ہے لیکن جس پھل اور درخت کا حوالہ سب سے زیادہ دیا گیا ہے۔ وہ ہے کھجور۔ اس کا بیان نَخل۔ النخیل (جمع) اور نخلة (واحد) کے ناموں سے بیس مرتبہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہوں مندرجہ بالا آیات)

کھجور کی قسموں اور اس کی گٹھلیوں وغیرہ کا ذکر بھی قرآن پاک میں الگ الگ ناموں سے کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ الحشر (آیت 5) میں کھجور کی ایک نفیس قسم کو "لِينَة" کہا گیا ہے۔ اسی طرح سورۃ النسآء کی دو آیات (53 اور 124 میں "نقيرا" کا لفظ تمثیل کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ جس کے لغوی معنی یوں تو کھجور کی گٹھلی میں چھوٹی سی نالی کے ہیں لیکن تشبیہ دی گئی ہے ایسی چیز سے جو نہ ہونے کے برابر یعنی حقیر ترین ہو۔ ایسی ہی مثال سورۃ فاطر (آیت 13) میں لفظ "قطمیر" سے دی گئی ہے۔ جس کے معنی اس باریک جھلی کے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے۔ "النوىٰ" کے معنی یوں تو زیادہ تر مفسرین قرآن نے عام گٹھلی کے لیے ہیں لیکن جناب عبداللہ یوسف کے نزدیک سورۃ الانعام (آیت 95) میں اس کا اشارہ کھجور کی گٹھلی کی جانب ہے۔ "العرجون" کھجور کے گچھے کی جڑ کو کہتے ہیں جو درخت پر خشک ہو کر ہنسلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ سورۃ یٰسٓ (آیت 39) میں اس کی مثال نئے چاند کی دی گئی ہے۔ "حَبل" کے معنی یوں تو کسی بھی رسی کے ہو سکتے ہیں لیکن جناب یوسف علی کی نظر میں حَبل (رسی) کی بابت سورۃ اللھب (آیت 5) میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ ابولہب کی بیوی کی گردن پر ہو گی۔ وہ کھجور کی پتیوں سے بنی رسی ہے۔ اسی طرح سورۃ القمر کی آیت نمبر 13 میں لفظ "دُسُر" کا استعمال ہوا ہے اس کے معنی بھی Palm-Fibre کے لیے گئے ہیں۔ (یوسف علی نوٹ نمبر 5138) اب اگر مختلف ناموں

سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کھجور کا ذکر قرآن حکیم میں اٹھائیس بار ہوا ہے۔

کھجور کے درخت کا نباتاتی نام Phoenix daclylitera ہے۔ عربی میں یوں تو اس کو نخل کہتے ہیں اور اس کے پھل کو ''تمر'' کہا جاتا ہے لیکن عرب اور افریقہ کے ممالک میں تمر کے علاوہ بھی کھجور دوسرے بہت سے ناموں سے موسوم ہے۔ کچھ عرب ملکوں میں ہندی لفظ کھجور اور فارسی لفظ خرما بھی کافی عام ہوگیا۔ عرب کے بازاروں میں کھجور اپنی قسموں (Varieties) کے نام سے بھی بکتا ہے۔ جیسے ''زاہدی''۔ ''حلاوی''۔ ''حیاتی''۔ ''مضافاتی'' اور ''فاطمی'' وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یورپین زبانوں کے برخلاف عربی، فارسی، ہندی اور اردو میں عام طور سے جو الفاظ پھل کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہی ان کے درختوں کے لیے مستعمل ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا کھجور سے مراد پھل اور درخت دونوں کی ہے اور یہی بات تمر کے لیے بھی جاسکتی ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کھجور کی کاشت آٹھ ہزار سال قبل جنوبی عراق میں شروع کی گئی تھی۔ اس وقت دنیا میں کہیں بھی پھلدار پودوں کی کھیتی کا تصور تک نہ تھا۔ اسی لیے سمجھا جاتا ہے کہ تہذیب کے بنانے اور سنوارنے میں جتنا دخل کھجور کا ہے کسی اور پودے کا نہیں ہے۔ Phoenix جو کھجور کی جنس کا نباتاتی نام ہے وہ ایک ایسی خیالی اور افسانوی چڑیا کا بھی نام ہے جس کو مصر میں Mythical Bird کہا جاتا ہے اور جس کی بابت یہ روایت مشہور ہے کہ کئی ہزار سال قبل یہ چڑیا عرب کے ریگستان میں پائی جاتی تھی۔ یہ پانچ سو سال تک زندہ رہ کر اپنے آپ کو جلا کر خاک کر دیتی اور پھر اپنی ہی راکھ سے نئی زندگی پا کر نمودار ہوجاتی تھی۔ یونان کے مفکروں کا خیال تھا کہ کھجور کا کچھ نہ کچھ تعلق اس چڑیا سے ضرور رہا ہوگا۔ اسی لیے ایک کہانی یونانی ادب میں بیان کی جاتی ہے کہ انسان کے وجود میں آنے کے فوراً بعد ایک بہت بڑی چڑیا زمین سے آسمان کی جانب پرواز کر کے گم ہوگئی لیکن اس کا ایک پر زمین پر گر پڑا اور کھجور کا درخت بن گیا۔

عربوں میں ایک پرانی کہاوت تھی کہ سال میں جتنے دن ہوتے ہیں اتنے ہی کھجور کے استعمال اور فوائد ہیں اور حقیقت بھی کچھ ایسی ہی لگتی ہے۔ ایک طرف اس کی

لکڑی عمارت اور فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے تو دوسری جانب اس کی پتیوں سے (جن کو شاخیں بھی کہا جاتا ہے) بے شمار مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ عربوں میں پرانا رواج تھا کہ خوشی اور فتح و کامرانی کے موقع پر لوگ کھجور کی پتیوں کو ہاتھ میں لے کر لہراتے ہوئے جلوس کی شکل میں نکلتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں آپ کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور مدینہ کے لوگ اپنے ہاتھوں میں کھجور کی پتیاں (ٹہنیاں) لیے ہوئے اپنی خوشی اور شادمانی کا اظہار کرتے رہے۔

کھجور کی گٹھلیاں جانوروں کے لیے موزوں چارہ ہیں اور اس کے پھل انسان کے لیے بہترین غذا ہیں۔ اس کی غذائیت کا اندازہ اس کے کیمیاوی اجزاء سے کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس میں تقریباً ساٹھ فیصد Invert Sucar اور Sucrose کے علاوہ اسٹارچ، پروٹین Collulose, Poetin, Tannin اور چربی مختلف مقدار میں موجود ہیں۔'' علاوہ ازیں اس میں وٹامن ''A'' وٹامن ''B'' وٹامن ''B2'' اور وٹامن ''C'' بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے معدنیاتی اجزاء بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یعنی سوڈیم، کیلشیم، سلفر، کلورین، فاسفورس اور آئرن، غذائیت سے بھرپور ان کھجور کے پھلوں سے مشروبات، سرکہ، مٹھائیاں، شکر اور ایک قسم کا شیرہ تیار کیا جاتا ہے جو شہد کے مانند ہوتا ہے۔

کھجور ایک dioeceous پودہ ہے یعنی اس میں نر اور مادہ درخت ہوتے ہیں۔ ان دونوں کے پھلوں کے ذریعہ Cross Pollination ہوتا ہے۔ تب ہی مادہ پودوں میں پھل آتے ہیں۔ ایک نر درخت کے پھول ایک سو مادہ درختوں کے Pollination کے لیے کافی سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام سے قبل عرب قبائل کی آپسی دشمنی اور رقابت میں ایک دوسرے کو نقصان اور ضرر پہنچانے کا ایک طریقہ یہ بھی تھا کہ دشمن کے کھجور کے باغات تہس نہس کر دیئے جائیں۔ نر پودوں کو خاص طور سے کاٹ دیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی اور درختوں کو بلا شدید ضرورت کاٹنے کو ''فساد فی الارض'' سے تعبیر کیا۔ جنگی معرکوں سے قبل جہاں

ایک جانب معصوموں کی جان لینے سے باز رہنے کا حکم ہوتا تو دوسری طرف یہ بھی تاکید ہوتی کہ کوئی سرسبز اور شاداب درخت نہ کاٹا جائے۔ اسلام کا یہ طریقہ عمل جس میں پودوں کے Conservation اور حفاظت پر زور دیا جاتا تھا یقیناً ایک انقلابی رجحان اور قابل ستائش سائنسی طرز فکر تھا۔ اسی شعور اور عمل کی ضرورت آج بھی ساری دنیا میں محسوس کی جارہی ہے۔ ایک مرتبہ بنی نضیر کی بستی کا محاصرہ کرتے ہوئے جب مسلمانوں کو جنگی مصلحتوں کی بناء پر نخلستان کے کچھ کھجور کاٹنے پڑے تو ان کو شدید صدمہ اور دکھ ہوا۔ اس موقع پر قرآنی ارشاد کے ذریعہ بتایا گیا کہ ضروری حالات کے پیش نظر انہیں ایسا کرنے پر مجبور ہونا پڑا لہٰذا یہ عمل جائز تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل تھی۔ یہ بات قرآن پاک میں یوں فرمائی گئی ہے۔

مَاقَطَعْتُمْ مِنْ لِّيْنَةٍ اَوْتَرَكْتُمُوْهَاقَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ o

(ترجمہ) تم لوگوں نے کھجوروں (لینۃ) کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر رہنے دیا۔ یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا اور (اللہ نے یہ اذن اس لیے دیا) تاکہ فاسقوں کو ذلیل وخوار کیا جاسکے۔

کھجور کے بے مثال طبی فوائد ہیں۔ بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کھجور کھانا مفید ہے۔ یہ دماغ کا ضعف مثانی ہے اور یادداشت کی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔ قلب کو تقویت دیتی ہے اور بدن میں خون کی کمی کو دور کرتی ہے۔ گردوں کو قوت دیتی ہے۔ سانس کی تکالیف میں بالعموم اور دمہ میں بالخصوص سود مند ہے۔ کھانسی، بخار اور پیچش میں اس کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔ یہ دافع قبض کے ساتھ پیشاب آور بھی ہے۔ قوت باہ کو بڑھانے میں مددگار ہے۔ غرضیکہ کھجور کا استعمال ایک مکمل غذا بھی ہے اور اچھی صحت کے لیے ایک لاجواب ٹانک بھی۔ طب نبوی میں کھجور کی بڑی افادیت بیان کی گئی ہے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث کے بموجب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ صبح کو سات کھجوریں کھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضور کو خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھاتے دیکھا۔" اسی طرح حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے فرمایا کہ "میں نے حضورؐ کو ککڑی (قثاء) کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔"

حضرت عائشہؓ نے بھی فرمایا ہے کہ "حضورؐ تربوز کو کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔" ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے کسی موقع پر حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ کچھ ہی دن قبل بیماری سے اٹھے تھے۔ گویا کہ بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران کھجور کھانے کو منع فرمایا گیا۔ اس ممانعت کے پیچھے ٹھوس سائنسی دلائل ہیں کیونکہ برخلاف انگور اور انجیر کے کھجور میں Dietary Fibre کافی ہوتا ہے جو فضلہ بناتا ہے اور بیماری کے دوران یا اس سے نجات پانے کے فوراً بعد کسی ایسی غذا کا استعمال طبی اعتبار سے نقصان دہ ہے جو فضلہ پیدا کرتا ہے۔

بعض مفسرین نے سورۃ مریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کھجور کو حاملہ عورتوں کے لیے سودمند بتایا ہے۔ جب حضرت عیسیٰؑ تولد ہونے والے تھے تو اللہ کے حکم سے حضرت مریم کو یروشلم سے کچھ دور بیت لحم کے مضافات میں ایک کھجور کے درخت کے نیچے پہنچا دیا گیا۔ جہاں وہ اپنے قیام کے دوران تروتازہ (رُطب) کھجور کھاتی رہیں۔ وہیں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی۔ (ملاحظہ ہو سورۃ مریم۔ آیت 23 اور 25) اس واقعہ سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ حضرت مریم کو ان کی ذہنی اور جسمانی تکالیف کے دوران کھجور کا پھل اس لیے میسر کرایا گیا کیونکہ وہ ایک مکمل غذا تھی۔

کھجور کا درخت نخلستان کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس میں بہترین پھل اس وقت آتے ہیں جب اس کی جڑیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہوں اور اوپر کا حصہ دھوپ کی تمازت میں جھلس رہا ہو۔ کھجور کا درخت پچاس سے اسی فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ عام طور سے اس میں شاخیں نہیں ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی کچھ اشجار شاخوں والے پیدا ہوجاتے ہیں جو Branched Palm کہلاتے ہیں۔ ان کو سورۃ الرعد (آیت 4) میں "اکہرے اور دہرے" درخت کہا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)۔ کھجور کی عمریں تو دو سو برس ہوتی ہے لیکن اچھے پھلوں کی پیداوار ایک سو برس تک جاری رہتی

ہے۔اس کے درخت بیجوں سے بھی اگائے جاتے ہیں لیکن عمدہ اور تیز بڑھنے والے
وہ ہوتے ہیں جنہیں Suckers کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔ یہ سکر نوعمر درختوں کے
نچلے حصے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کھجور گو کہ دراز قد ہوتے ہیں لیکن ان کی جڑیں
زمین کے اندر گہری نہیں ہوتیں۔اس طرح جڑوں کے اعتبار سے یہ دوسرے ریگستانی
پودوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتے ہیں اور تیز آندھی میں جڑ سے اکھڑ سکتے ہیں۔اثل (
جھاؤ۔ ہندی) اور عاقول (جواسا، ہندی) وغیرہ عرب کے وہ ریگستانی پودے ہیں
جن کی جڑیں دس سے تیس فٹ تک زمین کے اندر جاتی ہیں جب کہ کھجور کی جڑیں عام
طور سے صرف پانچ فٹ زمین میں ہوتی ہیں۔ کھجور کے درخت کی اس کمزوری کی
مثال سورۃ القمر (آیات 18 سے 20) میں یوں بیان ہوئی ہے کہ:

''قوم عاد پر جب عذاب پڑا تو وہ طوفانی ہواؤں سے اس طرح فوت ہو گئے
جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔''

عاد کے دراز قد لوگوں کے اس حشر کا واقعہ سورۃ الحاقۃ (آیت 7) میں بھی
بیان ہوا ہے۔

اپنی خوبصورتی کی بنا پر کھجور کے باغات ایک پرفریب منظر پیش کرتے ہیں۔
عرب، افریقہ اور جنوبی یورپ کے شاعروں اور ادیبوں نے اس کا بڑے دل کش انداز
میں اپنی تخلیقات میں تذکرہ کیا ہے۔ ہومر نے اپنی مشہور زمانہ رزمیہ کتاب ''اوڈیسی''
میں کھجور کو ''تمر'' کے نام سے حسن کا نشان بتایا ہے۔ شیکسپیئر اور چاسر (Chaucer)
نے بھی اس کو حسن کی علامت سے تعبیر کیا ہے۔ بعض عرب علاقوں میں، خاص طور سے
فلسطین میں لڑکیوں کا نام تمر رکھا جاتا ہے۔

جغرافیائی اعتبار سے کھجور کی پیداوار کا علاقہ مغربی ہندوستان سے لے کر شمال
مشرقی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے لیکن اس کی اصل اور مقدم کاشت نیز پیداوار ایران
عراق، سعودی عرب اور مصر میں ہوتی ہے۔ ویسے ایشیا اور افریقہ کے بہت سے
ممالک کھجور کاشت کرتے ہیں۔ ہندوستان کھجور کی پیداوار کے لحاظ سے اہمیت نہیں
رکھتا ہے لیکن کچھ عرصہ سے گجرات، راجستھان اور پنجاب میں چند اچھی ورائٹیز کی

ت کی جارہی ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہندوستان کھجور کی
ورت کے اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا۔ فی الحال نرم اور خشک (چھوہارے)
ر افغانستان، عراق، ایران، عمان اور کویت سے ہر سال تقریباً ایک لاکھ ٹن درآمد
جاتے ہیں جن کی مالیت کم و بیش اٹھارہ کروڑ روپے ہوتی ہے۔

کھجور کی عالمی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری ملکوں
مقامی کھپت کے ماسوا پانچ سے آٹھ لاکھ ٹن کھجور دنیا کے بازاروں میں بھیجا جاتا
جس کا ایک بڑا حصہ یورپ جاتا ہے جہاں کرسمس کے دوران اس کی مانگ بہت
جاتی ہے۔ امریکہ میں کیلی فورنیا اور اریزونا کے صوبوں میں کھجور کی کاشت
ے پیمانے پر شروع کر دی گئی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق 1982ء میں کھجور کی
پیداوار چھبیس لاکھ ٹن تھی جس کا 56 فیصد حصہ عراق، سعودی عرب، مصر اور ایران
پیدا کیا گیا۔

کھجور کی اہمیت کے پیش نظر ایف، اے، او، (F.A.O) نے ایک عالمی تحقیقاتی
عراق کی راجدھانی بغداد میں 1978ء میں قائم کیا ہے۔ اس کا نام Palmand
Date Research Cent رکھا گیا ہے۔ یہاں سے ایک اہم سائنسی رسالہ
Date Palm Jor کے نام سے مستقل شائع ہوتا ہے۔

عراق کا شہر بصرہ کھجور کی تجارت کے لیے زمانہ قدیم سے بہت مشہور رہا ہے۔
ج بھی سب سے زیادہ کھجوریں اسی بندرگاہ سے برآمد کی جاتی ہیں۔ یہ بات قابل ذکر
ے کہ بصرہ شہر دو اقسام کے ''تمر'' کی بنا پر مشہور ہے۔ ایک تو وہ تمر جو اصل کھجور ہیں اور
رے ''تمر ہند'' جو اصلی Tamar indus india کا عربی نام ہے اور جو
دوستان سے بصرہ درآمد کی جاتی ہے۔ ساری عرب دنیا میں ہندوستانی املی یعنی تمر ہند
استعمال غذا اور شربتوں میں بہت مقبول ہے۔ انگریزی زبان میں املی کو
Tamarin کہتے ہیں جو اصل میں تمر ہند کا بگڑا ہوا روپ ہے۔

ہندوستان کے کئی صوبوں میں کھجور کی جنس (Genus) کا ایک دوسرا پودہ
ی تعداد میں پایا جاتا ہے جس کو ہندوستانی کھجور (Indian Date Palm)،

یا جنگلی کھجور کہتے ہیں اور جس کے شیرہ Sap سے عمدہ قسم کا گڑ بنایا جاتا ہے۔ اس کا نباتاتی نام Phoenix sylvestris ہے۔ چونکہ عربی کھجور یعنی Phoenix dactylifera کے جنگلی پودے دنیا میں کہیں بھی نہیں پائے گئے ہیں لہٰذا کچھ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کے جنگلی کھجور سے ہی عراق (عرب) کا کاشت شدہ Cultivated کھجور وجود میں آیا ہے۔

کھجور کی تاریخی اور سماجی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کی غذائی اور طبی خصوصیات کی روشنی میں اسے اگر ایک ''نباتاتی نعمت'' کہا جائے تو نہایت مناسب ہوگا۔ اسی نعمت کی طرف قرآنی ارشادات میں کئی بار احترام کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل وفہم رکھتے ہیں۔

ارشادات رسول بسلسلۂ کھجور (عربی تمر، نخل، نخیل، رطب)

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''درختوں میں ایک ایسا درخت ہے جو مرد مومن کی طرح ہوتا ہے۔ اس کی پتیاں بھی نہیں جھڑتیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ کھجور (نخل) کا درخت ہے۔'' (راوی حضرت عبداللہ بن عمر۔ بخاری۔ مسلم)

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صبح نہار منہ کھجوریں (تمر) کھایا کرو کہ ایسا کرنے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔'' (راوی حضرت عبداللہ بن عباس، مسند فردوس)

3۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکی ہوئی تازہ کھجور (رُطب) سے روزہ افطار فرماتے تھے۔ اگر وہ نہ ہوتو پرانی کھجور (تمر) سے اور اگر وہ بھی نہ ہوتو پانی اور ستو سے۔ (راوی، حضرت انس بن مالک، ترمذی، ابوداؤد)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''برنی کھجور ایک عمدہ دوا ہے۔'' (راوی حضرت ابو ہریرہ، ذہبی راوی، حضرت انس بن مالک، ابن السنی، ابونعیم، راوی حضرت ابی سعید الخدری، ابونعیم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھجور (رُطب) کھانے سے قولنج [نہیں] ہوتا۔'' (راوی حضرت ابو ہریرہ، ابونعیم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس عظیم عجوہ کھجور میں ہر بیماری سے ...ہے۔ نہار منہ کھانے سے یہ زہروں کا تریاق ہے'' (راوی۔ حضرت عائشہ، مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عجوہ کھجور جنت سے ہے۔ اس میں ...ے شفا ہے۔'' (راوی، حضرت عبداللہ بن عباس، ابن النجار)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس کسی نے مدینہ کے دو پہاڑوں ...درمیان کی وادی میں پیدا ہونے والی کھجوروں میں سے سات کھجوریں نہار منہ ...یں۔ اسے شام ہونے تک کوئی زہر نہ اثر کریگا اور جس نے شام کو کھائیں وہ صبح ...مامون رہیگا۔'' (راوی، حضرت عامر بن سعید، مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رات کا کھانا ہرگز نہ چھوڑو۔ خواہ ...ٹھی کھجور ہی کھالو۔ رات کا کھانا چھوڑنے سے بڑھاپا طاری ہوتا ہے۔'' ...ی، حضرت جابر بن عبداللہ، ابن ماجہ، راوی، حضرت انس بن مالک، ترمذی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی کہ روزہ دار عجوہ کھجور یا کسی اور کھجور سے روزہ ...لتے (ذہبی)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس گھر میں کھجور ہو وہ گھر والے بھوکے ...رہتے۔'' (راوی حضرت عائشہ صدیقہ، مسلم)

ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم نے ان کی ...ت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ کیونکہ ان کو مکھن کے ساتھ کھجوریں پسند ...۔ (راوی حضرت بسر کے صاحبزادے ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابو اسید الساعدی نے اپنی شادی کے ولیمہ پر رسول اللہ صلی اللہ ...علیہ وسلم کو مدعو کیا۔ ان کی بیوی خدمت کرتی رہیں اور آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے ...حضور اکرمؐ کو کیا پلایا۔ انہوں نے رات کو مٹی کے ایک کونڈے میں کھجوریں بھگوکر ...ں۔ صبح آپ کو یہ پانی پلایا گیا۔ (راوی حضرت سہل بن سعد الساعدی۔ بخاری)

14۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ کھجوروں (رُطب) کے ساتھ کھیرے (قثاء) کھا رہے تھے۔ (راوی، حضرت عبداللہ بن جعفر۔ بخاری، مسلم ابن ماجہ، ترمذی)

15۔ میں نے (شادی سے قبل) کھیرے (قثاء) اور کھجور (رُطب) کھائے اور خوب موٹی ہوگئی۔ (راوی حضرت عائشہ۔ بخاری۔ مسلم نسائی۔ ابن ماجہ)

16۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منقّی (زبیب) اور کھجور (تمر) بیک وقت بھگونے سے منع فرمایا۔ (راوی، حضرت جابر بن عبداللہ۔ بخاری، راوی عبداللہ بن ابی قتادہ، ترمذی، نسائی)

17۔ میں بیمار ہوا۔ میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں پر رکھا تو ہاتھ کی ٹھنڈک میری ساری چھاتی میں پھیل گئی۔ پھر فرمایا کہ دل کا دورہ پڑا ہے۔ حارث بن کلدہ (طبیب) سے، جو ثقیف میں ہے۔ رجوع کرو۔ چاہئے کہ سات عجوہ کھجوریں کوٹ کر کھلائی جائیں۔ (راوی، حضرت سعد بن ابی وقاص، ابوداؤد، مسند احمد، ابونعیم)

18۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صہیب سے فرمایا "تم کھجوریں کھا رہے ہو جب کہ تمہاری آنکھیں دکھ رہی ہیں۔" (راوی، حضرت صہیب، طبری)

19۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ حضرت علی ان خوشوں سے کھجور کھانے لگے پھر آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم بس کرو۔ اس لیے کہ تم ابھی کمزور ہو اور بیماری سے اٹھے ہو۔ (راوی۔ حضرت ام المنذر بنت قیس انصار۔ ترمذی ابوداود۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد)

20۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح مدینہ کی سات کھجوریں (عجوہ) کھالیں وہ اس دن زہر (سم) اور سحر سے محفوظ رہیگا۔ (راوی، حضرت سعد بن ابی وقاص۔ بخاری، مسلم، حضرت عامر سعد، ابوداؤد)

نوٹ۔ سم اور سحر پر علماء کرام نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ابن القیم نے لفظ سحر پر سیر حاصل بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ قدیم عربی زبان میں لفظ طب اور سحر ہم معنی

الفاظ سمجھے گئے ہیں اور بعض عربی اشعار کا حوالہ دے کر تحریر کیا ہے کہ مطبوب سے مراد سحر زدہ اور مسحور سے مراد بیمار زدہ لی جا سکتی ہے۔ مشہور عالم الجوہری کا قول ہے کہ بیمار شخص پر لفظ مسحور کا اطلاق ہو سکتا ہے۔

ارشادات بائبل بہ سلسلۂ کھجور (عربی نخل)

1۔ کتاب قضاۃ۔ باب 4 آیت 4-5

"اس وقت مفیدوت کی بیوی دبورہ نبیہ بنی اسرائیل کا انصاف کیا کرتی تھی اور وہ افرائیم سے کوہستانی ملک میں راقہ اور بیت ایل کے درمیان دبورہ کے کھجور (بائبل۔ Elot) کے درخت کے نیچے رہتی تھی۔"

2۔ کتاب زبور۔ باب 92 آیت 12

"صادق کھجور (بائبل۔ Tamar) کے درخت کے مانند سرسبز ہوگا وہ لبنان کے دیودار (بائبل۔ Cedros) کی طرح بڑھے گا"

3۔ کتاب یوحنا کی انجیل۔ باب 12 آیت 13

"کھجور (بائبل۔ Tamar) کی ڈالیاں لیں اور اس کے استقبال کو نکل کر پکارنے لگے۔ ہوشعنا المبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے اور اسرائیل کا بادشاہ ہے۔"

(19) کھیرا قثاء Cucumber

اسم معروف:۔ کھیرا، فارسی، خیار، عربی قثد، ہندی، کھیرا۔

ماہیت:۔ درخت بیلدار، پتے ککڑی سے بڑے، پھول زرد، پھل لانبا بالشت بھر تک اس سے زیادہ۔ طبیعت:۔ دوسرے درجے میں سرد و تر ہے عمدہ بہت چھوٹا خام نازک ہے۔ رنگ و بو:۔ سبز و سفید بعض مائل سیاہی خطوط زرد و سفید خوشبو۔ ذائقہ:۔ پھیکا قدرے شیریں اور بعض تلخ ہوتا ہے۔ مضر:۔ سرد مزاجوں میں مولد خلط خام و نفاخ مغلظ معدہ ہے۔ مصلح:۔ گرم مزاجوں میں سکنجبین اور سرد مزاجوں میں اجوائن و شہد۔

بدل:۔ بعض افعال میں ککڑی تازی اور خام۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارہ زہرہ سے از روئے مزاج۔ نفع خاص:۔ دافع بیخوابی درد سر حار وحرارت خون وصفرا۔

کامل: بکثرت مستعمل ہے دوا میں حسب ضرورت دیں۔

ناقص:۔ بقدر مناسب حسب حاجت وقوت۔

افعال وخواص:۔ اس کا سونگھنا اور پیشانی پر لیپ کرنا یا ملنا اور کھانا یا لخلخہ کرنا درد سر حار کو سودمند اور روح حیوانی کا منعش ہے اور دماغ کے اکثر امراض حارہ حادہ کا دافع اور بے خوابی کو مفید ہے اور گرم تپوں اور حرارت خون وصفرا کا مسکن احشا کی سوزش اور تشنگی کا دافع سدۂ جگر کا مفتح اور مدر بول ہے اور یرقان اور اسہال حار کا دافع اور بھلبھلائے ہوئے کا پانی مصری کے ساتھ پلانا مسہل ہے۔ مرۂ صفرا اور اخلاط محرقۂ صفراویہ وسوداویہ کا اور لونگ کے ساتھ اس کا پانی پلانا سدوں کا مفتح ریاح کا محلل خفقان حار کو مفید ہے اور ضماد اس کا محلل ورم حار ہے۔

اسم معروف:۔ کھیرے کے بیج، فارسی، تخم خیار، عربی، بزرالقثد۔

ماہیت:۔ مشہور بیج ہیں بکثرت ملتے ہیں۔ طبیعت ۔ سرد وتر ہیں دوسرے درجے میں۔ رنگ وبو:۔ چھلکا اور مغز دونوں سفید۔ ذائقہ:۔ پھیکے چکنے خوش مزہ۔

مضر:۔ سرد مزاجوں کے لیے۔ مصلح:۔ بادن وزنجبیل:۔

بدل:۔ بعض افعال میں ککڑی کے بیج۔ نسبت سیارہ۔ منسوب ہے زہرہ سے۔

نفع خاص:۔ دافع حرارت وبول۔ کامل:۔ تو ماشے سے تولہ بھر تک۔

ناقص:۔ چار ماشے یا چھ ماشے۔

افعال وخواص:۔ مواد ساکن کو حرکت میں لاتے اور مدر بول ہیں۔ جلے ہوئے صفرا کو بذریعہ ادرار نکالتے اور پھیپھڑے کے درد اور زخم کو مفید اور پیشاب کی سوزش کے دافع اور ورم گرم جگر وطحال کو سودمند اور گرم تپوں کو نافع اور گرم مزاجوں کے اکثر امراض کو مفید ہیں۔ (مخزن ومغنی ابن بیطار۔)

قرآن مجید میں کھیرا کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۶۱ میں آیا ہے۔

BANANA

(20) کیلا طلح

اسم معروف:۔ کیلا، فارسی، موز، عربی، طلح، ہندی، کیلا۔

ماہیت:۔ مشہور پھل ہے۔ درخت قریب تین گز کے بلند۔ پتے بہت لمبے اور چوڑے۔ پھول بڑا سرخ اور لمبا۔

طبیعت:۔ گرمی میں معتدل اور دوسرے درجے میں تر ہے قوت قابضہ کے ساتھ۔

رنگ وبو:۔ خام سبز پختہ زرد اور مغز، سفید خوشبو۔ ذائقہ:۔ شیریں خوش مزہ اور بعض قدرے پھیکا۔ مضر:۔ دیر ہضم نفاخ ریاح اور سدوں اور قولنج کا مورث۔

مصلح:۔ نمک اور سونٹھ کا مربہ اور شہد اور شکر۔ بدل:۔ بعض افعال میں شکر قند وغیرہ۔

نسبت سیارہ:۔ سیارہ مشتری۔ نفع خاص:۔ مسمن بدن ملین سینہ حابس بطن محرک باہ۔

کامل:۔ بہت کھایا جاتا ہے لیکن حسب ضرورت دینا چاہیے۔

ناقص:۔ بقدر مناسب حسب طاقت وقوت۔

افعال وخواص:۔ جلا کرتا اور کثیر الغذا دیر ہضم ہے اور خون غلیظ پیدا کرتا ہے۔ بدن کو فربہ کرتا اور مفرح وملین سینہ ہے اور خشک کھانسی اور حلق کی خشونت کا دافع، معدے کا مرطب اور دستوں کا حابس اور گرم مزاجوں کی باہ کا محرک اور گردے کی لاغری کا دافع ہے۔ اس کا لیپ سر کے اور لیموں کے عرق کے ساتھ گنج اور خارش تر وخشک کو مفید اور لیپ اس کی پتیوں کا محلل ورم اور چھلکا جلا کے چھڑکنا زخموں کے خون جاری کو روکتا اور زخموں کو بھرتا اور خشک کرتا ہے اور اس کی جڑ کا پلانا کرم شکم کا دافع اور نہار منہ اس کا کھانا مضر ہے اور بعد اس کے کھانے کے پانی پینا بھی اچھا نہیں۔

قرآن مجید میں کیلا کا تذکرہ سورۃ الواقعہ ۵۶ آیت ۲۹ میں آیا ہے۔

ROSE

(21) گلاب ورد

قرآنی نام: وَرد

دیگر نام: Rose (انگریزی، جرمن)۔ Rosier (فرانسیسی)، Rosa

(لاطینی، اطالوی) Rodon (یونانی) گلاب (فارسی، اردو، ہندی، گجراتی، بنگالی، پنجابی) تروئی، شت پتری، کرنیکا (سنسکرت)، پنی نیر پشپم (ملیالم)، ارو جاپشپم (تامل) روجا (تیلگو)، گلابی، پنی رو (کنٹر)، گلاپا جار (مراٹھی)۔

نباتاتی نام: Rosa phoenicia Rosa damascena

اسم معروف:۔گلاب۔فارسی، گل سرخ، عربی ورد الاحمر۔ہندی، گلاب۔

ماہیت:۔مشہور درخت ہے۔پتے چھوٹے کنارے دار درخت میں کانٹے۔پھول بڑا اور خوشنما، درخت دو گز تک بلند بلکہ زیادہ بھی ہوتا ہے۔

طبیعت:۔مرکب القوی ہے۔جوہر مائی اور ارضی کے ساتھ اور اکثر کے نزدیک اول میں سرد اور دوم میں خشک اور بعض نے گرم وتر اور بعض نے معتدل لکھا ہے۔

رنگ وبو:۔رنگ گلابی مشہور ہے اور بعض نہایت سرخ خوشبو ہوتا ہے۔

ذائقہ:۔تلخ قدرے شیرینی کے ساتھ اور کچھ بکٹھا پن لیے ہوئے۔

مضر:۔باہ کے لیے مضر، پیاس بڑھاتا اور زکام پیدا کرتا ہے۔

مصلح:۔حب الآس اور انیسون بقدر مناسب حسب رائے طبیب۔

بدل:۔ہموزن بنفشہ چوتھائی مرزنجوش یا قدرے زائد حسب حاجت۔

نسبت سیارہ:۔منسوب ہے سیارہ مشتری سے از روئے مزاج۔

نفع خاص:۔مقوی معدہ و کبد و دل و امعاء و رحم و دافع خفقان ہے۔

کامل:۔تازہ دو درم اور خشک چار درم اور پانی آٹھ درم۔

ناقص:۔تازہ ایک درم اور خشک دو درم اور پانی اس کا چار درم۔

افعال وخواص:۔قوی اور ارواح کا مقوی اور مفرح وملطف اور مسہل ہے۔بلغم رقیق اور صفرا کا مسکن اور قابض ہے۔خصوصاً خشک کیا ہوا اور غنچہ بھی اس کا قابض ہے۔ کے پانی کا قطور سر اور آنکھ اور کان کے درد گرم کو مفید اور تازہ پھول کا ضماد بھی درد سر کو مفید ہے اور اس کے جوشاندے کی کلی مسوڑھوں کی مقوی ہے اور خشک پھول پیس کے پھنکنا منہ آنے کو مفید اور سونگھنا اس کا مقوی دل و دماغ ہے اور زکام پیدا کرتا اور چھینکیں لاتا ہے اور پینا اس کا دل اور پھیپھڑے اور معدے اور جگر اور گردے

اور امعا اور رحم کا مقوی اور نفث الدم کو مفید خفقان کا نافع اور اسہال حار کا حابس اور ضماد محلل ورم حراق اور مجفف رطوبات معدہ اور حقنہ اس کا آنتوں کے زخم کو مفید اور تین درم پلانا مسکن تپ ربع اور ضماد محلل ورم مجفف قروح اور طلا پسینے کی بدبو کا رافع خصوصاً بغل اور کنج ران کی بدبو کا۔

اسم معروف:۔گلاب کا زیرہ۔فارسی، زیرہ گلسرخ۔عربی۔زر ورد۔

ماہیت:۔پھول کا زیرہ ہے۔ طبیعت:۔گرم وخشک ہے دوم میں۔

رنگ وبو:۔زرد سرخی مائل۔ ذائقہ:۔بکھٹا اور پھیکا۔

مضر:۔پھیپھڑے کو۔ مصلح:۔کتیرا او گوند۔

بدل:۔قابض دوائیں۔ نسبت سیارہ:۔منسوب ہے شمس سے۔

نفع خاص:۔حابس اسہال ہے۔ کامل:۔سات ماشے تک۔

ناقص:۔تین ماشے۔

افعال وخواص:۔دو درم پانی کے ساتھ پلانا نزف الدم اور نفث الدم کا حابس اور دستوں کو بند کرتا ہے اور حمول اس کا رحم کا مقوی اور رطوبتوں کا دافع اور فرج کا تنگ کرنے والا ہے اور بعض نے مقوی باہ وو بصر بھی لکھا ہے۔

اسم معروف: گلاب سدا، فارسی، گلاب دشتی، عربی۔ورد بری۔

ماہیت:۔مشہور درخت ہے۔ طبیعت:۔مرکب القوی ہے۔

رنگ وبو:۔سرخ رنگ۔ ذائقہ:۔پھیکا قدرے شیریں۔

مضر:۔مورث زکام۔ مصلح:۔انیسون۔

بدل:۔گلاب فصلی۔ نسبت سیارہ:۔منسوب بمشتری ہے۔

نفع خاص:۔مقوی جگر ومعدہ۔ کامل:۔تولہ بھر تک۔ ناقص:۔چار ماشے۔

افعال وخواص:۔یہ بھی جگر اور معدے اور رحم کا مقوی ہے اور خفقان حار کو سودمند لیکن فصلی گلاب سے کم قوت ہے اور اکثر افعال میں اس سے کم ہے اور بعض نے اس کی جڑ کو قاطع بلغم لکھا ہے۔

قرآنی آیت بسلسلہ گلاب (گلابی)

(1) سورۃالرَّحمٰن 55 آیت نمبر 37

فَاِذَاانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝

(ترجمہ) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی (مانند رنگ گلاب) ہو جائے گا۔

گلاب کا ذکر قرآن پاک میں سرخ رنگ کو بیان کرنے کے لیے کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ روز محشر چہار جانب گلاب کی سی سرخی چھائی ہوگی۔

یوں تو گلاب کئی رنگ کے ہوتے ہیں لیکن جب بھی اس کے رنگ کی تشبیہ دی جاتی ہے تو وہ صرف سرخ رنگ سے ہی دی جاتی ہے نہ کہ سفید یا پیلے رنگ سے۔

گلاب کی کئی سو قسمیں دنیا کے سرد اور گرم علاقوں میں کاشت کی جاتی ہیں۔ یہ معلوم کرنا دشوار ہے کہ فلسطین میں جو گلاب ہوتا تھا اور جس کا ذکر بائبل میں بھی ہوا ہے وہ کون سی قسم تھی۔ خیال غالب ہے کہ وہ Rosa phoenicia نامی قسم تھی۔ ویسے تو مصر، شام و فلسطین میں جنگلی گلاب بھی پایا جاتا تھا جس کا نام Rosa dan :: scena دیا گیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں مختلف خوشبوعات کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں عطر الورد یعنی عطر گلاب یقیناً اہمیت کا حامل ہوگا۔ خیال یہ بھی ہے کہ گلاب جل (عربی ماء، الورد) بھی استعمال میں لیا جاتا رہا ہوگا کیوں کہ اس بات کی شہادتیں موجود ہیں کہ امرا غسل کے پانی میں گلاب ڈال دیا کرتے تھے۔

حضور اکرم خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث ملتی ہیں جن میں خوشبو کو ریحان اور طیب کا نام دیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ جب کوئی شخص کسی کو خوشبو (پھول یا عطر) دے تو اسے ضرور قبول کیا جائے۔ (مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

(22) گندم گیہوں خطہ WHEAT

اسم معروف:۔ گیہوں۔ فارسی، گندم، عربی۔ حنطہ، ہندی، گیہوں۔

ماہیت:۔ مشہور غلہ ہے۔ درخت بقدر گز بھر کے، پتے باریک، لمبے اس میں بالی ہوتی

[ج]س میں سے دانے نکلتے ہیں۔

[طبیع]ت:۔ درجہ اول میں گرم اور رطوبت ویبوست میں معتدل اور تازہ کہ خشک نہ ہو دوسرے درجے میں تر ہے۔ رنگ و بو:۔ سفید مائل بزردی اور سرخی مائل بھی ہے۔ ذائقہ:۔ پھیکا مگر قدرے شیریں ہوتا ہے۔

[مضر]:۔ نفاخ دیر ہضم مولد ریاح حاملہ عورتوں کو مضر سدے پیدا کرتا ہے۔

[مص]لح:۔ سرکہ اور آبکامہ اور شیرینی اس کے بعد کھانا۔

[بد]ل:۔ بعض افعال میں جو اس کا بدل ہے ورنہ بے بدل ہے۔

[نسب]ت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ مشتری سے از روئے مزاج۔

[فعل] خاص:۔ مسمن بدن مقوی باہ محلل ورم منضج و مامیل ہے۔

[استعم]ال:۔ ہندوستان میں اکثر لوگوں کی غذا میں یہی بکثرت مستعمل ہے۔

[مقدار خورا]ک:۔ بکثرت کھایا جاتا ہے حسب قوت دینا چاہیے۔

[افع]ال وخواص:۔ عمدہ غذا ہے۔ بدن کو فربہ کرتا، اس کے آٹے کا لیپ نمک ملا کے اور پکا کے لگانا دنبلوں کو پکاتا ہے اور گیہوں جلا کے موم روغن کے ساتھ لگانا چہرے کا [جھا]ئی اور آٹے کی روٹی کثیر الغذا مسمن بدن ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے اور میدے کی روٹی قابض دیر ہضم مسدد ہے اور اس کا حریرہ کھانسی اور نفث الدم اور سینے کے درد اور [گ]ردہ کے درد کو مفید جسم کا مقوی ہے اور باہ کو زیادہ کرتا اور یہی فائدہ نشاستہ کا ہے اور روغن زیتون اور پانی آٹے میں ملا کے پکا کے لگانا ورم حار کا محلل اور پیاز کے پانی کے ساتھ ورم بارد کو مفید اور دنبلوں کا منضج اور دھینے کے پانی کے ساتھ رادع مواد اور دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر چھڑکنا سودمند اور تیل اس کا داد کا دافع اور گنج اور کلف کو مفید اور کچے گیہوں کیچوے پیدا کرتے ہیں۔

اسم معروف:۔ گیہوں جنگلی، فارسی، گندم دشتی، عربی دوسر۔

ماہیت:۔ گیہوں کے کھیت میں ہوتا ہے مگر اس سے پتلا۔

طبیعت:۔ گرم اول میں، خشک دوم میں اور بعض نے سرد لکھا ہے۔

رنگ و بو:۔ سرخ اور بعض سیاہ۔ ذائقہ:۔ خوش مزہ مائل بشیرینی۔

مضر:۔ امراض انثیین کو۔ مصلح:۔ کتیرا اور گوند۔

بدل:۔ بعض افعال میں گیہوں۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے شمس سے۔

نفع خاص:۔ ورم کالطین کرم معدہ کا مخرج۔ کامل: سات ماشے تک۔

ناقص:۔ دو یا تین ماشے تک۔

افعال وخواص:۔ منضج اور محلل اور مجفف ہے۔ اورام سخت کالطین اور بقدر سات ماشے کے مسہل اور کرم معدہ کا مخرج اور ضماد اس کا گیہوں کے آٹے کے ساتھ دنبل اور ناسور کو جو پھوٹا نہ ہو سودمند اور جبا کے ناسور پر لگانا نافع اور سرمہ اس کا چاکسو اور مصری کے ساتھ آنکھ کے دانے کا محلل اور ضماد خارش و ورم کو مفید۔

قرآن مجید میں گندم (گیہوں) کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۶۱ میں آیا ہے۔

(23) گندھک قطران

اسم معروف:۔ گندھک، فارسی، گوگرد، عربی، کبریت۔

ماہیت:۔ ایک حجری جسم ہے جو ہر ارضی کے ساتھ کہ بخار دخانی یابس و بخار رطب لطیف دہنی کے ساتھ ملنے سے حرارت آفتاب میں طبخ پا کر بنتے ہیں۔

طبیعت:۔ آخر سوم میں گرم وخشک ہے اور گرمی اس کی خشکی سے زیادہ اور بعضوں نے چوتھے میں گرم لکھا ہے اور اس میں بہت دہنیت ہے۔

رنگ وبو:۔ سرخ وزرد مائل بسبزی و کبودی وسفیدی صاف شفاف بدبو۔

ذائقہ:۔ پھیکا مگر بدبو اور خراب ہوتا ہے۔

مضر:۔ دماغ اور معدے کے لیے مضر ہے اور گرم مزاجوں کو۔

مصلح:۔ کتیرا اور تازہ دودھ اور شکر اور گل بنفشہ بقدر مناسب۔

بدل:۔ ایک قسم دوسری کا بدل ہے اور اس کی چار قسمیں ہیں۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب سیارہ مریخ سے ازروئے مزاج۔

نفع خاص: محلل ورم جاذب رطوبت دافع امراض سوداوی ہے۔

کامل:۔ چار رتی سے دو ماشے تک یا کم وبیش حسب قوت۔

ناقص:۔ رتی دو رتی منتہی ایک ماشے تک حسب قوت وسن۔

افعال وخواص:۔ محلل اور مسخن اور ملطف ومجفف اور جاذب ہے۔ انڈے کی نیمبرشت زردی کے ساتھ کھانا زکام اور نزلہ اور مرطوب کھانسی اور ربو کو مفید، بلغم کو سینے سے نکالتی پاک کرتی اور یرقان کی دافع اور بدرحیض اور زہروں کی رافع ہے۔ ہوائے دبائی کے ضرر کو دور کرتی ہے اور لیپ اس کا سر کے زخموں اور داد اور خارش کو مفید اور سعوط اس کا صرع اور سکتہ اور شقیقے کو سودمند اور بخور دردسر کا دافع، زکام ونزلے کا حابس اور بہرے پن کو مفید، حمل کا مسقط ہے اور طلا اس کا شہد کے ساتھ زہردار جانوروں کے زہر کے اثر کا دافع اور راتینج یا سرکے کے ساتھ بچھو کے کاٹنے کے زہر کا دافع اور کھانا اس کا خارش تر کو نافع اور طلا اس کا عاقرقرحا اور شہد کے ساتھ جذام کو مفید اور جلد کے نشانوں کا دافع اور مہندی کی پتی کے ساتھ داد کو مفید اور جندبیدستر کے ساتھ محلل ورم اور روغن اس کا تمام بارددردوں کا دافع اور خارش تر وخشک کو نافع ورم طحال کا محلل ہے۔

قرآن مجید میں گندھک کا تذکرہ سورۃ الابراہیم ۱۴ آیت ۲۲ میں آیا ہے۔

(24) گوشت لحم MEAT

اسم معروف:۔ گوشت، فارسی، گوشت، عربی، لحم، ہندی، ماس۔

ماہیت:۔ مشہور چیز ہے۔ حلال جانوروں کا مستعمل ہے۔ عمدہ حیوان جوان صحیح المزاج کا ہے۔

طبیعت:۔ ہر ایک کا مزاج الگ الگ ہے مگر گرم تر۔ رنگ وبو:۔ سرخ ومائل بسیاہی وسفیدی اور گلابی۔

ذائقہ:۔ ذائقے ہر ایک کے کچھ نہ کچھ مختلف ہوتے ہیں۔

مضر:۔ درندہ جانوروں کا خراب اور مضر ہے۔

مصلح:۔ پیاز سیاہ مرچ سونٹھ دار چینی گرم مصالحہ اور روغن ودھنیا۔

بدل:۔ ایک دوسرے کا بدل ہے اور مذکور بھی ہوا۔

نسبت سیارہ:۔ منسوبات بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ بیان ہیں۔

نفع خاص :۔ نفع ہر ایک کا اور مزاج جداگانہ ہے۔

کامل :۔ موافق مزاج وقوت کے دینا چاہیے۔

ناقص :۔ قدر شربت ہر ایک کا اپنے اپنے مقام پر گزرا۔

افعال وخواص :۔ گوشت سینے اور دست کا ران اور پٹھ سے بہتر ہے اور عمدہ گوشت حیوان صحیح مزاج فربہ کا ہے اور داہنی طرف کا بہ نسبت بائیں طرف کے اچھا اور مویشی میں سب سے بہتر بکری اور بھیڑ ہے کہ چھ مہینے سے کم اور سال سے زیادہ کی نہ ہو اس کے بعد گوسالہ سال بھر کا اور اونٹ جوان کا گوشت عمدہ ہوتا ہے اور خصی کا گوشت اور بھی بہتر ہے اور گوشت جنگلی جانوروں کا بلغمی مزاجوں کو مفید اور گوشت سینے کا لذیذ اور زبان کا سریع الہضم اور گوشت چرب ثقیل اور دیر ہضم ہے اور تازہ بہ نسبت باسی کے بہت اچھا ہے اور ان سب کا استعمال مصلحات کے ساتھ اولیٰ ہے۔

اسم معروف :۔ گوشت خشک، فارسی، گوشت خشک، عربی، قدید، ہندی، سوکتی۔

ماہیت :۔ خشک کیا ہوا گوشت ہے۔ طبیعت :۔ گرم وخشک ہے۔

رنگ وبو :۔ سرخ مائل بسیاہی۔ ذائقہ :۔ چنداں خوش مزہ نہیں۔

مضر :۔ گرم وخشک مزاجوں کو۔ مصلح :۔ دھنیا یا لک روغن بادام۔

بدل :۔ ایک دوسرے کا بدل ہے۔ نسبت سیارہ :۔ منسوب ہے مریخ سے۔

نفع خاص :۔ استسقا اور فالج والوں کو۔ کامل :۔ حسب قوت وضعف۔

ناقص :۔ بچوں کو نہ دینا چاہیے۔

افعال وخواص :۔ استسقا اور امراض بارد بلغمی اور بلغمی مزاجوں کو مفید ہے اگر تشنگی نہ پیدا کرے لیکن غذائے ردی ہے اور خلط غلیظ سوداوی اور قولنج اور خارش پیدا کرتا بہر حال استعمال اس کا اچھا نہیں ہے اور لازم ہے کہ سرکے میں تر کر کے پکائیں اور بریان نہ کریں کہ نہایت خشکی اور تشنگی پیدا کرتا ہے۔

قرآن مجید میں گوشت کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۱۷۳۔ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۲۵۹۔ سورۃ المائدہ ۵ آیت ۳۔ سورۃ الانعام ۶ آیت ۱۴۵۔ سورۃ النحل ۱۶ آیت ۱۴۔ آیت ۱۵ سورۃ الحج ۲۲ آیت ۳۷۔ سورۃ المومنون ۲۳ آیت ۱۴۔ سورۃ الفاطر ۳۵ آیت ۱۲۔ سورۃ

...ت ۴۹ آیت ۱۲۔ سورۃ الطور ۵۲ آیت ۲۲۔ سورۃ الواقعہ ۵۶ آیت ۲۱ میں آیا ہے۔

(25) لوکی، کدو GOURD

...نی نام: یقطین

...نام: GOURD (انگریزی) LAGENAIRE GOURDE
...یسی) KURBIS LAGENERIE (جرمن)،
CUCURBITA-LAGENAI... (لاطینی)، ZUCCA (اطالوی)،
KOLOKEENT... (یونانی)، TEEKVA (روسی)، KIKAYAN،
...رانی)، CALABAZA (ہسپانوی)، الابو، تمبی (سنسکرت)، کدو (فارسی)،
...(ہندی، اردو)، دودھی (گجراتی)، بھوپلا (مرہٹی)، لاؤ (بنگالی)، سُرے کائے
...ل)، ز۔ٹھ ال، (کشمیری) آن پکائے (تیلگو) یقطین، الدباء، قَرعة (عربی)۔

...اتی نام:
Lagenaria siceraria standl- syn L vulgaris se...
(Family Cucurbitaceae)

...معروف :۔ لوکی، فارسی، کدوی دراز، عربی، قرع۔ ہندی، لوکی۔

...یت :۔ اس کی بیل ہوتی ہے پتیاں اور شاخیں کھیرے سے بڑی اور کھردری اور جڑ باریک قدرے شیریں اور اس کی کئی قسمیں ہیں ایک قسم نہایت تلخ ہوتی ہے پھل لمبا گز بھر تک۔

...بیعت :۔ سرد وتر ہے دوسرے درجے میں اور تیل اس کا کہ اس کا پانی اور روغن ...گجد ملا کے پکایا جاتا ہے دوسرے درجے میں سرد وتر ہے اور مرطب بدن و دماغ۔

رنگ وبو :۔ خام باہر سے سبز اندر سے سفید اور پختہ اوپر سے مائل بزردی ہوتی ہے۔

ذائقہ :۔ پھیکا اور بعض قدرے شیریں چنداں بدذائقہ نہیں ہے۔

مضر :۔ قولنج نفخ ثقل پیدا کرتی بھوک گھٹاتی اور امراض بلغمی وسوداوی کی مورث۔

ج: عود ہندی لونگ زیرہ پودینہ گوشت روغن مرچ سیاہ رائی وغیرہ۔

بدل: پیٹھہ اور پالک اور خرفے کا ساگ اور سرد وتر ترکاریاں۔

نسبت سیارہ: منسوب ہے سیارہ زہرہ سے از روئے مزاج ولون۔

نفع خاص: مبرد مرطب تپ حار اور حرارت جگر اور تشنگی کی مسکن دافع حدت صفرا وخون۔ کامل: بکثرت کھائی جاتی ہے حسب حاجت دیں اور ماء القرع سات تولے یا زیادہ۔ ناقص: بقدر طاقت وقوت حسب برداشت مزاج اور ماء القرع تولہ دو تولے۔

افعال وخواص: مرطوب ہے۔ سدوں کی مفتح اور مدر بول وملین طبع یرقان کو مفید اور تیز تپوں کی مسکن اور پکا کے کھلانا قلیل الغذا ہے اور گرم مزاجوں اور صفراوی مزاجوں کے موافق خلط صالح پیدا کرتی ہے مگر مصلحات کے ساتھ اور سریع الاستحالہ ہے۔ تازہ لوکی کا پانی عورتوں کے دودھ کے ساتھ ناک میں ٹپکانا یا اس کا گودہ تالو پر رکھنا سردرد حار اور سرسام اور ہذیان اور جنون اور گرم ورموں کو اور بے خوابی کو نافع ہے اور آنکھ پر لگانا ورم چشم کو مفید اور غرارہ اس کا حلق اور دانتوں کے درد کو مفید اور بہت چھوٹی لوکی کو بھلبھلا کے اس کا پانی آنکھ میں ٹپکانا آنکھ کی زردی اور یرقان کو سودمند اور اس کا جوشاندہ روغن بادام کے ساتھ سینے کے درد اور گرم کھانسی کو مفید اور ماء القرع پیاس کو گھٹاتا اور کبد حار کی گرمی دور کرتا اور خون وصفرا کی حدت کا دافع ہے اور ملین بطن اور ورق والوں کو مفید اور اس کا چھلکا خشک کیا ہوا پلانا بواسیر اور احشا کے نزف الدم کو نافع اور باریک پیس کے چھڑکنا زخموں کے خون کا حابس۔

اسم معروف: لوکی کے بیج۔ فارسی، تخم کدو، عربی، بزر القرع۔

ماہیت: لوکی کے بیج مشہور ہیں۔ پختہ لوکی کے نکال کے خشک کیے جاتے ہیں۔

طبیعت: دوسرے درجے میں سرد اور پہلے میں تر قوت مسکنہ کے ساتھ۔

رنگ وبو: اوپر سے میلے مغز چرب سفید۔ ذائقہ: شیریں وچرب قدرے ہیکدار۔

مضر: بلغمی اور سرد مزاجوں کو۔ مصلح: سونف اور شہد وغیرہ۔

بدل: خیارین اور تربز کے بیج۔ نسبت سیارہ: منسوب ہیں قمر سے۔

نفع خاص: مسمن بدن مقوی دماغ دافع حرارت۔ کامل: نو ماشے یا تولہ سوا تولہ۔ ناقص: چھ ماشے یا قدرے کم۔

افعال وخواص: بدن کو فربہ کرتے اور سینے کی خشونت اور پھیپھڑے سے خون آنے اور گرم کھانسی اور پیاس اور تپ حار کو نافع اور آنتوں اور مثانے کے زخم کو مفید، پیشاب کی سوزش کے دافع، اخلاط متحرکہ کو سکون دیتے اور گردے کی لاغری کو سودمند، بے خوابی کو دور کرتے اور دل ودماغ کے مقوی اور حرارت مزاجی کو مفید اور تیل کا بیان روغن تخم کدو میں ہو چکا ہے۔

قرآنی آیت بسلسلہ لوکی:

(1) سورۃ الصّٰفّٰت 37 آیت نمبر 139 تا 146

وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ○ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ○ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ○ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ○ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ○

(ترجمہ) اور بے شک یونس پیغمبروں میں سے تھے (اس وقت کا قصہ یاد کیجئے) جب وہ بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے پھر وہ شریک قرعہ ہوئے تو مجرم قرار پائے۔ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور آنحالیکہ وہ اپنے کو ملامت کرتے رہے۔ سو اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتے تو اس کے پیٹ میں قیامت تک رہتے۔ پھر ہم نے ان کو ایک میدان میں ڈال دیا اور ہم نے ان پر ایک بیل دار درخت بھی اگا دیا۔

مندرجہ بالا آیت میں اس واقعہ کا ذکر ہے جب کہ حضرت یونس علیہ السلام کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا تھا۔

حضرت یونس علیہ السلام کی بابت تاریخ ابن کثیر میں لکھا گیا ہے کہ ان کو ایک وحی کے ذریعہ حکم ہوا کہ وہ ولایت موصل میں واقع نینوا کے شہر میں جا کر وہاں کے لوگوں کو سرکشی سے باز رہنے کی ہدایت دیں۔ حضرت یونس کو اس حکم کے بجالانے میں

کچھ ڈر محسوس ہوا اور وہ مقام ترسیس جانے والی ایک کشتی میں بیٹھ کر کوچ کر گئے تاکہ نینوا کے سرکش لوگوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کشتی کا وسط سمندر میں پہنچنا تھا کہ وہ ایک زبردست طوفان میں پھنس گئی۔ اس طوفانی آفت سے بچاؤ کے لیے کشتی کے مالک نے پہلے تو وزنی سامان سمندر میں پھینک دیا لیکن جب اس کے باوجود کشتی ڈوبنے کے خطرے سے دوچار رہی تو قرعہ ڈالا گیا اور حضرت یونسؑ کا نام نکلنے پر ان کو بھی سمندر کے حوالے کر دیا گیا۔ طوفان تھم گیا اور حضرت یونسؑ کو ایک بڑی مچھلی نے نگل لیا۔ اس کے پیٹ میں آپؑ تین دن تک زندہ سلامت رہے اور اپنی کوتاہیوں اور فرائض سے فرار ہونے کی غلطیوں کی معافی مانگتے رہے جو قبول ہوئی۔ کمزور و ناتواں حضرت یونسؑ پر ایک لوکی (کدو) کی بیل کا سایہ کر دیا گیا تاکہ آپؑ دھوپ کی تمازت سے محفوظ رہیں۔ تندرست ہونے کے بعد آپؑ نینوا تشریف لے گئے اور وہاں کے لوگوں کو جن کی آبادی ایک لاکھ سے زائد افراد پر مشتمل تھی، سرکش اور گناہ سے باز رکھنے میں کامیاب ہو گئے اور اس طرح خدا کا جو عذاب نینوا پر آنے والا تھا وہ ٹل گیا۔

تفسیر ماجدی میں تحریر ہے کہ کچھ لوگوں کے خیال میں حضرت یونسؑ کا یہ واقعہ بحیرۂ روم میں ہوا تھا لیکن بعض علماء کے نزدیک اس واقعہ کا تعلق دجلہ کے علاقے سے ہے۔ جہاں شارک قسم کی عظیم الجثہ مچھلیاں زمانہ حال میں بھی دیکھی گئی ہیں جو انسان کو بآسانی نگل سکتی ہیں۔

مندرجہ بالا قرآنی آیت میں بیل دار درخت کے لیے شجرۃ من یقطین ارشاد ہوا ہے جس کی بابت مولانا مودودی (تفہیم القرآن، حاشیہ 83) یوں رقمطراز ہیں۔

"یقطین عربی زبان میں ایسے درخت کو کہتے ہیں جو کسی تنے پر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ بیل کی شکل میں پھیلتا ہے۔ جیسے کدو، تربوز اور ککڑی وغیرہ۔ بہر حال وہاں کوئی بیل معجزانہ طریقہ پر ایسی پیدا کر دی گئی جس کے پتے حضرت یونسؑ پر سایہ کریں اور جس کے پھل ان کے لیے بیک وقت غذا کا کام بھی دیں اور پانی کا بھی۔"

مولانا حقانی نے سورۃ الصّٰفّٰت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مچھلی نے لقمہ لقمہ کر لیا اور پھر اگل دیا چنانچہ بیمار ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے

نقل سے ان پر چھاؤں کرنے کو کدو کی قسم کا ایک پیڑ اگا دیا۔"

این۔ جے۔ داؤد اور جناب پکتھال نے قرآن پاک کے انگریزی تراجم میں یقطین کو GOURD لکھا ہے جس کے معنی لوکی کے ہوتے ہیں۔ عبداللہ یوسف علی نے اس کا ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ Spreading Plant of Gourd Kind

مولانا اشرف علی تھانوی کے ترجمہ میں بیل دار درخت تحریر ہوا ہے۔ جب کہ حضرت رفیع الدین صاحب محدث دہلوی اور مولانا فتح محمد جالندھری نے یقطین کا ترجمہ لفظ کدو سے کیا ہے۔ غرضیکہ انگریزی تراجم میں یقطین کو GOURD کہا گیا ہے اور اردو کے تراجم اور تفاسیر میں کدو بتایا گیا ہے۔

کدو فارسی لفظ ہے جس کے معنی اُردو اور ہندی میں لوکی کے ہوتے ہیں۔ ویسے دال (د) پر تشدید لگنے کے بعد جو لفظ کدُّو کہلاتا ہے۔ اسے عام طور پر کمڑھا کہتے ہیں۔ اس طرح یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ فارسی اور اردو کی تفاسیر میں کدو کا مفہوم لوکی سے ہے نہ کہ کمڑھے (کدُّو) سے۔ لوکی کا نباتاتی نام Lagenaria sicerati ہے۔ جب کہ کدُّو بمعنی کمڑھا کا نام Cucurbita pepo ہے۔ دونوں ہی بڑے پتوں کی بیلیں ہوتی ہیں جن کا تعلق Cucurbitaceae خاندان سے ہے۔ لوکی کی کاشت زمانہ قدیم سے ہندوستان، ایران اور عرب کے مختلف علاقوں میں کی جاتی ہے جب کہ کدُّو کا اصل وطن امریکہ ہے لہٰذا اس کی کاشت کا چلن بہت بعد میں یعنی چند سو سال قبل اس وقت ہوا جب یورپ کے لوگوں نے امریکہ دریافت کر لیا۔ اس طرح یہ بات یقینی طور سے کہی جا سکتی ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کے زمانے میں جس بیل کے پیدا کیے جانے کا ذکر قرآن پاک میں ہوا ہے وہ کدو بہ معنی لوکی تھی نہ کہ کدُّو بمعنی کمڑھا۔

لوکی کو عربی میں یقطین کے علاوہ الدباء اور قرعۃ بھی کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا نام Gourd ہے۔

لوکی کی کئی قسمیں (Varieties) ہندوستان میں پیدا کی جاتی ہیں جس میں سب سے زیادہ مقبول لمبی لوکی ہے جس کو Bottle Gourd کہتے ہیں۔ ایک

دوسری قسم گول لوکی کی ہے، جس کی صراحی دار گردن ہوتی ہے اسے ہندوستان کے کچھ علاقوں میں لوگ خشک کر کے کمنڈل بناتے ہیں۔ ایک تیسری قسم وہ ہے جو ستار یا تان پورہ بنانے کے کام آتی ہے۔

Gourd کے نام سے لوکی کا ذکر بائبل میں بھی ایک بار حضرت یونسؑ کے ضمن میں آیا ہے۔ اس کو بائبل کے Authorized version میں Kika یا Jon Kikayan کہا گیا ہے جس کا ترجمہ Palma christi کے نام سے کیا گیا ہے۔ پاما کرسٹی کا نباتاتی نام Ricinus Communis ہے جسے ہندوستانی زبانوں میں ارنڈ اور عربی میں خروا کہتے ہیں۔ اس کے پتے بہت بڑے اور سایہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے بیج Castor oil کا ذریعہ ہیں۔ یہ درخت ایران، افغانستان اور عرب کے کچھ علاقوں میں چھوٹی اور گھنی جھاڑیوں کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں لیکن ہندوستان میں یہ ایک بڑے درخت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ قرآنی ارشاد (سورۃ الصّٰفّٰت آیت 146) کی رو سے جو پودہ حضرت یونس کے لیے پیدا کیا گیا وہ "شجرۃ من یقطین" تھا گویا کہ اس کا ایک بیلدار پودہ ہونا یقینی طور سے ثابت ہوتا ہے چنانچہ قرآنی حوالہ نہ تو ارنڈ کے درخت (جھاڑی) کی جانب ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے پیڑ کی طرف، ہاں یہ ضرور ممکن ہے کہ کوئی درخت ہو جس پر بیل چڑھی ہو اور سایہ دیتی ہو۔ ویسے بائبل کے زیادہ تر حالیہ محققین نے KIKAYAN کا مفہوم اصلی Gourd یعنی لوکی سے ہی لیا ہے اور کدو (Cucurbita pepo) اور ارنڈ کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔

لوکی ایک نہایت مفید ترکاری ہے جس میں عمدہ قسم کا Pectin ہوتا ہے۔ جو معدہ اور ہاضمہ کے لیے فائدہ مند ہے۔ کیمیاوی اعتبار سے لوکی دوسری ترکاریوں سے بہتر ہے کیونکہ اس میں وٹامن 'B' اور وٹامن 'C' کے علاوہ کیلشیم، فاسفورس، آئرن، پوٹیشیم اور آئیوڈین جیسی دھاتیں ملتی ہیں۔ لوکی کی تاثیر سرد ہے۔ یہ پیشاب آور ہونے کے ساتھ ساتھ صفراوی کیفیت کو بھی ختم کرتی ہے اور مزاج میں چڑچڑے پن کو دور کرتی ہے۔ لوکی کے عرق (رس) کو لیموں میں ملا کر چہرے پر لگانے سے

...ے دور ہو جاتے ہیں۔ تیل میں اُبالی ہوئی لوکی جع مفاصل (گٹھیا) کا علاج ہے۔
...ی کے بیجوں کا تیل سر کے درد میں فائدہ کرتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکی کی ترکاری بہت مرغوب تھی۔ حضرت انس فرماتے ...ا کہ حضور اقدس کو الدباء (کدو) مرغوب تھا۔ ایک مرتبہ کسی دعوت میں تشریف لے ...، جس میں کدو (لوکی) تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ آپ کو یہ بہت پسند ہے اس لیے ...ا کے قتلے ڈھونڈ ڈھونڈ کر میں حضورؐ کے سامنے کر دیتا تھا۔"

(شمائل ترمذی۔ 83)

ایک دوسری حدیث (صحیح بخاری، کتاب الاطعمۃ 3) میں حضرت انسؓ سے ...ایت ہے کہ "ایک درزی نے دعوت میں حضورؐ کی خدمت میں لوکی (الدباء) پیش کی ...پکی ہوئی) آپؐ نے اسے تناول فرمایا۔ اسی روز سے میں اسے برابر پسند کرتا ہوں۔"

ارشاداتِ رسولؐ بسلسلۂ لوکی

... ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر مدعو کیا۔ رسولؐ کے ...راہ میں بھی گیا۔ داعی نے رسول اللہؐ کی خدمت اقدس میں جو کی روٹی اور خشک گوشت ...لوکی (فارسی کدو) کا بنا ہوا سالن پیش کیا، میں نے کھانے کے دوران نبی کریمؐ کو دیکھا ...کہ آپؐ پیالہ کے اردگرد سے لوکی تلاش کر کے کھا رہے تھے۔ اسی روز سے میرے دل ...ں لوکی کی رغبت پیدا ہو گئی۔ (راوی حضرت انس بن مالک، بخاری، مسلم)

... میں حضرت انس کے پاس آیا وہ لوکی کھا رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے ...رخت تو بھی کیا چیز ہے۔ میں تجھے پیغمبر خداؐ کے پسند کرنے کی وجہ سے پسند کرتا ...ہوں۔ (راوی حضرت ابو طالوت، ابن القیم، الطب النبوی)

3۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ جب کوئی ہانڈی پکانے کے لیے تیار کرو تو اس میں زیادہ مقدار میں لوکی (کدو) ڈال لو۔ اس لیے کہ لوکی رنجیدہ دلوں کو مضبوط کرتا ہے (مقوی قلب ہے) (راوی حضرت عائشہ، ابن القیم۔ الطب النبوی)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوکی (کدو) کے توبنے اور لاکھی کے برتن کے استعمال سے منع فرمایا۔ (راوی حضرت علیؓ، بخاری)

نوٹ۔ ابن القیم الجوزی (زادالمعاد الطب النبوی) نے میں لکھا ہے کہ قرآن پاک میں یقطین کا جو ذکر ہے اس سے مراد لوکی (فارسی، کدو، عربی، دبا) کا درخت ہے۔

(26) لہسن ثوم GARLIC

قرآنی نام: فُوْم

دیگر نام: GARLIC (انگریزی)، ALL (فرانسیسی)، KNOBLAUCH (جرمن) ALLIUM (لاطینی)، AGLIO (اطالوی) SHOOMIM (عبرانی)، KORODOT (یونانی)، AJO (ہسپانوی) CHESNOK (روسی)، لَسُن (سنسکرت)، سیر، بلبوس (فارسی)، تھوم (پنجابی) لہسن (ہندی، اُردو)، ولیپ پانڈو (تامل)، روسن (بنگالی)، وتولی (تیلگو)، ولوتلی (ملیالم) روہن (کشمیری) لَسن، (مرہٹی، گجراتی)، ثوم، تریاق، الفقراء (عربی)۔

نباتاتی نام:

Allium sativum Linn (Family: Liliaceae)

اسم معروف: لہسن، فارسی، سیر، عربی، ثوم، ہندی، لسن۔

ماہیت: مشہور چیز ہے وہ جس اکثر مصالحے میں مستعمل ہے، پتے لمبے اندر سے خالی اور جڑ اس کی یعنی لہسن دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جس میں کئی جوئے ہوتے ہیں دوسرا ایک پوتھیا۔ طبیعت: تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے رطوبت فضلیہ کے ساتھ اور حرارت اس کی مشابہ ہے حرارت غریزی سے اور جنگلی چوتھے میں گرم وخشک ہے۔

رنگ وبو: پتے سبز اور پوتھی سفید اور بیج سیاہ اور سب تیز بو۔

ذائقہ: نہایت تیز وتند حاد ہے کہ زبان میں نفوذ کرتا ہے اور تیز بو۔

مضر: دردسر پیدا کرتا ہے۔ خون کو جلاتا اور آنکھ اور پھیپھڑے اور حاملہ عورتوں کو مضر۔

مصلح: روغن بادام دھنیا سکنجبین آب انار ترش وشیریں اور نمک پانی میں پکا لینا۔

بدل: بکثرت دستیاب ہوتا ہے ورنہ لہسن جنگلی کہ اس سے زیادہ تیز ہے۔

نسبت سیارہ: منسوب ہے سیارہ مریخ سے از روئے مزاج یا شمس سے۔

نفع خاص: نسیان فالج لقوہ رعشہ ریاح معدہ اور قولنج ریحی ونقرس کو مفید۔

کامل: سات آٹھ جوئے تک اور معتادین کو حسب قوت وضعف زیادہ دیں۔

ناقص: ہر چند اغذیہ میں بہت شامل کیا جاتا ہے مگر دوا میں حسب حاجت وقوت دیں۔

افعال وخواص: محلل اور جالی اور معدے اور مفاصل کی رطوبتوں کا محلل، خون کو پتلا کرتا اور پیشاب وحیض کا مدر اور اس میں قوت تریاقیہ ہے۔ آواز اور حلق کو صاف کرتا اور درد اور نسیان اور فالج ولقوہ ورعشہ اور پٹھوں اور جوڑوں کے امراض اور عرق النسا ونقرس اور درد پہلو کو نافع، ریاح اور ورم طحال کا دافع، قولنج ریحی کو مفید، کرم معدہ کا مخرج اور مرطوب مزاجوں میں مقوی باہ اور مولد منی اور تپ کہنہ اور پھیپھڑے کے زخم اور درد معدہ کو نافع بلغمی تشنگی اور ماساریقا کے سدوں اور تقطیر البول کو مفید اور زہر دار جانوروں کے گزند کا دافع ہے اور اس کی مدامت سے سفید بال گر جاتے اور سیاہ پیدا ہوتے ہیں اور طلا اس کا محرک باہ، اس کے جوشاندے میں بیٹھنا مدر بول وحیض مخرج مشیمہ ہے، اس کے جوشاندے کی کلی دانتوں کے درد کو سود مند اور ضماد اس کا دنبل کو پھوڑتا ہے اور نوشادر کے ساتھ اس کا طلا برص کا دافع اور اگر اس کا ایک جوا پہلے روز اور دوسرے روز دو اور تین تیسرے روز علیٰ ہذا القیاس ایک جوا روزانہ بڑھاتے بڑھاتے بیس روز تک بڑھا دیں اور اسی طرح ایک ایک کم کرتے کرتے ایک تک پہنچا دیں تو فالج کے لیے بے مثل دوا ہے۔

اسم معروف: لہسن جنگلی، فارسی، موسیر، عربی اسقوردیون۔ ماہیت: پتے چھوٹے اور بھورے اور پھول سرخ۔ طبیعت: آخر سوم میں گرم وخشک قوت تریاقیہ کے ساتھ۔

رنگ وبو: پتے سبز پھول سفید وسرخ۔ ذائقہ: نہایت تیز اور تلخ۔

مضر: گرم وخشک مزاجوں کو۔ مصلح: سکنجبین وروغن بادام۔

بدل:۔لہسن معمولی۔نسبت سیارہ:۔منسوب ہے مریخ سے۔
نفع خاص:۔مدر بول وحیض مقوی باہ۔کامل:۔چار یا چھ ماشے۔
ناقص:۔دو ماشے یا کچھ زیادہ۔
افعال وخواص:۔محلل اور جالی ہے۔ پیشاب اور حیض کو جاری کرتا اور اکثر زہروں کا تریاق ہے اور اپنے تمام افعال میں لہسن معمولی سے نہایت درجہ قوی ہے اور ضیق النفس اور طحال کے امراض اور استقا کے لیے نہایت مفید ہے اور بیج اس کے سرد مزاجوں میں نہایت مقوی باہ ہیں۔

قرآنی آیت بسلسلہ لہسن:

(1) سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 61 (ملاحظہ ہو مسور)

لہسن کو عام طور سے عربی میں ثوم کہتے ہیں لیکن اس کا قرآنی نام فوم ہے، جس کے معنی بعض مفسرین قرآن نے گیہوں (عربی، حطہ) کے دیئے ہیں۔ جناب عبداللہ یوسف علی اور جناب عبداللطیف نے فوم کو لہسن ہی بتایا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ کی قرات میں فُومِعَا دراصل ثُومِهَا ہے۔ تاریخی اعتبار سے فُوم کے معنی لہسن کے ہی لگتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مسور)

لہسن کی گانٹھ میں تقریباً ساٹھ 60 فیصد پانی ہوتا ہے۔ کم و بیش 20 فیصد کاربوہائیڈریٹ، چھ فیصد پروٹین اور تھوڑی سی مقدار میں وٹامن 'C' اس کا اصل جز ایک خوشبودار تیل ہے جو اس میں 0.1 سے لے کر 0.3 فیصد تک ہوتا ہے۔ اس تیل کے دو اہم کیمیاوی اجزاء Allyl Propyl disulphjde اور Diallyl disulphide ہیں۔ لہسن بلڈ پریشر کو کم کرتا ہے۔ پرانی کھانسی اور کالی کھانسی میں بھی مفید ہے۔ یہ بلغم خارج کرتا ہے اور Disinfectant ہے۔ یہ ہاضم ہے اور بھوک بڑھاتا ہے۔ اس کی Vermifuge خاصیت بھی تسلیم کی جاتی ہے۔ چوٹ اور موچ میں اسے خارجی طور سے لگانے سے سکون ملتا ہے کچھ حکماء نے لہسن کو فالج کے مرض میں فائدہ مند بتایا ہے۔ کان کے امراض میں لہسن کا عرق جلد افاقہ پیدا کرتا

ہے۔ تپ دق کے مریضوں کو بھی لہسن کھلانا سود مند مانا جاتا ہے۔ اپنی طبی خصوصیات کی بناء پر مصر میں لہسن کو تریاق الفقراء کہا جانے لگا۔

ہندوستان تقریباً دو کروڑ روپے کی مالیت کا لہسن غیر ممالک کو برآمد کرتا ہے۔ جو ملک ہندوستانی لہسن خریدتے ہیں ان میں سرفہرست ہیں سعودی عرب، عمان، صومالیہ، متحدہ عرب امارات، ملیشیا، جاپان اور چیکوسلواکیہ۔

ارشادات رسولؐ بسلسلہ لہسن۔ (عربی، ثوم)

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی اسے (ثوم) کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔" (راوی حضرت انس۔ بخاری)

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی لہسن (ثوم) یا پیاز (بصل) کھائے وہ دور رہے۔" (حضرت جابر بن عبداللہ، بخاری)

3۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا یہ (لہسن) حرام ہے۔ فرمایا، نہیں البتہ مجھے اس کی بو ناپسند ہے۔ (راوی حضرت ابو ایوب، مسلم)

4۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سے جس نے اسے (لہسن) کھایا ہے وہ اس مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کے منہ سے اس لہسن کی بدبو نہ چلی جائے۔" (راوی حضرت ابی سعید۔ ابوداؤد)

5۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں پسند نہیں کرتا کہ (لہسن کھانے سے) میرے منہ سے بدبو آئے۔" (حضرت ابو ایوب، ابن ماجہ)

6۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'اس (لہسن) میں ستر (متعدد) بیماریوں سے شفا ہے۔" (راوی حضرت علیؓ، الدیلمی)

ارشادات بائبل بہ سلسلہ پیاز اور لہسن (عربی، بصل، ثوم)

1۔ کتاب گنتی، باب 11، آیت 7-6-5

"ہم کو وہ مچھلی یاد آتی ہے جو ہم مصر میں مفت کھاتے تھے اور ہائے وہ کھیرے اور وہ خربوزے اور وہ گندنے اور پیاز (بائبل۔Beisal) اور لہسن (بائبل۔Shamim)

لیکن اب تو ہماری جان خشک ہوگئی ہے۔ یہاں کوئی چیز میسر نہیں اور من کے سوا ہم کو اور کچھ دکھائی نہیں دیتا اور من دھنیے کے مانند تھا اور ایسا نظر آتا تھا جیسے موتی۔''

(27) مچھلی حوت FISH

اسم معروف:۔ مچھلی، فارسی ماہی، عربی، سمک۔

ماہیت:۔ دریائی جانور ہے نہایت مشہور اور اس کی بہت قسمیں ہیں عمدہ شیریں پانی کی ہوتی ہے۔ خصوصاً آب جاری کی۔

طبیعت:۔ سرد اول میں اور تر دوم میں اور بعضوں نے گرم وتر بھی لکھا ہے اور نمک سود گرم مائل بیوست ہے۔ رنگ وبو:۔ گوشت گلابی ہلکا خود سیاہ وسفید مختلف۔

ذائقہ:۔ قدرے پھیکا اور بساہند از یادہ۔ مضر:۔ معدے اور اعصاب اور دماغ مبرودین کو۔ مصلح:۔ روغن بادام سونٹھ صعتر شہد گلقند سکنجبین۔ بدل:۔ ایک قسم دوسری کا بدل ہے بادنی تغیر۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے نیر اصغر یعنی قمر سے۔

نفع خاص:۔ مسمن بدن مقوی باہ ملین قصبۂ ریہ۔ کامل:۔ غذا میں داخل ہے بکثرت کھائی جاتی ہے۔ ناقص:۔ بقدر قوت وطاقت حسب برداشت مزاج۔

افعال وخواص:۔ کباب اس کے آگ پر بھونے ہوں تو بہتر ہیں بہ نسبت اس کے کہ گھی میں بریاں کیے ہوں اور سریع الہضم ہیں۔ بدن کو فربہ کرتے اور منی بڑھاتے اور مرطب جسم ہیں اور گردے کی چربی اور عورتوں میں دودھ پیدا کرتے ہیں اور گرم مزاجوں میں قوت باہ و نعوظ زیادہ کرتے ہیں۔ اخلاط حارہ کے مصلح اور قصبہ ریہ کے ملین اور مصفی اور سل ودق اور خشک کھانسی اور ضعف جگر وگردہ اور یرقان اور پیچش حار اور مرور کو مفید اور شوربا اس کا زہروں کا دافع لیکن اس کے بعد زیادہ پانی پینا مضر ہے اور دودھ اور انڈے کے ساتھ کھانا اس کا نہایت مضر ہے اور نمک سود گرم وخشک ہے اور انڈے اس کے مقوی باہ ومغلظ اور مولد منی ہیں۔

اسم معروف:۔ مچھلی بام، فارسی، مارماہی، عربی مارماہیج۔

ماہیت:۔ مثل سانپ کے ہوتی ہے۔

طبیعت:۔ گرم وخشک ہے۔

رنگ وبو:۔ مائل بسیاہی بے سفنہ۔

مضر:۔ گرم مزاجوں کے لیے۔

بدل:۔ کتب طبیہ میں ندارد ہے۔

نفع خاص:۔ مقوی باہ مسمن بدن۔

ناقص:۔ حسب حاجت وقوت۔

ذائقہ:۔ مثل مچھلی کے مگر لعابدار۔

مصلح:۔ دارچینی، مصطگی۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے شمس سے۔

کامل:۔ بقدر طاقت وضرورت۔

افعال وخواص:۔ اس کا گوشت باہ کو قوت دیتا اور ریاح کو دور کرتا اور بدن کی سردی خصوصاً بوڑھوں کے جسم کی سردی کا دافع ہے۔ درد پشت کو مفید اور سیلان خون کا حابس ہے اور عمدہ طریقہ اس کے استعمال کا یہ ہے کہ دارچینی اور مصطگی ملا کے یخنی بنا کے استعمال کریں۔ اسم معروف:۔ مچھلی جھینگا، فارسی، ماہی روبیان، عربی، روبیان، ہندی، جھینگا۔ ماہیت:۔ دریائی جانور ہے جس کے پاؤں وغیرہ لمبے ہوتے ہیں مثل بیپ کے ہوتا ہے۔ طبیعت:۔ تازی دوسرے میں گرم پہلے میں تر اور نمک سود گرم خشک ہے۔ رنگ وبو:۔ سفید وسرخ بوبسا ہندی۔ ذائقہ:۔ مثل مچھلی کے مگر بساہندا بہت۔ مضر:۔ سودا اور خارش پیدا کرتی ہے۔ مصلح:۔ آبکامہ سرکہ اور رب ترش وجوارش۔ بدل:۔ اکثر افعال میں ریگ ماہی۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے سیارۂ مشتری سے۔ نفع خاص:۔ مقوی باہ مولد منی مسخن گردہ ورحم۔

کامل:۔ بقدر قوت حسب برداشت مزاج۔ ناقص:۔ بقدر مناسب حسب قوت۔

افعال وخواص:۔ قوت باہ اور منی اور خون زیادہ کرتی اور گردے اور رحم کو گرم کرتی اور حمل کی معین ہے مگر دیر ہضم اور سکنجبین کے ساتھ کدو دانوں کو نکالتی اور روغن اخروٹ اور پیاز اور انڈے کی زردی ملا کے بریان کی ہوئی نہایت مقوی باہ اور مسخن رحم ہے اور خشک شدہ باریک پیس کے آنکھ میں لگانا رتوندھی کو مفید اور ضماد اس کا محلل ورم اور روغن زیتون میں پکا کے درد مفاصل اور نقرس کو نافع اور نمک سود بھی مقوی باہ مولد منی اور سوداوی مزاجوں کو مضر ہے۔

اسم معروف:۔ مچھلی روہو، عربی شبوط۔

ماہیت:۔ مشہور مچھلی ہے۔ طبیعت:۔ سرد وخشک ہے۔

رنگ وبو:۔ گوشت سفید۔ ذائقہ:۔ مثل مچھلی کے۔
مضر:۔ معدے اور اعصاب کو۔ مصلح:۔ روغن بادام۔
بدل: جھینگا مچھلی۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب بمشتری۔
نفع خاص:۔ مقوی دماغ وباہ۔ کامل:۔ موافق حاجت۔
ناقص:۔ حسب قوت۔

افعال وخواص:۔ یہ بھی صالح الکیموس سریع الہضم ہے۔ بدن کو فربہ کرتی، اور منی پیدا کرتی قوت باہ کو بڑھاتی اور مفصل بیان اس کے فوائد کا مچھلی میں گزرا اور اس کی ہڈی جلائی ہوئی برص پر لگانا مفید۔

اسم معروف:۔ مچھلی ریتکی، فارسی، ریگ ماہی، عربی، سمکۃ الصید۔

ماہیت:۔ یہ مچھلی مثل چھپکلی کے قریہ تبوک کے چشمہ ثول میں ہوتی ہے اور یہ شام کا قریہ ہے۔ طبیعت:۔ دوسرے درجے میں گرم وخشک ہے اور کف سوم میں اور دونوں میں رطوبت فضلیہ ہے۔ رنگ وبو:۔ سفید مائل بزردی چمکدار۔ ذائقہ:۔ پھیکی اور نمک سود نمکین۔ مضر:۔ گرم وخشک مزاجوں کو مضر ہے۔ مصلح:۔ انڈے کی زردی اور مرغ کا شوربہ۔ بدل:۔ اکثر افعال میں سقنقور یعنی بن روہو۔
نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے شمس سے۔ نفع خاص:۔ مقوی باہ ومنعظ ہے۔
کامل:۔ دو ماشے تک یا قدرے زائد۔ ناقص:۔ ایک ماشہ یا قدرے زیادہ۔

افعال وخواص:۔ اس کا کف قریب ایک رتی کے انڈے کی نیم برشت زردی کے ساتھ کھانا نہایت درجہ مقوی باہ ہے، انعوظ کو بڑھاتا اور باہ کو ہیجان میں لاتا ہے اور یہ نسبت گوشت کے اثر باہ میں نہایت قوی الاثر ہے اور طریقہ اس کے کھانے کا یہ ہے کہ نیم درم باریک پیس کے شراب سفید پر چھڑک کے بعد غذا کے چٹیں اور سوئیں اور یہ خواص نر کے ہیں اور مادہ میں یہ خاصیت نہیں ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ مچھلی ریت میں ہوتی ہے اسی وجہ سے اس کا نام سمکۃ الرمل ہے۔

قرآن مجید میں مچھلی کا تذکرہ سورۃ الاعراف ۷ آیت ۱۶۳۔ سورۃ الکہف ۱۸ آیت ۶۱ آیت ۶۳۔ سورۃ الصافات ۳۷ آیت ۱۴۲۔ سورۃ القلم ۶۸ آیت ۴۸ میں آیا ہے۔

COCK

(28) مرغ دیک

اسم معروف:۔ مرغ، فارسی، خروس، عربی، دیک، ہندی، ککڑ۔

ماہیت:۔ مشہور جانور ہے اہلی اور دشتی ہوتا ہے بہت لوگ پالتے ہیں اور اس کی مختلف قسمیں ہیں اور مختلف رنگ ہوتے ہیں عمدہ جوان فربہ صحیح المزاج کا گوشت ہے کہ خوب گلا کے مصلحات کے ساتھ پکایا گیا ہو اور بچہ بھی بہت مفید ہے۔

طبیعت:۔ مرغ جوان فربہ خوانگی آخر اول میں گرم ہے اور رطوبت میں معتدل اور بچے میں رطوبت فضلیہ زیادہ ہے اور جن لوگوں نے اسے سرد خیال کیا ہے غلطی کی اور نر میں بہ نسبت مادہ کے حرارت کم ہے اور یبوست غالب ہے۔

رنگ وبو:۔ مختلف رنگ ہوتا ہے سفید وسرخ وسیاہ وبھورا اور نر میں بہت رنگ ہوتے ہیں خوشنما۔ ذائقہ:۔ بہت خوش مزہ اور لطیف ہوتا ہے۔ غذا میں داخل ہے اکثر لوگ اس کا پلاؤ پکاتے اور بکثرت کھاتے ہیں۔ مضر:۔ اس کی زیادتی نقرس اور بواسیر پیدا کرتی اور مضعف باہ اور قولنج کی مورث اور گرم مزاجوں کو مضر ہے۔

مصلح:۔ سرد مزاجوں میں گرم دوائیں اور شراب اور انگور کا پانی جوش کیا ہوا اور گرم مزاجوں میں سکنجبین اور رب ترش۔

بدل:۔ اکثر افعال میں کبوتر اس کا بدل ہے خصوصاً جنگلی کہ وہ زیادہ قوی الاثر ہے بقدر مناسب دیں۔ نسبت سیارہ:۔ مشتری۔ نفع خاص:۔ خون صالح پیدا کرتا اور عقل بڑھاتا منی کو زیادہ کرتا، ملین طبع اور مخرج سودا اور قولنج کو مفید ہے۔ کامل:۔ حلال ہے اور بکثرت کھایا جاتا ہے ہر شخص اپنی قوت کے مطابق کھا سکتا ہے، عمدہ جوان فربہ کا گوشت ہے۔ ناقص:۔ خوب پکا کے گلا کے حسب قوت وطاقت مریض وسن بقدر مناسب دیں، نہایت لطیف اور کثیر الغذا ہے۔

افعال وخواص:۔ کثیر الغذا اور لطیف ہے، خون صالح پیدا کرتا اور عقل ومنی کو بڑھاتا ہے اور اس کی یخنی محلل اور ملین طبع ومخرج سودا اور قولنج کے لیے نہایت مفید ہے اور چوزے کا گوشت بیماروں اور کمزوروں کو نافع اور معدے کی سوزش اور صفراوی تپوں کو مفید اور اگر بوڑھے مرغ کو دیر تک دوڑا کے حلال کرکے پیٹ چاک کرکے صاف کریں اور اس کے

پیٹ میں نمک اور بسفائج بھر کے بہت سے پانی میں خوب جوش کریں اور رات بھر اوس
میں رکھ کے پلائیں تو حمیات دور یہ اور رعشہ اور جوڑوں کے درد اور قولنج کو نافع ہے اور چہرے
کے رنگ کو کھولتا اور جوہر دماغ وفہم کا مقوی اور کباب اس کے جگر اور معدہ مرطوب کے موافق
کثیر الغذا اور مسمن بدن ہیں اور بھیجا جوہر دماغ کو زیادہ کرتا اور قوت متفکرہ کا مقوی ہے اور
چربی اس کی میلن ورم اور سر پر اس کا لگانا مالیخولیا اور امراض یابسہ کو نافع اور سنگدانہ مقوی معدہ
حابس اسہال ہے اور فوطے اس کے مقوی باہ خواہ کھائیں یا لگائیں اور خون خشک شدہ کا سعوط
مانع رعاف اور اس کی ہڈی اور انگور کی لکڑی ہموزن جلا کے برموم کے ساتھ حمول کرنا عورت
کو مثل باکرہ کر دیتا ہے اور اس کے پیٹ کو چاک کر کے سرسام والے کے سر پر باندھنا دافع
بے ہوشی ہے اور زہردار جانوروں کے مقام لدغ پر باندھنا بھی مفید اور اس کے مقعد کے
پراکھیٹر کے جہاں سانپ نے کاٹا ہو اس مقام پر چپکانا زہر کو جذب کرتا ہے اور مرغ
مر جاتا ہے پس چاہیے کہ دوسرا مرغ اسی طرح چپکائیں یہاں تک کہ مریض کو صحت ہو اور اس
کے پیٹ سے جو پتھر نکلتا ہے اور اس کا گوشت دودھ اور دہی اور پنیر کے ساتھ کھانے سے قولنج
پیدا کرتا ہے اور زیادتی اس کی نقرس اور بواسیر کی مورث ہے۔
قرآن مجید میں مرغ کا تذکرہ سورۃ البقرہ ۲ آیت ۲۶۰ میں آیا ہے۔

مرغا و مرغی کا گوشت:۔ فارسی۔ گوشت مایان وخروش۔ عربی لحم الدجاج
والدیک۔ رنگ، گلابی۔ ذائقہ، قدرے بسانده، ماہیت، مشہور ہے۔
طبیعت:۔ جوان گرم اور تری میں معتدل ہے اور بچہ میں تری زائد ہے۔ مضر:۔ ہمیشہ
کھانا بواسیر اور نقرس پیدا کرتا ہے۔ مصلح:۔ گھی، بدل، کبوتر خانگی، مقدار خوراک، حلال۔
افعال، خواص:۔ کثیر الغذا ہے اور عقل کو تیز اور بڑھاتا ہے اور منی زائد پیدا کرتا ہے اور
دماغ و فہم اور ادراک اور ذہن کو قوت بخشتا ہے اور باہ لاتا ہے اور قولنج کو نافع ہے اور رنگ
اور آواز کو صاف کرتا ہے اور اگر اس کے پیٹ کو چاک کر کے اور آلائش سے پاک کر کے
گرما گرم سانپ کاٹنے کی جگہ پر چپکا دیں تو اس کی سمیت کو دفع کرے اور اسی طرح
لیسر نفس اور سرسام کو مفید ہے۔ "غیرسمی"۔
اسم معروف:۔ مرغابی، فارسی، قاز، عربی اوز، ہندی، ہانس

ماہیت:۔ مشہور پرندہ ہے اہلی از تا نہیں اور جنگلی پرواز کرتا ہے۔
طبیعت:۔ دوسرے درجے میں گرم و تر ہے اور گرمی آخر دوم تک۔
رنگ و بو:۔ گوشت سرخ خود سیاہ بھوری۔ ذائقہ:۔ قدرے نمکین ہوتا ہے۔
مضر:۔ غلیظ و دیر ہضم ہے۔ مصلح:۔ آب انار و سرکہ و گرم مصالحہ۔
بدل: بعض افعال میں بطخ کا گوشت۔ نسبت ستارہ:۔ منسوب ہے ستارہ مشتری سے۔
نفع خاص:۔ مسمن بدن مقوی باہ ہے۔ کامل:۔ حسب قوت دینا چاہیے۔
ناقص: ثقیل و دیر ہضم ہے۔
افعال و خواص:۔ گوشت اس کا غلیظ اور دیر ہضم ہے بعد ہضم ہونے کے بدن کو فربہ کرتا
ہے۔ باہ کو قوت دیتا اور درد جگر کو مفید، گردے کی چربی کو بڑھاتا اور پتھری کو نکالتا ہے
اور سنگدانہ اس کا لذیذ اور بھیجے کا طلا ورم مقعد کو نافع اور چربی اس کی تمدد و کزاز اور تشنج
امتلائی کو مفید اور محلل ورم ہے اور انڈے اس کے عقل کو زیادہ کرتے اور قوت حافظہ کو
بڑھاتے اور خون اس کا درد مثانہ کو سودمند ہے۔

مرغابی کا گوشت:۔ فارسی، گوشت مرغابی زقار، عربی، لحم الاذروطیر الماء، رنگ۔ سرخ
خوب۔ ذائقہ۔ بسانده و نمکین۔ ماہیت۔ ایک پرند جانور ہے پانی میں رہتا ہے اور اس
کی کئی قسمیں۔ طبیعت۔ گرم تر، مضر، نفاخ اور دیر ہضم ہے۔ مصلح۔ آب انار اور آب کا
مہ۔ بدل۔ بط۔ مقدار خوراک بقدر ہضم۔ حلال۔
افعال و خواص:۔ غلیظ غذا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور باہ کو حرکت دیتا ہے اور اس کی
چربی کی مالش کزاز اور تمدد اور تشنج امتلائی کو مفید ہے اور سردہ موں اور سختی مقعد کو تحلیل
کرتی ہے اور شگاف مقعد کو نافع ہے اور جلد کے نشانوں کو کھوتی ہے اور اس کے سر کا بھیجا
لگانا ورم مقعد کو مفید ہے۔ "غیرسمی"۔

(29) مونگا مرجان

اسم معروف:۔ مونگا، فارسی، مرجان، عربی، مرجان، ہندی، مونگا۔
ماہیت:۔ ایک جسم حجری ہے مثل درخت کے پانی کے اندر۔

طبیعت:۔دوسرے درجے میں سرد وخشک ہے اور سیاہ خراب۔
رنگ وبو:۔سرخ اور سفید اور سیاہ خراب۔ ذائقہ:۔پھیکا اور کرکرا ہوتا ہے۔
مضر:۔گردے کو اور مورث تہوج۔ مصلح:۔کتیرا اور اشیائے رطب۔
بدل:۔بسد یعنی مونگے کی جڑ ہموزن۔نسبت سیارہ:۔منسوب ہے زحل سے۔
نفع خاص:۔قابض ومجفف اور بادزہر سموم ہے۔ کامل:۔ساڑھے چار ماشے تک۔
ناقص:۔ایک ماشے سے دو ماشے تک۔

افعال وخواص:۔اس کا پلانا قابض اور مجفف اور حابس ہے اور ایک درم فادزہر ہے تمام زہروں کا اور معدے پر اس کا لٹکانا معدے کی تمام بیماریوں کو نافع ہے اور لڑکوں کے خواب میں ڈرنے اور چونکنے کے لیے سودمند اور سفوف اس کا حابس خون اور کشتہ اس کا کہ سفید رنگ ہو کھانسی اور درد ے کو نہایت نافع اور جریان منی کو مفید اور مجفف رطوبات معدہ اور مقوی اشتہا ہے بلکہ بعض امزجہ میں ممسک بھی ہے۔

قرآن مجید میں مونگا کا تذکرہ سورۃ الرحمٰن ۵۵ آیت ۲۲ آیت ۵۸ میں آیا ہے۔

اسم معروف:۔مونگے کی جڑ۔فارسی،بیخ مرجان،عربی،بسد احمر۔
ماہیت:۔ایک پتھر ہے سوراخ دار۔ طبیعت:۔سرد اول میں خشک دوم میں۔
رنگ وبو:۔سرخ بے بو۔ ذائقہ:۔پھیکا کرکرا۔ مضر:۔گردے کو۔
مصلح:۔کتیرا وغیرہ،بدل مونگا ہم وزن،نسبت سیارہ۔زحل،نفع خاص۔مفرح و دافع وسواس۔کامل۔تین ماشے تک۔ناقص:۔ایک ماشہ یا زیادہ۔

افعال وخواص:۔مفرح اور قابض ہے اور جنون اور وسواس کو مفید صرع اور خفقان کو نافع۔ضعف معدہ اور فساد اشتہا کو مفید اور مفصل خواص ہے۔

(30) مہندی حنا HENNA

اسم معروف:۔مہندی،فارسی،حنا،عربی،حنا۔
ماہیت:۔درخت دو گز تک بلکہ زیادہ بلند،پتے مثل انار کے اور اس کی قلم بھی لگائی جاتی ہے۔پھول باریک خوشبو۔پھل گول اکثر مستورات ہاتھوں میں لگاتی ہیں۔

طبیعت:۔مرکب القوی مائل بسردی ہے اور بعض نے دوسرے میں خشک اور پہلے میں گرم بھی لکھا ہے،عمدہ تازی سبز رنگ ہے۔رنگ وبو:۔پتے سبز پھول سفید مائل بزردی خوشبو پھل خام سبز۔ذائقہ:۔قدرے تلخ وبکھٹا بدمزہ ہوتا ہے۔مضر:۔حلق اور پھیپھڑے کے امراض کو مضر ہے۔ مصلح:۔کتیرا اور اسبغول اور لعابدار چیزیں۔
بدل:۔منڈی اور شاہترہ وغیرہ مصفی دوائیں۔ نسبت سیارہ:۔منسوب ہے ستارہ مریخ سے یا زحل سے از روئے مزاج۔نفع خاص:۔دافع اوجاع راس مصفی خون رافع امراض جلدی۔کامل:۔چار ماشے سے چھ ماشے تک یا کچھ کم وبیش۔
ناقص:۔ماشہ دو ماشے تک یا قدرے زائد بقدر حاجت۔

افعال وخواص:۔ہموزن اخروٹ کی پتی کے ساتھ اس کا طلا بیضہ اور خودہ اور شقیقہ اور درد سر رکی اور بلغمی کو سودمند اور سرکے کے ساتھ پیشانی پر لگانا دردسر کو اور زفت روغن گل کے ساتھ زخموں کو مفید اور قطران وروغن زیتون کے ساتھ بال اگانے میں مفید۔اس کے جوشاندے کی کلی منہ آنے اور منہ کے زخموں کو نافع اور ضماد اس کا آبلوں کو مفید اور پلانا اس کا یرقان اور ورم طحال کو اور سنگ گردہ ومثانہ اور عسر البول کو نافع اور مجاری بول کے زخموں کو مفید اور مدر بول وحیض اور ابتدائے جذام میں سودمند اور امراض جلدی کو مفید اور لیپ اس کا روغن گل کے ساتھ خارش کو اور آب برگ بیدانجیر کے ساتھ درد زانو کو مفید اور خشک پتی ضماد چربی کے ساتھ زخموں کا مدمل اور ربج کتیرے کے ساتھ پلانا مقوی دماغ ہیں۔

قرآن مجید میں مہندی کا تذکرہ سورۃ الدھر ۷۶ آیت ۵ میں آیا ہے۔

(31) نمک ملح SALT

اسم معروف:۔نمک دریا،فارسی،نمک دریا،عربی،ملح البحر،ہندی،سمندرلون۔
ماہیت:۔سمندر کے پانی کا کھار ہے۔طبیعت:۔گرم وخشک دوم میں۔
رنگ وبو:۔سفید صاف۔ذائقہ:۔بدمزہ۔مضر:۔مرخی معدہ۔
مصلح:۔عرق بادیان۔ بدل:۔نمک بلاب۔ نسبت سیارہ:۔منسوب مریخ سے۔

نفع خاص:۔ مسہل بلغم ہے۔ کامل:۔ ایک تولے تک۔ ناقص:۔ چھ ماشے۔

افعال خاص:۔ کاسر ریاح ہاضم غذا ملین طبع ہے اور زیادہ دست آور بھی ہے اور بلغم کو بذریعہ اسہال نکالتا اور معدے کو صاف کرتا ہے اور اکثر افعال میں مثل نمک جلاب کے ہے۔

قرآن مجید میں نمک کا تذکرہ سورۃ الفرقان 25 آیت 53 میں آیا ہے۔

اسم معروف:۔ نمک تلخ۔ فارسی، نمک تلخ۔ عربی۔ ملح المر۔ ہندی پادہالون۔

ماہیت:۔ مشہور نمک ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک چوتھے میں۔

رنگ دبو:۔ زردی وسیاہی مائل۔ ذائقہ:۔ کڑوا بدمزہ۔ مضر:۔ محرق خون۔

مصلح:۔ اشیائے سرد وتر۔ بدل:۔ سیندہالون۔ نسبت سیارہ: منسوب بمریخ۔

نفع خاص:۔ مدمل زخم۔ کامل:۔ دو ماشے تک۔ ناقص:۔ ایک ماشہ یا کم۔

افعال وخواص:۔ گوند اور روغن زیتون کے ساتھ زخموں کو بھرنے میں سب نمکوں سے بہتر اور قوی ہے بعض کے نزدیک اس کا نام لفظی ہے اور بعض کہتے ہیں مرکب ہی بنایا جاتا ہے۔

اسم معروف:۔ نمک جلاب، فارسی، نمک جلابہ، عربی، ملح فرنگی۔

ماہیت:۔ نمک کی قسم سے ہے نہایت مفید چمکدار کہ ملک فرنگ سے آتا ہے۔

طبیعت:۔ غالباً گرم وخشک ہوگا اکثر کتب طبیہ میں اس کا حال اور مزاج مرقوم نہیں۔

رنگ وبو:۔ سفید شفاف چمکدار چھوٹے ریزے۔ ذائقہ:۔ شور وتلخ بدمزہ ہوتا ہے۔

مضر:۔ مورث زکام ومرخی معدہ۔ مصلح:۔ عرق بادیان عرق عنب الثعلب

بدل:۔ اپنے فعل میں بے بدل ہے۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے مریخ سے۔

نفع خاص:۔ مسہل بلغم وسودا دافع حمیات۔ کامل:۔ دو تولے سے چار تولے تک۔

ناقص:۔ چھ ماشے سے ایک تولے تک۔

افعال وخواص:۔ بلغم اور سودا اور زرداب کا مسہل ہے اور کہنہ تپوں اور تپ عفنی کے واسطے سودمند اور اگر اسے گرم پانی یا سونف کے عرق میں حل کر کے تھوڑی شکر ملا کے پلائیں تو نہایت سہولت سے دست لاتا ہے اور اگر مسہل قوی منظور ہو تو شیر خشت اور گلاب کے پھول اور سونف بھگو کے اس کے ساتھ استعمال کریں یا سنائے مکی بقدر حاجت جوش کر کے صاف کر کے اس میں ملا کے پلائیں تو خوب دست لاتا اور بلغم وسودا

کو نکالتا ہے اس کا نام انگریزی میں ایپسم سالٹ ہے۔

اسم معروف:۔ نمک خمیر۔ فارسی، نمک خمیر۔ عربی، ملح العجین۔

ماہیت:۔ یہ نمک خمیر میں ڈالا جاتا ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک دوم میں۔

رنگ وبو:۔ سفید ومختلف۔ ذائقہ:۔ شور بدمزہ۔ مضر:۔ مجفف اخلاط۔

مصلح:۔ ترشیاں۔ بدل:۔ نمک لاہوری۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب بمریخ۔

نفع خاص:۔ مقوی ذہن مسہل بلغم۔ کامل:۔ حسب ضرورت۔ ناقص:۔ بقدر مناسب

افعال وخواص:۔ اکثر افعال میں قریب نمک اندرانی کے ہے لیکن بعض جو بنائے جاتے ہیں تلخ اور بدمزہ ہوتے ہیں اور ان میں حدت یعنی تیزی اور قوت اسہال زیادہ ہوتی ہے۔

اسم معروف:۔ نمک سانبھر، فارسی، نمک سانبھر۔ عربی ملح البقر۔ ہندی، سانبھر نمک۔

ماہیت: مشہور نمک ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک دوم میں۔

رنگ وبو:۔ سفید قدرے میلا۔ ذائقہ:۔ شور وتیز۔ مضر:۔ محرق خون۔

مصلح:۔ اشیائے بارد رطب۔ بدل:۔ نمک لاہوری۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب بمریخ۔

نفع خاص:۔ مسہل بلغم منقی معدہ۔ کامل:۔ نو ماشے یا تولہ۔ ناقص:۔ چھ ماشے۔

افعال وخواص:۔ بہ نسبت نمک لاہوری کے اس میں لطافت کم ہے مگر افعال وخواص میں قریب اسی کے ہے یعنی جالی اور محلل ریاح وبلغم اور ہاضم طعام قاطع لزوجات مخرج مواد بلغمی وغیرہ۔

اسم معروف:۔ نمک سیاہ، فارسی، نمک سیاہ، عربی، ملح اسود، ہندی، کالا نمک۔

ماہیت:۔ مصنوعی چیز ہے نمک اور سجی وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

طبیعت:۔ گرمی اور خشکی میں نمک لاہوری سے زیادہ۔ رنگ وبو:۔ سیاہ مائل بسرخی بدبو۔ ذائقہ:۔ تلخ وشور بدمزہ۔ مضر:۔ منی کو کم کرتا اور مجفف رطوبات ہے۔

مصلح:۔ صعتر اور اشیائے بارد رطب۔ بدل:۔ بعض افعال میں نمک سلیمانی۔

نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے مریخ سے۔ نفع خاص:۔ کاسر ریاح دافع درد شکم ہاضم طعام۔

کامل:۔ تین ماشے تک یا قدرے زیادہ۔ ناقص:۔ ماشہ دو ماشے۔

افعال وخواص:۔ سجی اور نمک وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔ کاسر ریاح ہاضم طعام ہے اور درد شکم کے لیے سودمند اور گلاب کے ساتھ بدہضمی کو مفید اور سیاہ ہڑ کے ساتھ مسہل

اور بواسیر کو نافع اور درد ریاحی کا دافع اور اکثر چورن میں شامل کیا جاتا ہے اور ملین ہے اور اگر اسے پیس کے ذرا سی آم کی گٹھلی کے ساتھ کھائیں تو ہچکیوں کو دور کرتا ہے اور اکثر افعال میں قریب نمک لقطی کے ہے۔

اسم معروف:۔ نمک شور، فارسی، نمک شور، ہندی، کھاری نمک۔

ماہیت:۔ بہت مشہور ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک سوم میں۔

رنگ وبو:۔ میلا سا ہوتا ہے۔ ذائقہ:۔ کھاری بدمزہ۔

مضر:۔ دماغ کو مضر ہے۔ مصلح:۔ ترشی اور اشیائے سرد وتر۔

بدل:۔ نمک سانبھر۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے مریخ سے۔

نفع خاص:۔ محلل ریاح ہاضم طعام۔ کامل:۔ چھ ماشے سے نو تک۔ ناقص:۔ دو یا تین ماشے۔

افعال وخواص:۔ ریاح کو تحلیل کرتا اور کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور اسے کپڑے میں باندھ کر گرم کر کے سینکنے سے درد ریاحی دور ہوتا ہے اور پاشوئے میں ڈالا جاتا ہے اور تلووں وغیرہ میں ملنے سے مسامات کو کھولتا اور بخارات دماغی کو جانب اسفل جذب کرتا ہے۔

اسم معروف:۔ نمک شیشہ، فارسی، نمک شیشہ، عربی، ملح الزجاج، ہندی کانچ کا نمک۔

ماہیت:۔ شیشہ کی بھٹیوں سے نکلتا ہے جہاں شیشہ گلایا جاتا ہے۔

طبیعت:۔ گرم وخشک ہے تیسرے درجے کے مرتبہ اوسط میں۔

رنگ وبو:۔ سفید مثل سجی کے ہوتا ہے۔ ذائقہ:۔ تیز وشور ہوتا ہے۔

مضر:۔ محرق خون مجفف رطوبات۔ مصلح:۔ اشیائے چرب وسرد وتر۔

بدل:۔ نمک سیندھا اور سجی وغیرہ۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے مریخ سے۔

نفع خاص:۔ ہاضم غذا محلل ورم نافع امراض چشم۔ کامل:۔ چھ ماشے تک یا کچھ زیادہ۔

ناقص:۔ ماشہ دو ماشے۔

افعال وخواص:۔ جالی ہے اور آنکھ کے جالے اور مانڈے اور دھند کو فائدہ کرتا ہے اور ناخنہ اور سبل کو بھی مفید ہے اور اس کا کھلانا لوہے کے میل اور سیاہ ہڑ کے ساتھ بواسیر کو سودمند ہے بھوک بڑھاتا اور غذا ہضم کرتا ہے اور ورم طحال کے لیے بھی سودمند ہے

اور دافع بلغم ہے، بلغمی کھانسی کو دور کرتا اور بلغم کو چھانٹتا ہے۔

اسم معروف:۔ نمک طبرزد، فارسی، نمک طبرزد، عربی، ملح طبرزد۔

ماہیت:۔ مشہور نمک ہے۔ طبیعت:۔ گرم وخشک دوم میں۔

رنگ وبو:۔ سفید شفاف۔ ذائقہ:۔ نمکین۔ مضر:۔ مجفف اخلاط۔

مصلح:۔ ترشیاں۔ بدل:۔ نمک سانبھر۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب بمریخ۔

نفع خاص:۔ مقوی ذہن۔ کامل:۔ نو ماشے تک۔ ناقص:۔ دو یا تین ماشے۔

افعال وخواص:۔ پہاڑی نمک ہے۔ عمدہ قسم سفید صاف شفاف ہے جس کا نام نمک اندرانی یا نمک لاہوری ہے اور افعال وخواص اس کے مذکور ہوئے۔ (مخزن الادویہ)

اسم معروف:۔ نمک لاہوری، فارسی، نمک سنگ، عربی، تلخی اندرانی، ہندی، نمک لاہوری۔ ماہیت:۔ لاہوری نمک مشہور ہے نہایت صاف سفید شفاف ہوتا ہے۔

طبیعت:۔ درجہ دوم کے آخر میں گرم وخشک ہے۔ رنگ وبو:۔ نہایت سفید وصاف شفاف۔ ذائقہ:۔ نمکین وشور بدمزہ۔ مضر:۔ دماغ کو اور دھند وخارش کا مورث۔ مصلح:۔ صعتر فارسی اور اشیائے بارد رطب۔ بدل:۔ نمک سانبھر بقدر مناسب۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے مریخ سے۔ نفع خاص:۔ مقوی ذہن مسہل بلغم آنکھ کو مفید۔ کامل:۔ ایک تولہ تک یا کم وبیش۔ ناقص:۔ چھ ماشے یا حسب حاجت۔

افعال وخواص:۔ فہم اور ذہن کو قوت دیتا اور مسہل ہے۔ بلغم اور گاڑھی رطوبتوں کا بدہضمی کو دور کرتا اور ڈکاروں کو روکتا ہے اور لیپ اس کا تخم حنظل کے ساتھ سر کے زخموں کو اور سرکے کے ساتھ داد کو اور گنج کو اور ایلوے کے ساتھ نزلے کو مفید ہے اور آنکھ کے اکثر امراض کو مثل گوہانجنی اور جالے اور سبل کے لیے سودمند اور مقوی بصر ہے اور خواص اس کے مثل نمک کے ہیں۔ اسم معروف:۔ نمک لفطی۔ عربی، ملح لفطی۔

ماہیت:۔ معدنی نمک ہے کہ بریان کرنے سے سفید ہو جاتا ہے۔

طبیعت:۔ تیسرے درجے میں گرم وخشک ہے۔ رنگ وبو:۔ سیاہ رنگ بدبو۔

ذائقہ:۔ شور تلخ بدمزہ۔ مضر:۔ گرم مزاجوں کو۔ مصلح:۔ ترشی اور اشیائے چرب۔

بدل:۔ نمک جلاب۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب بمریخ۔ نفع خاص:۔ مسہل قوی ومقتی۔

کامل:۔ ساڑھے تین ماشے تک۔ ناقص:۔ ایک ماشہ یا دو ماشے۔
افعال وخواص:۔ یہ بہ نسبت اور نمکوں کے نہایت دست آور اور سے قے لانے والا ہے اور بلغم
وسودا کے اخراج میں سب نمکوں سے قوی ہے اور روغن گل میں ملا کے طلا کرنا خارش اور بدن
کے دانوں اور پھنسیوں کو نہایت مفید ہے تحفہ میں لکھا ہے کہ سجی سے بنایا جاتا ہے۔

(32) یاقوت RUBY

اسم معروف:۔ یاقوت، فارسی، یاقوت، عربی، یاقوت، ہندی، مانک۔
ماہیت:۔ معدنی چیز ہے کہ اپنے معدن میں گندھک اور خالص پارے سے بنتا ہے۔
طبیعت:۔ حرارت اور برودت میں معتدل اور دوم میں خشک ہے۔
رنگ وبو:۔ نہایت سرخ شفاف چمک دار۔ ذائقہ:۔ پھیکا کوئی ذائقہ غالب نہیں۔
مضر:۔ بہت مضر نہیں ہے۔ مصلح:۔ عنبر اور سونا وغیرہ۔
بدل:۔ اس کی دوسری قسمیں مثل سفید کے۔ نسبت سیارہ:۔ منسوب ہے شمس سے۔
نفع خاص:۔ مفرح مقوی دل وحرارت عزیزی۔ کامل:۔ تین رتی تک مستعمل ہے۔
ناقص:۔ ایک یا دو رتی۔
افعال وخواص:۔ مفرح ہے اور دماغ کو قوت دیتا اور ایک درم پلانا مرگی اور وسواس
اور خفقان اور طاعون کو مفید اور خون منجمد کو محلل اور نزف الدم کا مانع اور زہروں کا دافع،
ہوائے وبائی کے تغیر کو سودمند، خون کو صاف کرتا اور حرارت عزیزی کا محافظ ہے اور اس
کی انگوٹھی پہننا طاعون کو مفید اور منہ میں رکھنا پیاس کا مسکن، دل کا مقوی ومفرح اور سرمہ
اس کا مقوی بصر محافظ چشم ہے۔
قرآن مجید میں یاقوت کا تذکرہ سورۃ الرحمٰن ۵۵ آیت ۵۸ آیا ہے۔

قیامت کا منظر
موت کا منظر
نماز کا منظر
جنت کا منظر